میرا نام و نشاں ملے از انا الیاس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میرا نام و نشاں ملے

از

انا الیاس

www.novelsclubb.com

پورے گھر میں صف ماتم بچھا تھا. بھانت بھانت کی آوازیں.. لوگ رو رہے تھے. افسوس بھرے جملوں کا تبادلہ ہو رہا تھا.

بہت سی عورتیں اسکے ساتھ لپٹ کر رو رہی تھیں. مگر وہ یک ٹک باپ کے چہرے سے نظر نہیں ہٹا پا رہی تھی. اسکے بازوؤں کے ایک گھیرے میں یمنی اور دوسرے گھیرے میں مصطفی تھا.

وہ ایک ہی دن میں اپنی ماں اور بہن بھائی کے لئے چھاؤں بن گئی تھی. اسکی سوچ اپنے ساتھ قسمت کے ہونے والے ستم سے بڑھ کر اب اپنی فیملی کی کفالت پر ٹک گئی تھی.

آنسو.. ماتم وہ سب بھول گئی تھی. بے یقینی کی کیفیت تھی. کل تک تو بابا بالکل ٹھیک تھے.. اور صبح فجر کی نماز کے دوران ہی ایسا ہارٹ اٹیک ہوا. کہ پہلی بار میں ہی وہ انکی جان لے گیا. اور ان سب کو تپتی دھوپ میں لا کھڑا کیا.

باپ کا جنازہ اٹھتے ہی وہ لوگ جو بلک بلک کر انکے غم میں شریک ہونے کے دعوے دار تھے. اب بریانی کی بوٹیوں اور چاولوں سے انصاف کر رہے تھے.

زندگی کی حقیقت بس اتنی ہی ہے. انسان کے مرتے ہی سب اپنی اپنی دنیا میں مگن ہو جاتے ہیں سوائے ان کے جن کا سب سے قریبی رشتہ ان سے جدا ہو جاتا ہے. اور آج ولیہ، یمنہ، مصطفی اور سائرہ کے علاوہ اس دکھ سے کسی کا تعلق اتنا گہرا نہیں تھا.

....

صداقت اور سائرہ کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے تھا. صداقت بینک میں کلرک کی نوکری کرتا تھا. دونوں کے تین بچے تھے. ولیہ بڑی تھی. اسکے بعد یمنہ اور مصطفی سب سے چھوٹا تھا. ولیہ نے حال ہی میں پرائیوٹ گریجویشن کیا تھا. یمنہ ابھی ایف اے کے فرسٹ ائیر میں تھی جبکہ مصطفی نویں جماعت میں تھا. تینوں میں دو دو سال کا فرق تھا. بڑی مشکل سے گزر بسر ہو رہی تھی. پھر بھی دونوں نے کوشش

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر کے اپنے بچوں کو جیسے تیسے پڑھانے کا بیڑا سر لے لیا تھا. ولیہ بی اے کے بعد چھوٹی موٹی نوکری ڈھونڈ رہی تھی. مگر آجکل ملک کے جو حالات ہیں اس میں ایم اے اور ایم فل پاس جوتیاں چٹخا رہے ہیں. اسکے بی اے کو کس نے پوچھنا تھا. ابھی وہ اس تگ و دو میں تھی کہ صداقت کی اچانک طبیعت خراب ہوئی. تین دن ہاسپٹل میں رہنے کے بعد چوتھے دن وہ زندگی کی بازی ہار گیا. سر میں درد طبیعت کی خرابی کا باعث بنی. ہاسپٹل لے جانے پہ پتہ چلا اسے ٹیومر ہے. ابھی وہ لوگ اسی کشمکش میں تھیں کہ اسکے علاج کے لئے پیسے کہاں سے لائے جائیں کہ زندگی نے اسے علاج کی مہلت ہی نہ دی. اپنے پیچھے تین بچوں اور بیوی کو لاوارث چھوڑ کے چلا گیا. رشتے داروں نے غربت کی وجہ سے بہت پہلے ان سے ملنا جلنا چھوڑ رکھا تھا. ہاں مگر اللہ نے محلے دار رشتے داروں سے بڑھ کر اچھے دیئے تھے. اب بھی انہوں نے ان چاروں پر چھاؤں کر رکھی تھی. وہ سب تو غم میں نڈھال تھے ادھر ادھر والے ہی مہمانوں اور کفن دفن کا انتظام کر رہے تھے.

www.novelsclubb.com

....

"اماں آپ کیوں نہیں سمجھ رہیں یہ سب بے حد ضروری ہے" ولیہ نے بے بس نظروں سے ماں کو دیکھا. صداقت کی وفات کو بیس دن گزر چکے تھے. اسکے بینک والوں نے تھوڑے بہت روپے انہیں دے دیئے تھے مگر وہ مکمل طور پر ان چاروں کی ذمہ داری اٹھانے سے انکار کر چکے تھے. دو لاکھ انکے کتنے دن کام آ سکتے تھے.

ولیہ اس وقت ماں کے پاس بیٹھی کپڑے سلائی کرنے کی اجازت مانگ رہی تھی.

سائرہ بھی کپڑے سلائی کرتی تھی. بچیوں کو اس نے سکھایا بھی تھا مگر اپنے ساتھ اس کام کو کرنے نہیں دیا تھا.

www.novelsclubb.com

"تو کوئی نوکری ڈھونڈ ولیہ. میں نے تم لوگوں کو اس لئے تو نہیں پڑھایا لکھایا تھا کہ میری طرح اپنی کمر جھکا لو اور آنکھوں کو اس کام کے پیچھے لگ کر خراب کر لو" سائرہ نے مایوسی سے کہا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اماں آپکے سامنے میں نے کتنی جگہوں پہ اپلائ کیا ہے. مگر بے روزگاری اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ مجھے کہاں سے نوکری ملے گی. اور جو آس پڑوس کے سکولوں میں ملتی ہے تو وہ چھ سات ہزار سے آگے دینے کی بات نہیں کرتے. اماں اس مہنگائ میں چھ سات ہزار سے ہم کیسے گزارا کریں گے" وہ ہر ممکن طور پہ ماں کو قائل کرنا چاہ رہی تھی.

سائرہ جانتی تھیں وہ غلط نہیں کہہ رہی.

"پھر میرے پاس ایک اور آپشن ہے" اس نے پراوچ انداز میں ماں کو دیکھتے ہوئے کہا.

"کیا"؟ سائرہ متجسس ہوئیں.

www.novelsclubb.com

"مین سڑک پر میں ایک چھوٹا سا ہوٹل یا کھانے پینے کی دکان کھول لوں. بہت سے لوگ آتے جاتے ہیں. مزدور طبقہ ہوتا ہے. ہماری دکان چل جآئے گی. اور آپ ہی

تو کہتی ہیں کہ میرے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے. تو کیوں نہ اسے بروئے کار لاؤں" اسکی بات پر سائرہ ہکا بکا اسے دیکھتی رہیں.

"دماغ خراب ہے تیرا..." وہ صدمے سے چیخ کر رہ گئیں.

"تو کیا کروں پھر.. فاقے کریں. بھوک سے مریں.. بھیک مانگیں. کیا کریں پھر ہم اماں.. بتاؤ" وہ بے بسی سے رو دی.

"ابھی ہاتھ میں وہ پیسے ہیں جو ابا کے بینک والوں نے دیئے ہیں. ہم دکان کرائے پہ لے سکتے ہیں. جب یہ بھی ختم ہو گئے تو اماں سوچو کیا کریں گے" سائرہ بے بسی سے آنسو بھری آنکھوں کو میچ کر رہ گئیں. دوپٹہ منہ پہ رکھ کر بمشکل سسکیاں روکیں.

ولیہ ماں کے پاس چارپائی پر بیٹھ گئی. مصطفی اور یمنہ بھی ماں سے لپٹ گئے.

"اماں میں نے آج دلاور سے بات کی تھی. وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اور اسکے دو تین اور دوست میری مدد کو تیار ہیں. میں صرف دکان کے ایک مخصوص حصے میں پکاؤں

گی. لوگوں کو کھانا دینا یہ سب وہ سنبھالیں گے. اور ابھی انہوں نے تنخواہ لینے سے بھی منع کر دیا ہے. کہہ رہا تھا باجی ایک مہینے بعد سوچیں گے. ابھی کام شروع کرو." وہ ساتھ والے رفیق چاچا کے بیٹے کے بارے میں ماں کو بتانے لگی. رفیق چاچا حقیقت میں چچا سے بڑھ کر تھے. کہنے کو غیر مگر اپنوں سے بڑھ کر انہوں نے ان لوگوں کا ہمیشہ ساتھ دیا تھا. دلاور کو کچھ عرصہ ولیہ نے پڑھایا بھی تھا. اسی لئے بھی وہ اسکی بہت عزت کرتا تھا.

یہی حال اسکے دوستوں کا تھا. وہ سب ولیہ کی مدد کو تیار کھڑے تھے.

"اماں آج تو یہ لوگ ہمارے ساتھ ہیں. کل کو یہ بھی اجنبی بن گئے تو ہم کیا کریں گے. مجھے شروع کرنے دو. اگر میری یا آپکی عزت پہ آنچ آنے کا خطرہ ہوا تو یقین کرو میں وہیں سب چھوڑ دوں گی" وہ ماں کو بازو کے گھیرے میں لئے تسلیاں دینے لگی. اور وہ سب کر بھی کیا سکتے تھے. یہ کڑوا گھونٹ تو انہیں پینا ہی تھا.

سائرہ کو ماننے ہی بنی۔

....

آفس کا دروازہ عجلت میں کھول کے وہ اندر داخل ہوا۔ پیچھے پیچھے ریاض فائل تھامے اتنی ہی تیزی میں آیا۔

دارم نے ٹیبل کے اس طرف اپنی ریوالونگ چیئر سنبھالی اور ایک ہاتھ سے ریاض کو ٹیبل کے اس جانب موجود چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں رپورٹ کی کہ پاشا بلڈرز نے ہماری آفر ریجیکٹ کر دی ہے" چوڑے شفاف ماتھے پہ بل واضح تھے۔ ستواں ناک پہ غصے کے باعث ہلکی سی سرخی در آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سروہ.. میں نے سوچا ہم خود معاملہ ہینڈل کرنے کی کوشش کرتے ہیں. اب آپ کو کیا دور بیٹھے پریشان کریں" ریاض نے سچائی سے اپنا دفاع کیا. جانتا تھا دارم کو جھوٹ سے شدید نفرت ہے.

"ریاض صاحب میں شارجہ گیا تھا.. دنیا سے نہیں چلا گیا تھا. اور کیا آپ کو میں نے یہ اتھارٹی دے رکھی ہے کہ کسی ڈیلر سے بات نہ بننے پر آپ میرے علم میں لائے بغیر اپنی مرضی سے کوششیں کرتے پھریں" وہ ریاض پہ برس اٹھا. کروڑوں کا پراجیکٹ تھا جو اسکے ورکرز تباہ کرنے پہ تلے تھے.

"میری اسی ہفتے میں ان سے میٹنگ ارینج کریں" وہ بمشکل غصہ ضبط کر کے بولا.

"جی جی سر" ریاض جانے لگا. پھر کچھ سوچ کر رکا.

"سر وہ ایک اور بات بھی بتانی تھی" اب کی بار وہ ڈرا ڈرا بولا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی بتائیں" دارم اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھول چکا تھا. ایک ہاتھ سے کوٹ کا بٹن کھول کر کوٹ اتار کر کرسی کے پیچھے رکھا.

"سر وہ کک یہ نوکری چھوڑنا چاہ رہا ہے. اسکے گاؤں میں کچھ مسئلہ ہے وہ کہہ رہا تھا میں اب یہاں نوکری جاری نہیں رکھ سکتا" ریاض کی بات پر ایک ترچھی نظر اس نے لمحہ بھر کو اس پہ ڈالی.

" بھیجیں اسے میرے پاس" نظر ہٹا کر لیپ ٹاپ پہ جماتے حکم صادر کیا.

"جی جی سر. ابھی بھیجتا ہوں" ریاض جلدی سے اسکے آفس سے بھاگنے کے سے انداز میں نکلا.

www.novelsclubb.com

....

سائرہ سے اجازت ملتے ہی ولیہ نے دلاور اور رفیق چاچا کو گھر پہ بلایا. سائرہ عدت کی وجہ سے انکے سامنے نہیں آ سکتیں تھیں. لہذا انکے گھر آتے ہی وہ دوسرے کمرے

میں چلی گئیں. جبکہ ولیہ..یمنہ اور مصطفی صحن میں ہی کرسیوں پہ دلاور اور رفیق کے سامنے بیٹھے تھے.

"چاچا آپ نے ڈیلر سے دکان کرائے پہ لینے کی بات کی؟" انہیں شربت ک گلاس تھماتے ولیہ نے استفسار کیا.

"ہاں بیٹا بات ہو گئ ہے. بس دو چار دن میں وہ دکان کی چابی ہمارے حوالے کر دیں گے پندرہ ہزار ماہانہ پہ دکان دینے پہ مان گئے ہیں. بل کے پیسے الگ ہوں گے." رفیق نے تفصیل سے بتایا.

"آپا میں نے دوست سے بات کرلی ہے. وہ سیکنڈ ہینڈ دکان سے ہمیں سب فرنیچر لا دے گا. کرسیاں اور میز میں نے ایک طرح کے اٹھوا لئے ہیں. اسکے ساتھ ہی برتنوں کا انتظام ایک اور دوست نے کر دیا ہے. اور ابھی انہوں نے پیسے لینے سے انکار کیا ہے. کہہ رہے تھے ایک دو ماہ میں آہستہ آہستہ پیسے ادا کر دینا. ایک بات کام

چل پڑے تو پھر کوئی ٹینشن نہیں. میں نے سب کے پیسوں کا حساب اس ڈائری میں لکھ لیا ہے. تم یہ اپنے پاس رکھ لو. ایک کاپی اسکی میرے پاس ہو گی ایک تمہارے پاس تاکہ حساب کتاب ادھر ادھر نہ ہو" دلاور نے ایک ڈائری اسکی جانب بڑھائی جو وہ آتے ہوئے لے آیا تھا. ولیہ اسکی اس ذمہ دار بھائی کی طرح ہر ہر موڑ پہ اسکا ساتھ دے رہا تھا.

ولیہ کی آنکھیں نم ہو گئیں. سائرہ کا بھی اندر بیٹھے یہی حال تھا. اللہ ایک دروازہ بند کرتا ہے تو سو دروازے کھول دیتا ہے.

"میں آپ دونوں کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں" نم لہجے اور تشکر بھری نظروں سے وہ انہیں دیکھ رہی تھی.

www.novelsclubb.com

"لے... جھلی نہ ہو تو.. باپ اور بھائی کو بھی کوئی شکریہ کہتا ہے. میرے اتنے حالات نہیں ورنہ میں کبھی تمہیں یہ سب نہ کرنے دیتا" رفیق اپنی جگہ سے اٹھ کر ولیہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا.

"آپا آج تو یہ کہہ دیا ہے آئندہ نہ کہنا" دلاور بھی مان بھری ناراضگی سے بولا.

"بس تم مینو لکھو اور مجھے چیزیں بتاؤ جو ہم بنائیں گے" وہ اسکے لئے ایک اور کام نکال چکا تھا.

"میرا خیال ہے آغاز بریانی, پکوڑوں اور سموسوں سے کرتے ہیں. ایک بار یہ چل پڑے تو پھر اور چیزوں کا اضافہ کر لیں گے؟" اپنا خیال ظاہر کرتے اس نے رفیق اور دلاور سے پوچھا.

www.novelsclubb.com

"بالکل صحیح ہے..ابھی قریب کے لوگ آنا شروع کریں تو پھر ہم پمفلٹ بنوا کر گھروں میں تقسیم کرنا شروع کریں گے. ریٹ میں تمہیں بتادوں گا کہ کس چیز کا کتنا رکھنا ہے" دلاور اور رفیق نے اسکی بات کی تائید کی..

"ٹھیک ہے کل صبح مجھ سے سامان کی لسٹ لے جانا. کچھ چیزیں میں رات میں بنا لیا کروں گی اور کچھ وہیں مکس کر لوں گی"

"ہاں ٹھیک ہے" دلاور اور رفیق کچھ دیر مزید بیٹھ کر اسکی دکان کو ہی ڈسکس کرتے رہے پھر واپسی کے لئے اٹھ گئے..انکے جاتے ہی سائرہ باہر آئیں.

"اللہ تمہیں کامیاب کرے میری بچی" ولیہ کو ساتھ لگاتے انکے آنسو چھلک گئے.

www.novelsclubb.com

"ریاض تم نے کسی سے کک کی بات کی۔مجھے آفس میں ضرورت ہے۔ تم جانتے ہو مجھے باہر کا کھانا بالکل پسند نہیں۔ایک دو بار سے زیادہ میں نہیں کھا سکتا اور نہ ہی

تم لوگوں کو بھی اس کی اجازت دیتا ہوں" دارم نے اگلے دن آفس آتے ہی ریاض کی طلبی کی۔

"جی سر میں نے ایک لڑکے سے بات کی ہے۔ میرا جاننے والا ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ ایک دو دن میں بندوبست ہو جائے گا" ریاض نے اسے تسلی دی۔

"پلیز ذرا جلدی" دارم کو کچھ تسلی ہوئی۔ اسے جانے کا اشارہ کر کے وہ فون کی جانب متوجہ ہوا۔

"جی ممی کیسی ہیں آپ" مسکراتے لہجے میں دوسری جانب کی آواز سن کر استفسار کیا۔

"نہیں آپ ٹینشن فری ہو کر ٹور کریں۔ ہم دونوں ٹھیک ہیں۔" دارم نے ماں کو تسلی دی۔

"اف ممی۔پلیز کیا یہ ضروری ہے کہ ہر بار یہی ٹاپک ڈسکس ہو۔مجھے فی الحال اپنی مرضی کی لڑکی نہیں ملی۔جب ملی آپ کو بتا دوں گا اور یقین کریں دیر نہیں لگاؤں گا۔" اسکی گھنی مونچھوں کے سائے تلے موجود خوبصورت تراشیدہ لب مسکرائے۔

"اچھا کل کہاں کہاں میٹنگ ہے" اب وہ انہیں موضوع سے ہٹا کر انکے مطلب کے موضوع پر آچکا تھا۔اور اسکی کوشش کامیاب ہوئی۔صدف بھی اپنی امریکہ میں ہونے والی میٹنگز کی تفصیلات بتانے لگیں۔

صدف اور یاور ملک کے دو ہی بیٹے تھے ایک دارم اور دوسرا صارم۔صارم بڑا تھا۔ پی ایچ ڈی کے لئے جرمنی گیا اور پھر وہیں ایک گوری سے شادی کر کے وہیں کا ہو کر رہ گیا۔سال میں ایک بار وہ بیوی اور دو بچوں سمیت آجاتا تھا۔جبکہ دارم چھوٹا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایم بی اے کے بعد باپ کے ڈیری فارمز اور فیکٹریز کو وہی سنبھال رہا تھا۔ جبکہ صدف این جی او کی سی ای او تھیں۔ یہ این جی او عورتوں کے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم کو منظر عام پر لا کر انکی مدد کرواتے تھے۔ دارم اگر اس این جی او کے خلاف نہیں تھا تو حق میں بھی نہیں تھا۔ بہر حال وہ ماں کی اس سوشل ایکٹویٹی سے کافی حد تک دور ہی رہتا تھا۔ آجکل صدف ملک سے باہر فنڈز اور ڈونیشنز کے لئے گئی ہوئیں تھیں۔ دارم کو اتنا یقین ضرور تھا کہ ماں ایک پیسہ بھی ادھر سے ادھر نہیں کرتی تھین۔ اسی لئے اس نے کبھی انہیں روکا نہیں تھا اور نہ ہی یاور د ملک نے۔ یہ ایک مصروفیت کا ذریعہ تھا اسی لئے وہ انہیں منع نہیں کرتے تھے۔ بلکہ خود بھی وقتاً فوقتاً ڈونیٹ کرتے رہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یار ایک بہت بڑے بندے کے آفس سے آفر آئی ہے انہیں کک چاہیئے۔ تو باجی سے بات کر وہ وہاں جاب کر لیں۔ یہ کھوکھا بھی تو کھولنا ہے نا۔ تو وہیں آفس میں

کک کی جاب کر لیں" شہزاد کو دارم کے مینجر ریاض صاحب نے کال کر کے آفس آنے کا کہا تھا۔اور یہ بتایا تھا کہ انہیں آفس کے لئے کک کی ضرورت ہے۔شہزاد کے دماغ میں اسی وقت سے کھلبلی مچی ہوئی تھی۔وہ سب دوست اس وقت ولیہ کی دکان سجا رہے تھے۔مختلف چیزیں سیٹ کر رہے تھے۔

کل سے انہوں نے دکان پر کام کرنا شروع کرنا تھا۔

"نہیں یار میں انہیں اچھے سے جانتا ہوں وہ نہیں مانیں گی۔اور ویسے بھی ماحول کا کچھ نہیں پتہ۔یہاں تو ہم سب ہوں گے نا انکے پاس۔انکی طرف میلی نگاہ بھی نہیں اٹھنے دیں گے۔مگر وہاں تو جانتا ہے آفسز کا ماحول کیسا ہوتا ہے۔" دلاور کے لہجے مین بھائیوں جیسی فکر تھی۔ایسے ہی تو ولیہ کو اس پر اندھا اعتماد نہیں تھا۔

"اچھا چل جیسے تیری مرضی خیر میں تو کل جا کر دیکھتا ہوں" وہ دلاور کے دوٹوک انداز پر خاموش ہو گیا۔جلدی جلدی وہ سب کام نمٹانے لگے۔

"سر میں لڑکے کو لے آیا ہوں" ریاض صاحب دارم کے آفس آتے ہی پیچھے پیچھے اسکے آفس میں داخل ہوئے۔

"کس لڑکے کو؟" دارم کے ذہن سے محو ہو چکا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔ آفس کی کرسی پر بیٹھے ایک ہاتھ میں موبائل تھامے وہ اچنبھے سے بولا۔

"سر وہ کک کے لئے آپ کو بتایا تھا؟" دارم کے سوال پر انہوں نے سہولت سے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ لے آئیے اسے۔ میں چھوٹا سے انٹروڈکشن لینا چاہتا ہوں" دارم سے موبائل میز پر رکھتے انہیں فوراً لڑکے کے لانے کا اشارہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ الٹے قدموں باہر کی جانب گ ۓ۔چند ہی لمحوں بعد پھر سے آفس مین داخل ہوۓ۔اب کب باران کے ساتھ ایک دبلا پتلا لڑکا بھی تھا۔شلوار قمیض پہنے وہ لڑکا آفس سے مرعوب ہوتا اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم سر "اندر داخل ہوتے ہی اس نے دارم کو سلام کیا۔

"وعلیکم سلام۔آؤ بیٹھو "دارم نے سیدھا ہاتھ اٹھا کر اسے میز کے دوسری جانب رکھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ شکریہ کرتے ہوۓ بیٹھ گیا۔ریاض صاحب بھی اسکے بیٹھتے ہی ساتھ والی کرسی سنبھال چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا نام ہے آپکا؟"دارم نے نہایت شائستگی سے اس کا نام پوچھا۔

"شہزاد احمد نام ہے سر "اس نے سہولت سے بتایا۔

"کتنا پڑھے ہو؟"دارم کے سوال پر اس نے ایک لمحے کو ریاض کو دیکھا۔

"جی ایف اے کیا ہے "شہزاد نے سادے لہجے میں جواب دیا۔

"آگے کیوں نہیں پڑھا؟"

"سر جی اتنے وسائل نہیں تھے کہ پڑھتا۔اور اگر پڑھتا تو گھر کا ہانڈی چولہا کیسے چلتا۔بس کمانے کے لئے نکل پڑا"اسکی بات پر دارم کے چہرے پر گہرا سایہ لہرایا۔ ابھی اس لڑکے کی عمر ہی کیا تھی اور وہ معاش کے لئے فکر مند تھا۔

"تمہارے ابو کیا کرتے ہیں؟"اسکے سوال پر شہزاد کا چہرہ تاریک ہوا۔

"وہ معذور ہیں۔کچھ سال پہلے ایکسیڈنٹ میں انکی دونوں ٹانگیں۔۔"اس سے آگے اس کا لہجہ گلوگیر ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے اوکے۔۔تم کل سے آجانا۔اور ہاں میری کچھ شرائط ہیں وہ تمہیں ماننی پڑیں گی"دارم کی بات پر اس نے فورا سر ہلایا۔

"سر جو کہیں گے مانوں گا"اس نے جلدی سے ہامی بھری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پہلے تو یہ کہ تم یہاں کام کرنے کے ساتھ ساتھ بی اے کی تیاری کرو گے۔اور جب بی اے کے پیپر پاس کر لو گے تو تنخواہ میں اضافہ ہو جائے گا۔دوسرا یہ کہ تین مہینے کے پروبیشن پیریڈ کے بعد تم یہاں کے مستقل ورکر بن جاؤ گے۔لہذا تمہارے والد کا علاج اور انکی معذوری کو بہتری میں بدلنے کے لئے ہم پوری کوشش کریں گے"۔اسکی شرائط پر شہزاد کی آنکھیں نم ہوئیں۔

"بہت شکریہ سر۔میں ضرور پڑھائی جاری رکھوں گا"نم مگر مسکراتے لہجے میں اسکے ہامی بھرنے پر دارم لمحہ بھر کو مسکرایا۔

"گڈ۔ریاض صاحب آپ اسے کام کی نوعیت بتادیں۔اور صفائی پر میں کسی بات کم کمپرومائز نہیں کروں گا"ریاض سے مخاطب ہوتے آخری بات اس نے شہزاد کو دیکھ کر تنبیہی لہجے میں کی۔

"جی جی سر کوئی شکایت نہیں ہو گی"شہزاد بھی اسکی بات کا مطلب سمجھ گیا۔

: گریٹ"اسکی بات ختم ہوتے ہی ریاض صاحب شہزاد کو لئے اسکے آفس سے باہر آگ ئے۔

آج اس کا پہلا دن تھا دکان پر۔ سائرہ سے دعائیں لے کر وہ اشکبار نگاہوں سے اپنی دکان میں داخل ہوئ۔

ہر ہر قدم پر اسے باپ کی یاد ستا رہی تھی۔ کون سی ایسی لڑکی ہوتی ہے کہ جس کا گھر کی چار دیواری سے باہر نکل کر زمانے کی سرد و گرم نظریں برداشت کرنے کو دل کرتا ہے مگر اسے برداشت کرنا تھا۔ وہ کر رہی تھی۔ اپنے گھر والوں کے لئے۔ اللہ نے پیٹ اور بھوک کی ایسی ضرورت انسان کے ساتھ لگا رکھی ہے کہ جس کو پورا کرنے کے لئے انسان کو ہاتھ پاؤں مارنے پڑتے ہیں۔ اور اسی مجبوری کی وجہ سے ولیہ کو گھر سے باہر نکلنا پڑا۔ مصطفی ابھی اس قابل نہیں تھا کہ انہیں گھر کے خرچے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی فکر ہوتی۔ وہ ابھی پڑھ رہا تھا۔ ولیہ اسے کسی قابل بنانا چاہتی تھی۔ اور اس سب کے لئے اسے قربانی دینی تھی۔

سارا دن کیسے گزرا اسے پتہ بھی نہ چلا۔ دکان کا نام اس نے مصطفی ہوٹل کے نام سے ہی رکھا تھا۔

محلے والے جانتے تھے اسی لئے سارا دن اسکی مدد کے لئے گاہکی بڑھاتے رہے۔

دلاور نے کچھ سٹنگ ارینجمنٹ دکان کے اندر رکھا تھا اور کچھ باہر۔

اسے امید تھی کہ اتنے مخلص لوگوں کی ہمراہی میں اس کا کاروبار جلد ہی ترقی کرے گا۔

www.novelsclubb.com

آج اسے دکان پر کام شروع کئے پانچواں روز تھا۔ اور دن بہ دن لوگوں کا رش بندھتا جا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوپہر کا وقت تھا کہ یکدم ولیہ کو باہر سے کچھ شور کی آواز آئی۔ یہ شور کچھ غیر معمولی نوعیت کا تھا۔

اس نے ذرا سا پردہ سرکا کر باہر دیکھا تو عجیب سے حلیے والے لوگ باہر کی کرسیوں پر بیٹھے نظر آئے۔ دلاور کا انداز ایسا تھا جیسے کچھ بحث کر رہا ہو۔

ولیہ کا دل پریشان سا ہوا۔

سامنے دو مرد بیٹھے تھے لمبے لمبے بالوں والے۔ گریبان کے بٹن کھلے تھے۔ سونے کی موٹی موٹی چینیں گلے میں اور ویسی ہی ہاتھوں میں پہن رکھی تھیں۔ میزوں پر ٹانگیں رکھے ہاتھوں کو سر کے پیچھے باندھے ایسے بیٹھے تھا جیسے انہی کی دکان ہو۔

www.novelsclubb.com

ولیہ نے پردہ گرا کر موبائل اٹھایا اور دلاور کے نمبر پر بیل دی۔

تھوڑی ہی دیر میں دلاور نے ایک اور کام کرنے والے لڑکے کو ولیہ کے پاس بھیجا۔

"جی باجی "اس لڑکے کی شکل پر بھی بارہ بجے تھے۔کچھ پریشان سا دکھ رہا تھا۔

"مدثر یہ باہر کون لوگ ہیں۔دلاور کو کیوں گھیرے بیٹھے ہیں؟"اس نے تشویش سے پوچھا۔

"کچھ نہیں باجی ویسے ہی کوئی لوگ آئے ہیں۔تم پریشان نہ ہو"اس نے نظریں چرائیں۔

"مجھے صحیح سے بتاؤ۔"ولیہ اسکے بات چھپانے پر تھوڑا غصے سے بولی۔

"اچھا مگر تم دلاور کو مت بتانا کہ مین نے تمھیں بتادیا ہے"اس نے ڈرتے ڈرتے ہامی بھری۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بتاتی"اس نے بھی وعدہ کیا۔

"باجی یہ یہاں کی جماعت کے غنڈے ہیں۔جو بھی دکان یہاں کھلتی ہے وہ ان سے بھتہ لیتے ہیں۔دلاور کو بھی وہ مجبور کررہے ہیں کہ ہر ہفتے انہیں اس دکان کی کمائی کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تیس فیصد دینا ہوگا۔اگر نہ دیا تو وہ دکان توڑ دیں گے۔اور۔۔۔۔اور۔۔۔"وہ کپکپاتے ہوئے بتا رہا تھا۔

"اور کیا مدثر" ولیہ کا بھی رنگ فق ہوا۔یہ سب کرتے خیال بھی نہ آیا تھا کہ بھتہ خوری کتنی عام ہے۔اور وہ بھی اس میں پھنس سکتی تھی۔

"اور باجی وہ دھمکی دے رہے ہیں کہ ایسا نہ کیا تو وہ تمہارے گھر میں گھس کر دنگا فساد کریں گے" مدثر نے ہچکچاتے ہوئے بات پوری کی۔

ولیہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

کیسا معاشرہ ہے کہ جس میں ایک عورت سکون سے روزی روٹی بھی نہیں کما سکتی۔

www.novelsclubb.com

دو آنسو لڑھک کر گالوں سے پھسلے۔

"باجی تم پریشان نہ ہو۔ ہم ہیں نا تمہارے ساتھ۔ تم پر آنچ بھی نہیں آنے دیں گ ےئ" اسے روتا دیکھ کر مدثر نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

کیسے سائبان تھے اسکے ساتھ۔

"تم دلاور کو میرے پاس بھیجو" اس نے سر اثبات میں ہلاتے مدثر کو کہا۔

وہ پردہ اٹھا کر باہر نکل گیا۔

کچھ ہی دیر بعد دلاور اسکے سامنے موجود تھا۔

"دلاور۔۔۔وہ جتنا کہتے ہیں انہیں ہر ہفتے کا اتنا حصہ دے دو" ولیہ نے کچھ بھی پوچھے بنا اسے حکم دیا۔

www.novelsclubb.com

"آپا تم کیوں ڈر رہی ہو۔ کچھ نہیں کر سکتے یہ۔ صرف دھمکیاں دے رہے ہیں۔ مین معاملہ سنبھال لوں گا" دلاور نے اسے تسلی دلائ۔

"نہیں دلاور۔مجھے تم سب بہت عزیز ہو۔ میں اپنی وجہ سے تم سب کو مشکل میں نہیں دیکھ سکتی۔ میں جانتی ہوں یہ کس قماش کے لوگ ہیں۔

ہماری قسمت میں جتنا ہو گا۔اللہ ہمیں دے دے گا۔پلیز۔"اس نے ہاتھ جوڑے وہ جانتی تھی۔یہ لوگ انکار کرنے والوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں اور پھر بند بوری لاشیں انکے گھر والوں کو دیتے ہیں۔وہ اس دکان کے کسی بندے کو اپنی وجہ سے ان کا شکار نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔یہ سب اسے بھائیوں کی طرح عزیز تھے۔

اسکے جڑے ہاتھ دیکھ کر دلاور نے ایک بے بس نظر اس پر ڈالی اور باہر نکل گیا۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ چلے گئے۔ولیہ نے پردہ اٹھا کر باہر موجود خالی کرسیوں کو دیکھا اور سکھ کا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

رات تک یہ خبر جنگ میں آگ کی طرح پورے محلے میں پھیل چکی تھی کہ کسی جماعت کے لوگ ولیہ کی دکان پر بھتہ خوری کی نیت سے آئے تھے اور دلاور کو اچھا خاصا دھمکا کر گئے ہیں۔

یہ کیسے ممکن تھا کہ سب کو پتہ چل جاتا اور سائرہ کو پتہ نہ چلتا۔

رات میں جس وقت ولیہ دکان بند کر کے واپس آئی۔سائرہ اسے گھر کے داخلی دروازے سے اندر آتے دیکھ کر کچن سے نکل کر صحن میں آئیں۔

"ولیہ یہ میں کیا سن رہی ہوں بیٹا" پریشان حال سائرہ کو دیکھ کر لمحہ بھر کو ولیہ حیران ہوئی۔

"کیا ہوا اماں؟" یمینہ اور مصطفی بھی پریشان سے چارپائی پر بیٹھے نظر آئے۔

"مجھے پتہ چلا ہے کہ کچھ لوگ بھتہ خوری کی نیت سے تیری دکان پر آئے تھے۔"

سائرہ نے جیسے ہی اسے پریشانی کی وجہ بتائی ولیہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔

یمینہ اتنی دیر میں پانی لے کر آئی۔

ولیہ نے چادر اور کندھے سے لٹکا بیگ اتار کر چار پائی پر رکھا۔

سائرہ کو نظر انداز کر کے وہ یمینہ سے پانی کا گلاس لے کر چاپائی پر بیٹھتے ایک ہی سانس میں پی گئی۔

"ولیہ دیکھ بہانا مت کرنا کوئی" سائرہ اسکی خاموشی کو جانتی تھیں کہ وہ اتنا وقت تبھی لیتی تھی جب اسے کوئی بہانا گڑھنا ہوتا تھا۔

"اماں ایسا نہیں ہے۔ آپ ادھر بیٹھیں" خالی گلاس یمینہ کو تھماتے اس نے سائرہ کا ہاتھ تھام کر اپنے پاس بٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو اماں! گھر سے باہر کی دنیا آپ کو ہر قدم پر نگلنے کو تیار ہوتی ہے۔ بچتے وہی ہیں جو اس دنیا کے ساتھ اور اسکے مطابق اس دریا میں بہتے جائیں۔ جس نے موجوں کا رخ اپنے مطابق موڑا وہاں پھر طوفان ہی آتا ہے اور ایسے طوفان دریا میں موجود ہر

چیز کو نگل جاتے ہیں۔آپ یہ سمجھو کہ میں بھی اب اس دریا میں نکل کھڑی ہوئی ہون۔اور مجھے اسکی موجوں کے ساتھ بہنا ہے۔

ایسے میں مجھے اس کا ساتھ دینا ہے۔وہ بھتہ خور تب تک ہمارے خلاف نہیں ہو سکتے جب تک ہم انکی بات نہیں مانتے۔اگر انکار کیا تو وہ ہمیں نگل جائیں گے" ولیہ نے بہت طریقے سے ماں کو سمجھانا چاہا۔

"تو بیٹا یہی تو کہہ رہی ہوں۔تو۔۔تو بس چھوڑ یہ سب۔بند کر دکان۔بیٹا میری دنیا تم تینون ہی ہو۔میں برداشت نہیں کر پاؤں گی اگر تم تینوں میں سے کسی کو بھی کچھ ہوا۔"سائرہ منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگیں۔کب سے ضبط کئے ہوئے تھیں۔

"اماں۔۔اماں۔۔کچھ نہیں ہوتا۔پلیز آپ ایسے کریں گی تو ہمارا کیا ہو گا۔مجھے آپ کے حوصلے اور ہمت کی ضرورت ہے۔اگر آپ یوں ہار کر بیٹھ گئیں تو میں کچھ نہیں کر پاؤں گی۔اماں پیٹ پالنے کے لئے بہت کچھ دیکھنا پڑتا ہے۔اور مجھے ان چند

دنوں میں اندازہ ہو گیا ہے۔ مگر میں آپ میں سے کسی کو اس دنیا کی جھلک نہیں دکھانا چاہتی۔

اماں پلیز میرا حوصلہ بنیں مجھے کمزور نہ کریں" ولیہ سائرہ کو ساتھ لگائے اشکبار ہوئی ۔وہ بھی اس واقعہ کے بعد سے اب تک اپنے آنسو اندر ہی اندر جمع کئے ہوئے تھی۔ اب ماں کو سامنے دیکھ کر ضبط کھو گئی۔

"میں آپ لوگون کے لئے مضبوط چٹان بننا چاہتی ہوں۔ بھر بھری ریت کا ٹیلہ نہیں" کہاں سے اسے ایسی بڑی بڑی باتیں آ گئیں تھیں۔سائرہ نہیں جانتی تھیں۔ مگر سچ ہے کہ باپ کا سائبان اٹھتے ہی بچے بڑے ہو جاتے ہیں۔سائرہ کو ولیہ کی باتیں سن کر اندازہ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے۔ میری جان مگر ایک وعدہ کر۔ کہیں بھی تجھے ذرا سا خود کو بھی تکلیف پہنچنے کا شائبہ تک ہوا۔ تو یہ کاروبار بند کر دے گی۔ولیہ تیری جان سے بڑھ کر

ہماری بھوک مجھے عزیز نہیں "سائرہ نے آنسو پونچھتے۔اس کا چہرہ ہاتھون میں لے کر محبت سے چور لہجے میں کہا۔

"میں وعدہ کرتی ہوں اماں۔اب کھانا کھلا دو۔۔بہت بھوک لگی ہے "ماں کی ہمت بندھتے دیکھ کر اس نے بھی خود پر ضبط کر کے موضوع ہی بدل ڈالا۔

"ہاں ہاں۔۔۔چل یمینہ کھانا لگا "سائرہ نے دوسری چارپائی پر بیٹھی یمینہ کو پکارا۔

"جی اماں "وہ بھی ماں اور بہن کو روتا دیکھ کر پریشان تھی۔آنسو اسکی بھی آنکھوں میں رواں تھے۔آنسو پونچھتے وہ اٹھی۔

---

www.novelsclubb.com

"جی ڈیڈی میں بس ممی کو لینے کے لئے نکل رہا ہوں۔ہاں آپ دوسری گاڑی بھی بھجوادیں۔سامان ان کا اس پر آجائے گا۔اور میں ممی کو لے آؤں گا "گھڑی کی

سوئیوں کو دو اور بارہ پر موجود دیکھ کر وہ تیزی سے سیٹ سے کھڑا ہوا۔ کورٹ کرسی کی پشت سے اٹھا کر پہنا۔ اسی اثناء میں یاور کی اسکے موبائل پر کال آ گئی۔

باپ سے بات کرتا ہوا وہ آفس سے نکل رہا تھا۔

جیسے ہی اپنے روم سے نکلا ریاض صاحب جو لنچ کرنے میں مصروف تھے دارم کو اپنی سیٹ کے پاس آتا دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ریاض صاحب میں ائیر پورٹ جا رہا ہوں۔ کوئی ضروری کال آئے گی تو پلیز آپ ہینڈل کر لیجیئے گا دو ڈھائی گھنٹوں تک میری واپسی ہو گی۔" ریاض کو کام بتاتا ہوا وہ عجلت میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"سر آپ کا لنچ۔ شہزاد تیار کر چکا ہے"

"نہیں ابھی ٹائم نہیں۔ شہزاد کو منع کرنا یاد ہی نہیں رہا۔ خیر وہ آپ دیکھ لیجئے گا۔ میں نکلتا ہوں" ہاتھ کے اشارے سے منع کرتے ہوئے وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔

آج رش معمول سے زیادہ تھا یا پھر ولیہ کو ہی محسوس ہو رہا تھا۔

گیارہ بجے سے دکان پر دش بڑھتا جا رہا تھا اور اسکے کام کرنے کی رفتار بھی۔ آج تو اسے لگ رہا تھا وہ شدید تھک جائے گی۔

کام زیادہ بڑھ گیا تو اس نے کچھ چیزیں ماں کو فون کرکے گھر سے بنانے کا کہا۔ تاکہ گاہک وقت پر اپنے مطلب کی چیز نہ ملنے پر خفا نہ ہوں۔

www.novelsclubb.com

دلاور کو کال کرکے اس نے اپنے پاس آنے کا کہا۔

وہ پردہ ہٹا کر ولیہ کے پاس آیا۔

"جی آپا؟"

"آج خیر ہے رش کافی زیادہ ہے؟" ولیہ نے کب سے دماغ میں کلبلانے والا سوال پوچھا۔

"ہاں وہ آج کوئی جلوس ہے۔ تو بہت سے لوگ جو سڑک پر نکلے تھے وہ اب پھنس گئے ہیں۔ ان کا نقصان ہے اور ہمارا فائدہ" دلاور نے مسکراتے ہوئے وجہ بتائی۔

ولیہ بھی مسکرائی۔

"اچھا میں نے گھر سے کچھ چیزیں بنوالی ہیں۔ تم کسی لڑکے کو بھیج کر منگوالو۔ آج ضرورت سے زیادہ رش تھا تو مجھ سے اکیلے مینج نہیں ہو پایا۔" ولیہ نے اسے کام بتایا۔

www.novelsclubb.com

"لو۔ زبردست ہو گیا۔ میں بس ابھی فخر کو بھیجتا ہوں" وہ جلدی سے کہہ کر واپس مڑا۔

"باقر کیا مسئلہ ہے۔یہ ٹریفک کیوں جام ہے یہاں؟" بیس منٹ ہو چکے تھے انہیں سڑک پر کھڑے نہ تو آگے سگنل تھا اور نہ ہی کوئی ناکہ کہ پھنسنے کی وجہ سمجھ آتی۔

دارم جلدی ائیر پورٹ پہ پہنچنا چاہتا تھا اور اتنی ہی دیر ہو رہی تھی۔پورے دو ہفتوں بعد صدف واپس آرہی تھیں۔

دارم انہیں بہت مس کر رہا تھا۔وہ شروع سے ماں سے بہت قریب رہا تھا۔اسی لئے ہمیشہ ان کے ٹوررز پر جانے کے بعد وہ انہیں بہت مس کرتا تھا۔

تین بجے کی فلائیٹ تھی۔وہ جو آدھے گھنٹے میں پہنچنے کا سوچے ہوئے تھا۔بیس منٹ تو یہیں سڑک پر لگ گئے تھے۔اور اسکے علاوہ کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا۔ جہاں سے ائیر پورٹ جایا جاتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سر میں باہر نکل کر دیکھتا ہوں" اسکے ڈرائیور نے باس کی پریشان آواز سن کر باہر جا کر لوگوں سے پوچھنے کا سوچا۔اور اگلے ہی لمحے وہ باہر جا چکا تھا۔

کچھ دیر بعد ایک دو لوگوں سے بات کر کے وہ واپس گاڑی میں آکر بیٹھا۔

"سر آگے کوئی جلوس ہے۔ دو گھنٹے تک ہم یہاں سے نہیں نکل سکتے" اسکی بات پر دارم اچھا خاصا تپ گیا۔

"کیا مصیبت ہے" جھنجھلاہٹ عروج پر تھی۔

"یہاں سے واپس بھی نہیں نکل سکتے" دارم نے پیچھے مڑ کر اپنے پیچھے گاڑیوں کی لمبی قطار دیکھ کر سوا کیا یا خود سے مخاطب ہوا۔ باقر سمجھنے سے قاصر تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں سر بہت مشکل ہے" باقر نے بھی گردن موڑ کر پیچھے دیکھا اور مایوسی سے گویا ہوا۔

اب دو گھنٹے انہیں گاڑی میں ہی بیٹھنا تھا۔ دارم کو سوچ کر ہی کوفت شروع ہو گئی۔

"یار تم ایسا کرو یہاں کہیں سے کچھ کھا پی لو۔ میری وجہ سے تمہارا لنچ بھی نکل گیا" دارم نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔ ارد گرد کافی سارے چھوٹے چھوٹے ہوٹل تھے۔

"سر آپ نے لنچ کر لیا تھا؟" باقر نے اسکی بات کے جواب میں سوال کیا تھا۔

"نہیں یار۔ پر تم میری ٹینشن نہ لو۔ کچھ کھالو" دارم نے سہولت سے انکار کیا۔ ساتھ ہی موبائل نکال کر کوئی نمبر ملاتے کان سے لگا یا۔

باقر اسکے قطعیت بھرے انداز پر باہر نکلا۔ دائیں جانب بنے "مصطفی ہوٹل" کو دیکھ کر اسکے قدم اس ہوٹل کی جانب اٹھے۔

"جی ڈیڈی میں یہاں ٹریفک میں پھنس گیا ہوں۔اور ابھی دو گھنٹے تک یہاں سے نکلنے کا کوئی چانس نہیں "اس نے یاور کو کال کی۔

"اوہ بیٹا کوئی بات نہیں۔ڈرائیور اب تک ائیر پورٹ پہنچ چکا ہو گا۔ تم کہاں پھنسے ہو؟"یاور اسکی بات سن کر پریشان ہوئے۔دارم نے جگہ کا نام بتایا۔

"چلو تم پریشان نہ ہو۔اور پلیز کچھ کھا لینا۔اب اتنی دیر خالی پیٹ مت رہنا۔ صبح تم نے ناشتہ بھی ڈھنگ سے نہیں کیا تھا" باپ کے لہجے میں اپنے لئے اتنی فکر دیکھ کر وہ مسکرایا۔

"جی میں دیکھتا ہوں"الوداعی کلمات کے بعد اس نے کال بند کر دی۔

وقت گزاری کو گاڑی میں گانے لگا دیئے۔کچھ ہی دیر مین باقر گاڑی میں آکر بیٹھا۔اسکے ہاتھ میں ڈسپازیبل لنچ باکس تھا۔جس میں بریانی تھی۔

باقر کے بیٹھتے ہی اشتہا انگیز خوشبو پوری گاڑی میں پھیل گئ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے لگا اسکی بھوک چمک اٹھی ہو۔

"یار یہ کہاں سے لائے ہو؟" دارم سے جب رہا نہ گیا تو باقر سے پوچھا۔

باقر دو چمچ کھا چکا تھا نہیں تو وہی اسے دے دیتا۔

"سر میں اور لا دیتا ہون" وہ جلدی سے بریانی کی پلیٹ سائیڈ پر رکھ کر اترنے لگا۔

"ارے نہیں یار تم کھاؤ۔ کوئی سروس بوائے ہو گا میں اس سے منگوا لیتا ہوں"

دارم نے اسے اترنے سے منع کیا۔

"سر وہ مصطفی ہوٹل سے لی ہے۔ میں وہاں کے سروس بوائے کو آواز دیتا ہوں"

اس نے فورا کھڑکی نیچے کر کے سامنے کھڑے ایک لڑکے کو اشارہ کیا۔ وہ تیزی سے گاڑی کی جانب آیا۔

www.novelsclubb.com

"یار بریانی کی ایک اور پلیٹ بھجوا دو" باقر نے لڑکے کے پاس آتے ہی آرڈر دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی صاحب ابھی لاتا ہوں" دارم نے اچٹتی نگاہ ہوٹل پر ڈالی۔بند مٹھی ٹھوڑی کے نیچے رکھے ہوٹل کے باہر کے حصے سے ہوتی اسکی نظر جیسے ہی اندرونی حصے کی جانب پڑی وہ چونکا۔

دکان کے ایک جانب پردہ سالگا کر الگ حصہ بنایا گیا تھا۔

ابھی وہ غور کر ہی رہا تھا کہ پردہ ہٹا اور ایک لڑکی چادر اوڑھے بریانی کی پلیٹ اسی لڑکے کو پکڑا رہی تھی جو ابھی باقر سے آرڈر لے کر گیا تھا۔

یکدم دارم کو احساس ہوا اس ہوٹل پر کوئی کک کچھ پکاتا نظر نہیں آرہا۔

تھوڑی دیر بعد پھر پردہ ہٹا اور وہی لڑکی ایک اور لڑکے کو سموسوں کی پلیٹوں سے بھری ٹرے پکڑاتی نظر آئی۔

www.novelsclubb.com

کیا حزن تھا اس چہرے پر۔عجیب سی نفاست تھی۔دارم کچھ لمحے پلکیں جھپکائے اسے دیکھتا رہا۔یہاں تک کہ پردہ پھر سے واپس نہیں گر گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسی اثناء میں دلاور بریانی کی پلیٹ لے کر گاڑی کی جانب آیا۔

اس کی تیز نظر سے دارم کا ٹکٹکی باندھ کر ولیہ کے حصے کی جانب دیکھنا اوجھل نہیں رہ سکا۔یکدم اسکے چہرے کے زاویے تن گ ئے۔

دارم نے اسے آتا دیکھ کر اپنی جانب کا شیشہ گرایا۔

جسے ہی دلاور اسے پلیٹ پکڑا کر مڑنے لگا۔دارم نے اسے آواز دی۔

"سنو" اسے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

دلاور منہ بناتا اسکی گاڑی کے قریب آیا۔

"تمہارے ہوٹل میں یہ سب کون پکاتا ہے؟" دارم کے سوال پر چند پل وہ اسے خشمگیں نظروں سے گھورتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"آم کھاؤ صاحب پیڑ مت گنو" وہ ہر لفظ چبا چبا کر بولا۔

"کیا وہ لڑکی پکاتی ہے یہاں ؟" دارم نہیں جانتا تھا کہ وہ بے حد غلط بات غلط جگہ پوچھ رہا ہے۔

"بات سنو صاحب! یہ تمہارا پیسہ اور تمہاری سوچ تمہیں مبارک۔ میری آپا کو ایسی ویسی نظر سے دیکھا تو آنکھیں یہیں نکال دوں گا۔ کھاؤ اور اپنا راستہ ناپو" دلاور غصے سے بپھر گیا۔ ولیہ انکی عزت تھی۔

باقر اور دارم ہقا بقا اسکی دھمکی سن رہے تھے۔

دارم نے تو یونہی تجسس کے تحت پوچھا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اسکی سوسائٹی نہیں جہاں عورت کی عزت اور غیرت والی کوئی بات نہیں ہوتی۔ جگہ چھوٹی تھی مگر سوچ ان کی سوسائٹی سے کہیں بڑی تھی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو" باقر یکدم غصے میں آیا۔ دارم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اٹس او کے یار۔۔ معذرت بھائی۔ میں نے یونہی پوچھا تھا۔ یقین جانو کوئی غلط نیت نہیں تھی۔ کھانا بہت لذیذ ہے۔ شکریہ "دارم نے جلدی سے بات سنبھالی۔

دلاور ہونہہ کر کے چلا گیا۔

دارم نے ایک بار پھر نادانستہ اس جگہ دیکھا۔ نجانے کیا سحر محسوس ہوا۔

I saw your face in a crowded place

And I don't know what to do

Cause I'll never be with you'

گاڑی میں بجتے گانے کے بول اور موقع اسے یکدم بالکل ایک سے لگے۔ دارم نے اب کی بار نظروں کو اس جانب جانے سے روکا۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا تھا؟ کیوں تھا؟ وہ تو بڑے عام سے حلیے میں موجود تھی۔ پھر ایسا کیا خاص تھا۔ دارم سمجھ نہ سکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا بات ہے یار تم کچھ دنوں سے بہت پریشان سے لگ رہے ہو" کافی دن بعد دونوں کو فرصت سے ملنے کا موقع ملا تھا۔ ملتے تو روز تھے مگر بس سلام دعا اور پھر اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔

"کچھ خاص نہیں۔ تم سناؤ تمہاری نوکری کیسی چل رہی ہے" وہ جو کسی گہری سوچ میں تھا۔ شہزاد کی بات کو جھٹلا کر موضوع بدلا۔

"شکر ہے یار بہت اچھا کام چل رہا ہے۔ سر بہت خوش ہیں۔ اور تمہیں پتہ ہے انہوں نے مجھے بی اے کرنے کا کہا ہے۔ میں نے پڑھائی پھر سے شروع کر دی ہے۔ بلکہ کچھ سمجھ نہ آئے تو سر یا باقی آفس کے لوگ مجھے پڑھا بھی دیتے ہیں۔" شہزاد پرجوش ہوا۔

www.novelsclubb.com

"یار امیروں میں بھی ایسے نیک لوگ بہت کم ہوتے ہیں" دلاور کی بات پر وہ سر ہلا کر رہ گیا۔

"لیکن میں اب بھی یہی کہوں گا کہ تم بہتر ہے کہ اپنی پریشانی مجھ سے شئیر کر لو۔ میں حل نہ کر سکا تو ہو سکتا ہے کوئی بہتر مشورہ ہی دے دوں" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شہزاد نے پھر سے وہی موضوع چھیڑا۔

دلاور نے چند پل کچھ سوچا۔ پھر ٹھنڈی سانس بھری۔

"مجھے جماعت والوں کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔ ہم بھتہ خوری کے لئے بھی مان گئے ہیں۔ مگر کوئی نہ کوئی روز ہوٹل آکر بیٹھ جاتا ہے اور آپا کے مخصوص حصے کی جانب نظر لگا کر رکھتا ہے۔ یار مجھے آپا کی بہت فکر ہو رہی ہے۔" دلاور کی بات سن کر شہزاد بھی پریشان ہوا۔ سب جانتے تھے کہ یہ جماعت والے حکومت کا کام کم اور غنڈوں والے کام زیادہ کرتے تھے۔

وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ ان کا مقابلہ کسی صورت نہیں کر سکتے۔

"تم جانتے ہو۔۔اللہ نے آپا کو بنایا بھی کتنا پیارا ہے۔" دلاور کے لہجے میں بھائی جیسی فکر تھی۔وہ سب ایک دوسرے کے لئے ایسے ہی پریشان ہو جاتے تھے۔ بچپن سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔

"میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے" شہزاد جو کچھ دیر پہلے تک پریشان تھا یکدم جوش سے بولا۔

"بتاؤ" دلاور بھی متجسس ہوا۔

"میرے باس کے بہت سے لنکس ہیں۔یقیناوہ پولیس تک بھی پہنچ رکھتے ہوں گے۔اور سب سے بڑھ کر انکی امی سوشل ورکر ہیں۔کیوں نا ان سے بات کی جائے۔" شہزاد کی بات پر دلاور نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں یار۔یہ سب بڑے آپس میں ملے ہوتے ہیں۔تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ جو پولیس والے ہیں یہ اتنے ہی اچھے ہیں۔ارے یہ جماعت والے جو اتنا ہمارے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سروں پر ناچتے ہیں۔انہی کی شہ پر ناچتے ہیں۔انہوں نے بھی اپنے علاقے کے حوالے سے کمیشن رکھے ہوتے ہیں" دلاور کی بات پر شہزاد کا سب جوش جھاگ بن کر بیٹھ گیا۔

"یار تمہاری بات ٹھیک ہے مگر کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔یہ زمانہ آپا جیسی لڑکیوں کو ہضم نہیں کرتا۔یا تو نگل جاتا ہے یا اگل دیتا ہے۔کیا ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تماشائی بنے تماشا دیکھتے رہیں گے۔انکی نظر جس عورت پر پڑ جائے ہم سب جانتے ہیں کہ۔۔۔"

"پلیز یار! اللہ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے "شہزاد کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دلاور نے کاٹ دی۔لہجے میں خوف تھا۔

www.novelsclubb.com

اسی خوف کی وجہ سے ہی وہ پریشان تھا۔

ولیہ سے وہ ذکر نہیں کر سکتا تھا۔وہ بیچاری پہلے ہی مصیبتوں کی ماری اور پریشان ہو جاتی۔

شہزاد خاموش ہو گیا مگر دل میں پکا ارادہ کر لیا کہ دارم سے بات کر کے رہے گا۔

جب سے وہ چہرہ نظر میں آیا تھا نجانے کیا بات تھی کہ وہ بھول نہیں پا رہا تھا۔ مسلسل چند دن سے وہ اسے سوچے جا رہا تھا۔اس لڑکے نے اسے آپا کہا تھا۔ مگر وہ وہاں کام کیوں کر رہی تھی۔

باہر کا ملک ہوتا تو کبھی وہ توجہ نہ دیتا وہاں مرد اور عورت کا کسی بھی طریقے سے کمانا عام بات تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر پاکستانی معاشرے میں عورت کا یوں مردوں کے معاشرے میں نکل کر کمانا عام بات نہیں تھی۔

آفس جاب عام ہو گئی تھی مگر دکان پر اور وہی بھی ایک لوکل ہوٹل میں یہ سب کرنا عام بات نہیں تھی۔یقینا مجبوری تھی۔

اور وہ مجبوری کیا تھی یہی بات اسے بے چین کر رہی تھی۔

آج بھی وہ ایک میل سامنے کھولے بیٹھا تھا۔خود تو آفس میں تھا مگر دل اور دماغ کہیں اور تھا۔یکدم کمرے کے دروازے پر ناک ہوا۔

"مے آئی کم ان" ایک نسوانی آواز اور دلکش چہرہ دروازے میں نمودار ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"اوہ حاجرہ! واٹ آپلیزینٹ سرپرائز" آنے والی کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔میز کے دوسری جانب جاتے دونوں نے گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔

"سوچا بہت بزی ہو گئے ہو۔۔تو کراچی آکر خود ہی مل لوں۔۔تم نے تو پشاور نہ

آنے کی قسم کھا رکھی ہے "رائل بلیو کلر کر دیدہ زیب سوٹ زیب تن کئے وہ ہمیشہ کی طرح دمک رہی تھی۔

"کب آئی تم؟" وہ اسے لئے آفس کے صوفے کی جانب آیا۔ ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"بس کل ہی ہم سب پہنچے ہیں۔ پھوپھو سے میں مل چکی ہوں۔ تمہارا پوچھا تو پتہ لگا جناب آج کل جلدی جاتے اور دیر سے آتے ہیں۔ سوچا آفس ہی چل کر پکڑوں" ایک ہاتھ سے خوبصورت لمبے بالوں کو پیچھے کرتے وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔

دارم کے چہرے پر بھی مسکراہٹ مسلسل احاطہ کئے ہوئے تھی۔ وہ سب کزنز آپس میں بہت اچھے دوست تھے۔ حاجرہ اور شاکر تو تھے بھی اسکے ہم عمر اسی لئے ان سے بہت بنتی تھی۔

"اس کا مطلب ہے اگلے دنوں میں۔۔ میں اور بھی بزی ہونے والا ہوں" سب کا سن کر وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"جی بالکل۔۔ کیونکہ ہم سب کا ارادہ ایک دو دن کے لئے تمہیں چرانے کا ہے"

حاجرہ کی بات پر اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

"ویل میں چوری ہونے کے لئے تیار ہوں" ہاتھ اٹھا کر اس نے جیسے گیواپ کیا۔

"گڈ بوائے۔۔ تو بس اٹھو پھر اور سب سے مل کر پلین کرتے ہیں۔" وہ عجلت بھرے لہجے میں بولی

"یار ابھی تو نہیں میں لنچ آورز میں تم لوگوں کو جوائن کرتا ہوں۔ دو دن کے سب کام ورکرز کے سپرد کرتے بھی تو وقت لگے گا۔۔ سو پلیز کچھ گھنٹے دو" وہ ملتجی لہجے میں بولا۔

"کچھ گھنٹے۔۔ یاد رکھنا۔۔" وہ اسے باور کرواتے لہجے میں بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں ہاں کچھ گھنٹے۔" اس نے تصدیق کی۔

"تمہاری بات پر یقین کر کے جا رہی ہوں۔ جانتی ہوں کا کمیٹڈ بندے ہو۔۔" وہ اسے جتا کر اٹھی۔

"یس آئی ایم۔۔ میم" وہ ایک ہاتھ سینے پر رکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

"اوکے سی یو سون" وہ بھی جیسے آئی تھی ویسے ہی اٹھ کر چلی گئی۔

دارم بھی اپنی کرسی واپس سنبھالتے پوری طرح کام میں مگن ہو گیا۔

گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ دروازہ ناک ہوا۔

یس کی آواز پر شہزاد اندر داخل ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھئی شہزاد کیا ہوا؟" دارم نے اسے ایک نظر دیکھ کر توجہ واپس لیپ ٹاپ پر مرکوز کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سر وہ آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" شہزاد انگلیاں آپس میں الجھائے اسکی میز کے قریب آتے جھجھکتے لہجے میں بولا۔

"ہاں ہاں بیٹھو خیریت ہے۔۔پریشان لگ رہے ہو" ایک نگاہ میں ہی وہ شہزاد کی پریشانی بھانپ گیا تھا۔ مخاطب اس سے تھا مگر انگلیاں مسلسل کی بورڈ پر چل رہی تھیں۔

"سر وہ ہمارے محلے میں ایک آپا ہیں۔ انہوں نے ہمیں ایف اے کا پڑھایا بھی ہے۔،۔" اور پھر شہزاد اسے ولیہ کے بارے میں سب بتاتا چلا گیا۔ اسکی بات سن کر دارم چونکا۔

"ان کے ہوٹل کا کیا نام ہے؟" دارم نے اب کی بار لیپ ٹاپ سائیڈ پر کر کے مکمل توجہ شہزاد پر دی۔

"سر۔۔ مصطفی ہوٹل" شہزاد اسکے توجہ دینے پر تھوڑا پر جوش ہوا۔

دارم نے لمحہ بھر کو آنکھیں بند کر کے کھولیں۔دونوں ہاتھ آپس میں ملا کر مٹھی بنائی اور ہونٹوں کے قریب جمائی۔

وہ جس کے بارے میں اتنے دنوں سے سوچ رہا تھا۔اس کے بارے میں جاننے کے لئے پریشان تھا۔اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ اسکے قریب موجود ایک بندہ اسکے ماضی حال سب کے بارے میں واقف ہے۔

گلا کھنکھار کر اس نے ہاتھ نیچے کئے۔

"یہ معاشرہ ایسا ہی ہے۔عورت کی آزادی کی ہر سانس چھیننے والا۔خیر تم فکر مت کرو۔میں کوئی حل نکالتا ہوں۔میرے بہت سے پولیس مین جاننے والے ہیں۔اور ہاں دلاور کو کہنا ہر پولیس والا ان غنڈوں کے ہاتھوں بکا نہیں ہوتا۔کچھ کرتے ہیں۔"شہزاد نے سب گتھیاں سلجھادی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بہت شکریہ سر۔۔مجھے امید تھی کہ آپ ہی کچھ کر سکتے ہیں" شہزاد خوشی سے جھلملاتے لہجے میں بولا۔

"نہیں یار میں نہیں۔۔وہ۔۔اوپر والا کرتا ہے۔ہم تو بس وسیلہ بنتے ہیں" دارم نے اوپر کی جانب انگلی کرتے اسے باور کروایا۔

یکدم گھڑی پر نظر پڑی تو لنچ ٹائم ہونے والا تھا۔

"چلو تم کام کرو۔،مجھے ذرا ضروری کہین جانا ہے۔میں کچھ دنوں تک تمہیں تسلی بخش حل بتاؤں گا" شہزاد کو مطمئن کرکے وہ اپنی سیٹ سے اٹھا۔

"جی جی سر" شہزاد اسے اٹھتے دیکھ کر جلدی سے سیٹ سے اٹھا اور اسکے نکلنے سے پہلے خود اسکے کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب اس وقت مشہور ہوٹل میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے۔

"ہمیں ہر تین ماہ بعد ایسی گیٹ ٹو گیدر رکھنی چاہئیے۔ کتنا ریفریشنگ لگ رہا ہے سب "طلحہ کی بات کی سب نے تائید کی۔ وہ سب اپنی اپنی مصروفیات کو ترک کر کے مل بیٹھے تھے اور یہ پروگرام حاجرہ کا تھا۔

"تو بس اس پروگرام کو اور یادگار بنانے کے لئے ہم سب کل دارم کے فارم ہاؤس پر دو دن کے لئے جا رہے ہیں۔" حاجرہ نے ایک اور پروگرام ترتیب دیا۔

"بالکل۔۔ کل ہی چلتے ہیں" دارم نے فوراً ہامی بھری۔

شاکر، طلحہ، فائقہ، فضا اور عالم بھی راضی ہوئے۔ فضا اور عالم کی چھ ماہ پہلے ہی شادی ہوئی تھی۔ باقی سب ابھی کنوارے ہی تھے۔

"لیکن پلیز۔۔ ہمیں تمہارے وہاں کے کک کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھانا۔۔ کسی اور کا ارینج کرنا ہوگا۔" عالم نے بے چاری سی شکل بنا کر کہا۔

اسکی دہائی پر دارم کے ذہن کے پردوں پر چادر میں لپٹا چہرہ چھم سے آیا۔

وہ جو اس کے پاس جانے کا بہانہ تلاش رہا تھا۔اب اچھا بہانہ ملا تھا۔

"میرے آفس کا ایک کک ہے اور اسکی بہن ہے۔ میں ان سے بات کرتا ہوں۔وہ مان گئے تو دو دن کے لئے انہیں لے جائیں گے۔" دارم کی بات پر سب نے سر ہلایا۔

رات کا وقت تھا۔وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر نیم دراز کتاب ہاتھ میں پکڑے کیا پڑھ رہا تھا اسے نہیں معلوم۔وہ مسلسل ولیہ کو سوچ جا رہا تھا۔اگر اس نے انکار کر دیا۔

کچھ سوچ کر پاس رکھا موبائل اٹھایا۔شہزاد کے نمبر پر کال ملائی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم! سر۔۔ خیریت" اس نے کبھی شہزاد کو اس وقت کال نہیں کی تھی۔ اس کا حیران ہونا بنتا تھا۔

"ہاں۔۔اصل میں میرے کچھ کزنز آئے ہوئے ہیں۔وہ میرے فارم ہاؤس جانا چاہ رہے ہیں دو دن کے لئے۔ویسے تو میرے کک وہاں موجود ہیں۔مگر انہیں انکے ہاتھ کا کھانا کچھ خاص پسند نہیں۔تو میں سوچ رہا تھا کہ تمہیں ساتھ لے چلوں اور۔۔وہ تم جو اس لڑکی کا بتارہے تھے۔تمہارے محلے والی۔۔۔"دارم جان بوجھ کر ولیہ کے لئے لہجے میں سرسری پن لایا۔

"جی جی۔۔ولیہ باجی"شہزاد نے جلدی سے اسکا نام لیا۔

"ہاں ہاں۔۔وہی۔کیا وہ چل سکتی ہیں۔میں چاہ رہا تھا کہ ایک بار مجھے اسکے کھانوں کا اندازہ ہو جاتا تو میں اس کے لئے کچھ اور سوچ رہا تھا"دارم نے لہجے کو حتی المقدور سرسری ہی رکھا۔

www.novelsclubb.com

"جی جی سر۔۔بلکہ میں ایسا کرتا ہوں۔آپ کو ان کا نمبر دیتا ہوں۔آپ خود تفصیل سے بات کرلیں۔"شہزاد اسکی شرافت سے واقف تھا اسی لئے فورا ولیہ کا نمبر دینے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کا فیصلہ کر بیٹھا۔ پھر اسے امید تھی کہ دارم اسکے لئے کچھ بہتر سوچ رکھتا ہو گا۔ وہ ولیہ کے لئے یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔ دکان میں اسکے لئے بس خطرہ ہی خطرہ تھا۔

"تم ایسا کرو پہلے ایک بار ان سے اجازت لے لو۔ میرے بارے میں بتا دو۔ یہ نہ ہو کہ وہ برا مان جائیں۔" شہزاد کی باتوں سے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ ولیہ رکھ رکھاؤ والی ہے۔

"جی جی سر میں ان سے پوچھ کر آپکو بتاتا ہوں" شہزاد کو بھی یہی مناسب لگا۔

"ٹھیک ہے میں تمہارے میسج کا انتظار کر رہا ہوں۔ کیونکہ کل جانا ہے لہذا آج بات کرنا ضروری ہے" دارم نے سہولت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"جی سر آپ بس دس منٹ انتظار کریں" شہزاد نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر کے ولیہ کو فون کیا۔

وہ اس وقت بیٹھی کل کی چیزوں کی لسٹ تیار کر رہی تھی۔ موبائل پر شہزاد کا نمبر دیکھ کر چونکی۔ وقت دیکھا تو رات کے ساڑھے نو کا وقت تھا۔ اس وقت تو وہ کبھی فون نہیں کرتا تھا۔

پریشان ہوتے فون اٹھایا۔

"کیا بات ہے؟ گھر میں سب خیر ہے؟" سلام دعا کرتے ساتھ ہی اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

"ہاں باجی۔۔ سب خیر ہے۔ وہ آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ آپ مصروف تو نہیں" شہزاد کی بات پر وہ تھوڑا ریلیکس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں کہو کیا بات ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرے باس اپنے کزنز کے ساتھ اپنے فارم ہاؤس جا رہے ہیں۔ دو دن کے لئے انہیں کک چاہئیں۔ میں نے کچھ دن پہلے آپکا ذکر کیا تھا ان سے تو وہ آپ کو اور مجھے لے کر جانا چاہتے ہیں۔" شہزاد کی بات پر وہ ٹھٹھکی۔

"تم نے میرا ذکر ان سے کیوں کیا تھا؟" ولیہ کے لہجے میں ناگواری آئی۔

"آپ وہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ میں نے بھتہ خوروں کی وجہ سے اس نے ذکر کیا تھا۔ کہ وہ ہماری مدد کریں اور آپ کی ان سے جان چھڑوائیں۔" شہزاد کی بات پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔ کس قدر وہ سب اس کا دھیان کرتے تھے۔

شہزاد نے اصل بات ولیہ سے چھپائی۔ جس وجہ سے اس نے دارم سے اس کا ذکر کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں کیسے جا سکتی ہوں۔ دکان کو کون دیکھے گا۔" سائرہ جو ولیہ کے لئے چائے لے کر آئی تھیں۔ اسکی بات سن کر ٹھٹھکیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور ویسے بھی تمہارے باس ہیں میرے لئے تو اجنبی ہیں" ولیہ نے منع کرنا چاہا۔

"اجنبی ہیں مگر اعتبار کے بندے ہیں۔اور ویسے بھی میں آپکے ساتھ جاؤں گا۔ اکیلے تھوڑی بھیجوں گا۔وہ آپ سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ تفصیل بتانے کے لئے۔آپ کہتی ہیں تو آپ کا نمبر دے دوں۔اور جہاں تک دکان کی بات ہے وہ دلاور اور سائرہ خالہ سنبھال لیں گی۔دو دن کی تو بات ہے۔کیا پتہ یہ موقع آپکے لئے کوئی بہترین مستقبل لے آئے "شہزاد کی بات پر وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوئی۔

"اچھا میں تمہیں سوچ کر بتاتی ہوں۔اب پانچ منٹ تو دو" ولیہ شش و پنج میں پڑ گئی۔

"پلیز باجی جلدی۔۔انہوں نے کل نکلنا ہے"شہزاد نے التجائیہ انداز میں کہا۔

"اچھا میں دلاور سے تو بات کرلوں۔پھر اماں سے پوچھ لوں "اسکی عجلت پہ ولیہ کے ہاتھ پاؤں پھولے۔

"آپ خالہ سے بات کرو۔دلاور کو میں خود ہی قائل کر لیتا ہوں" شہزاد نے فون بند کیا۔

سائرہ کی استفہامیہ نظریں ولیہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

"کیا ہوا" سائرہ اسکے پاس ہی اسکے بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

ولیہ نے ساری بات ماں کو بتائ۔

"بیٹے کبھی کبھی اللہ ہمارے لئے ایسی جگہوں سے سبب بنا دیتا ہے۔جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔کیا پتہ اس ایک موقع سے ایسے راستے تجھ پر کھلیں۔ جن کے بارے میں ہم میں سے کسی کا گمان بھی نہ ہو۔ورنہ کہاں یہ بڑے لوگ اور کہاں ہم۔۔تو اس کے باس سے بات کر اور جا۔۔شہزاد ہے تیرے ساتھ۔یہاں کل کا کام میں سنبھال لیتی ہوں۔تو فکر نہ کر۔اللہ کا نام لے کر چلی جا۔" سائرہ کی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات پر اس نے خاموشی سے سر ہلا کر شہزاد کو اپنے باس کو اتنا نمبر دینے کی رضامندی کا میسج کیا۔

بیس منٹ گزر چکے تھے۔دارم بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔ابھی وہ دوبارہ فون کرنے کا سوچ ہی رہا تھا۔کہ شہزاد نے ولیہ کا نام اور نمبر میسج کیا۔

دارم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری۔

پھر سنجیدہ ہو کر نمبر ملایا۔

تیسری ہی بیل پر دوسری جانب سے فون اٹھا لیا گیا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!"فون کے دوسری جانب نفیس سی آواز بالکل اسی کی طرح ابھری۔

"وعلیکم سلام!"اس نے گلا کھنکھار کر جواب دیا۔

"میں دارم ملک بات کر رہا ہوں۔ شہزاد میرے آفس میں جاب کرتا ہے" دارم نے اپنا تعارف کروایا۔

"جی سر۔" مختصر جواب جبکہ دارم کو اسے سنتے رہنے کی خواہش جاگ رہی تھی۔

"میرا خیال ہے شہزاد آپ سے میرا آپ کا نمبر لینے کا مقصد ڈسکس کر چکا ہے۔ تو کیا آپ کل جا سکتی ہیں میرے فارم ہاؤس پر۔ ان فیکٹ میری تین فی میل کزنز بھی ہیں۔ اور ہم بہت شریف سے لوگ ہیں۔ آپ کو کسی بھی قسم کی ان سیکیورٹی نہیں ہو گی۔ آپ میری ذمہ داری ہیں۔ آپ کو پوری عزت و احترام سے وہاں رکھا جائے گا۔" دارم کی گھمبیر آواز اور شائستہ لہجہ ولیہ کے بے حد بھلا لگا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی عمر کیا ہے۔ نہ اسے اس سے مطلب تھا۔

"جی سر۔ بس مجھے یہی پریشانی تھی۔ خیر آپ مجھے وقت بتا دیجئیے گا۔ مین اور شہزاد آجائیں گے" ولیہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"نہیں آپ کو ضرورت نہیں آپ بس صبح گیارہ بجے تک تیار رہئیے گا۔ میرا ڈرائیور آپ دونوں کو پک کر لے گا۔اور آپ میرا نمبر اپنی مدر کو دے سکتی ہیں۔

تاکہ وہ کانٹیکٹ کرنا چاہئیں تو کر لیں" دارم کے اتنے فکر مند لہجے نے ولیہ کو تھورا سا مطمئن کیا۔

"جی ضرور۔ ٹھیک ہے سر۔ آپ کا دو دن کا مینیو کیا ہو گا۔ مجھے تھوڑا سا اندازہ ہو جائے تو آسانی ہو گی۔" ولیہ نے پروفیشنل انداز میں پوچھا۔

"باربی کیو ہی ہو گا۔ باقی ہم اتنی مشکل ڈشز نہیں کھاتے میں زیادہ دیسی کھانے ہی پسند کرتا ہوں۔ تو آپ کو مشکل نہیں ہو گی" دارم نے پھر سے اسکی مشکل آسان کی۔

www.novelsclubb.com

"جی سر بہتر" ولیہ نے پھر مختصر جواب دیا۔ دارم کو اسکے اتنا مختصر بولنے پر چڑ ہوئی۔

پھر خیال آیا وہ کون سا اسے برسوں سے جانتی ہے۔ان کے درمیان تعلق ہی کیا ہے۔

"او کے سر اللہ حافظ "ولیہ نے دوسری جانب خاموشی محسوس کر کے فون بند کرنا مناسب سمجھا۔

"جی۔۔کل ملتے ہیں پھر۔اللہ حافظ "دارم نے خود کو سرزنش کی اور فون بند کر دیا۔یہ کیا ہو رہا تھا کیوں ہو رہا تھا۔ابھی وہ دو دن اسکے علاوہ کچھ اور سوچنا نہیں چاہتا تھا۔وہ دل پھینک تو ہر گز نہیں تھا۔ورنہ ہزاروں لڑکیاں اور ہزاروں موقع تھے۔پھر یہ پہلی بار دل کس ڈگر پر چل پڑا تھا۔

اس نے ولیہ کے نمبر کو ایک بار پھر دیکھا اور حیات کے نام سے سیو کر لیا۔

پہلی بار۔۔زندگی میں پہلی بار کسی کے لئے دل یوں اسے تنگ کرنے پہ تلا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگلے دن ساڑھے دس بجے وہ تیار تھی۔ دو سوٹ رکھ لئے تھے۔ اور باقی کچھ کھانے پکانے سے متعلق سامان۔ پہلی بار یوں گھر سے باہر اکیلی جا رہی تھی تو دل تھوڑا پریشان تھا۔ دلاور کو نجانے شہزاد نے کیا کہہ کر آمادہ کیا تھا کہ اس نے ولیہ سے کوئی بازپرس نہیں کی۔

"دھیان سے رہنا بیٹا" سائرہ نے اجازت تو دے دی تھی مگر پریشان بھی تھیں۔

وہ سب اس وقت صحن میں چارپائی پر بیٹھے شہزاد کا انتظار کر رہے تھے۔

"اماں کو تنگ مت کرنا۔ ان کا ہاتھ بٹا دینا" ولیہ نے یمینہ کو نصیحت کی۔

"آپا آپ فکر مت کریں۔۔ میں اماں کی مدد کروا دوں گی" یمینہ نے اسے تسلی دلائی۔

www.novelsclubb.com

گیارہ بجنے ہی والے تھے جب بیرونی دروازہ کھٹکا۔ مصطفی فورا دروازے کے قریب گیا۔

"کون"

"میں شہزاد باج سے کہو آجائے"شہزاد کی آواز دروازے کے پار سنائی دی۔

"اچھا بھائی"مصطفی نے دروازہ وا کر کے شہزاد سے مصافحہ کیا۔اور پھر تیزی سے اندر کی جانب برھا۔

"آپا شہزاد بھائی آئے ہیں۔"اس نے ولیہ کو اطلاع دی۔سائرہ نے بڑھ کر ڈھیروں قرآنی آیات اس پر پڑھ کر پھونکیں۔

"اللہ کی امان میں"دروازہ پار کرتے وہ شہزاد کے ساتھ ہو لی۔

شہزاد نے فوراً اس کا چھوٹا سا سفری بیگ پکڑا دائیں ہاتھ میں پکڑا۔بائیں ہاتھ میں اس کا اپنا ویسا ہی چھوٹا سا بیگ تھا۔چادر کو پوری طرح لپیٹے ولیہ شہزاد کے ہمقدم تھی۔

"گاڑی میں روڈ پر ہے"شہزاد نے ساتھ چلتے اسے کہا۔

ولیہ نے ہولے سے سر ہلایا۔

تھوڑی ہی دیر میں مین روڈ آ گئ۔ سفید چمچاتی کرولا انکے سامنے کھڑی تھی اور ساتھ ہی باوردی ڈرائیور بھی۔

سلام کرے اس نے آگے بڑھ کر شہزاد سے دونوں بیگ تھامے۔ شہزاد نے پچھلی جانب کا دروازہ کھول کر ولیہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئ تو شہزاد نے دروازہ بند کیا اور خود ڈرائیور کے ساتھ والی پسنجر سیٹ پر بیٹھ گیا۔

یہ گاڑی دارم کے آفس کی گاڑی تھی۔ لہذا شہزاد ڈرائیور کو اچھے سے جانتا تھا۔ وہ دونوں باتوں میں مصروف ہو گۓ اور ولیہ باہر بھاگتے دوڑتے نظاروں میں مگن ہو گئ۔

www.novelsclubb.com

بیس منٹ بعد گاڑی ایک خوبصورت اور عالیشان گھر کے سامنے رکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ دونوں بیٹھیے میں سر سے پوچھ کر آتا ہوں۔ پھر آپ دونوں میرے ساتھ ہی فارم ہاؤس تک چلیں گے" ڈرائیور نے شائستہ لہجے میں شہزاد سے کہا۔

"ٹھیک ہے" شہزاد کے کہتے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

ولیہ گردن موڑے گھر کے اندرونی حصے کو دیکھ رہی تھی جہاں پہلے سے ہی دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔اور تین گاڑیاں گھر سے باہر موجود تھیں۔ڈرائیور جیسے ہی اندرونی حصے کی جانب بڑھا۔چند منٹ بعد چھ لوگ گھر کے اندرونی حصے سے برآمد ہوئے جن میں تین فیشن ایبل لڑکیاں اور چار اونچے لمبے خوبرو سے لڑکے برآمد ہوئے۔شہزاد انہیں باہر آتا دیکھ کر فوراً گاڑی سے باہر نکلا۔ولیہ کچھ کنفیوز سی ہوئی۔کیونکہ وہ سب انکی گاڑی کی ہی جانب دیکھ رہے تھے۔ولیہ نے اب کی بار چہرہ موڑ کر سامنے دیکھنا شروع کر دیا۔وہ پہلی بار اتنے امیر لوگوں کے بیچ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پتہ نہیں مجھے ان سے بات کرنے کا سلیقہ بھی آئے گا کہ نہیں "اب تھوڑا سا گھبرا رہی تھی۔ حالانکہ یہ اسکی سرشت نہیں تھی۔ وہ مشکل سے مشکل وقت میں بھی خوداعتمادی کا مظاہرہ کرتی تھی۔

ولیہ کی نظر اب شہزاد پر پڑی جو کسی سے بغلگیر ہو رہا تھا۔ پھر اس لڑکے نے باری باری شہزاد کا تعارف باقی سب سے کروایا۔ اور ایک اچٹتی نگاہ گاڑی میں بیٹھی خود کو تکتی ولیہ پر ڈالی۔ ولیہ نے پھر چہرہ دائیں جانب موڑ لیا۔

"یااللہ میں نے شہزاد سے اسکے باس کی عمر کا کیوں نہیں پوچھا یہ سب تو بہت ینگ ہیں۔ ہاں کیا پتہ انکے بچے ہوں۔" وہ خود سے مفروضے گھڑنے لگی۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو اضطرابی انداز میں مروڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں بیٹھی ہی ہوں کہ باہر نکل آؤں۔۔۔یہ شہزاد کا بچہ بھی جا کر چپک گیا ہے۔۔کتنا برا لگتی ہے انہی کی گاڑی میں ٹھاٹھ سے بیٹھی انہیں نظر انداز کر رہی ہوں" وہ شہزاد کو کوسنے لگی۔

ابھی وہ اسی ادھیڑ بن میں تھی کہ کیا کرے کیا نہ کرے کہ شہزاد اسکی جانب والے دروازے کی جانب آیا۔

"باجی ایک منٹ باہر آئیں گی میں آپ کو باس سے ملوادوں" شہزاد دروازہ کھولے اسے باہر آنے کی درخواست کر رہا تھا۔وہ لب بھینچے کانپتے وجود سے باہر آئی۔جو بھی تھا مال دار لوگوں سے ملتے ایک فطری کمپلیکس کا حملہ ہر غریب پر ہوتا ہے۔

مگر وہ دل ہی دل میں خود کو ہمت دلا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

باہر نکل کر اس نے اپنا رخ انکی جانب کیا جواب خود گاڑی کی جانب آرہے تھے۔ان میں ایک لڑکا اور ایک ماڈرن سی لڑکی ہی اسکی جانب بڑھے باقی سب اپنی جگہ کھڑے تھے۔

ولیہ اپنی جگہ پر ہی کھڑی رہی۔

"السلام علیکم "اس نے انکی جانب دیکھتے آواز کی لرزش پر قابو پایا۔

"وعلیکم سلام۔۔ولیہ۔۔"لڑکی آگے آتی اسکی جانب ایسے بڑھی جیسے وہ بچپن کی سہلیاں ہوں۔ولیہ نے اسکے جوش پر ایک مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر اثبات میں سر ہلایا۔حاجرہ نے آگے بڑھ کر یکدم اسے گلے سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

ولیہ اس قدر پر جوش استقبال کے لئے تیار نہ تھی۔اسکے چہرے کی حیرت دارم سے چھپی نہ رہی۔وہ بمشکل مسکراہٹ چھپا گیا۔

"یو آر سو پریٹی۔۔میں دارم کی کزن ہوں "اس نے خود ہی اپنا تعارف کروایا۔

"باجی یہ میرے باس سر دارم ہیں" شہزاد نے دارم کی جانب اشارہ کرتے ولیہ کو بتایا۔

" کیسی ہیں آپ۔ بہت شکریہ آپ نے آنے کی حامی بھری۔" اونچا لمبا خوبصورت نین نقوش والا دارم اسی شائستہ لہجے میں ولیہ سے مخاطب ہوا جس لہجے میں رات میں وہ فون پر بات کر رہا تھا۔

"نہیں پلیز" ولیہ نے نظریں جھکا کر بس اسی قدر کہا۔

"بھئ یہ دو دن تو اور بھی اچھے گزرنے والے ہیں۔ تمہاری کوکنگ کی دارم بہت تعریف کر رہا تھا" حاجرہ کی بات پر ولیہ چونکی۔۔ شہزاد نے بھی حیران ہو کر دیکھا۔ اس نے کب ولیہ کے ہاتھ کے بنے کھانے کھائے۔اب ولیہ کی حیرت میں ڈوبی نظریں دارم کی جانب اٹھیں۔

"شہزاد کافی تعریف کرتا ہے آپکی تو وہی میں نے حاجرہ سے ڈسکس کیا" دارم نے کھا جانے والی نظروں سے حاجرہ کو دیکھا۔ جسے رات میں ہی اس نے بریانی کھانے والے دن کا واقع بتایا تھا۔ مگر ابھی وہ شہزاد اور ولیہ کے سامنے یہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"چلیں آپ لوگ بیٹھیں۔۔ ہم نکلتے ہیں" اس سے پہلے کے حاجرہ مزید کوئی گل افشانی کرتی دارم نے فوراً انہیں ادھر ادھر کیا۔

"ہاں چلو۔اب فارم ہاؤس میں ملاقات ہو گی" حاجرہ کے پیچھے ہٹتے ولیہ نے سکھ کا سانس لیا۔ وہ ایک دم گھلنے ملنے والی نہیں تھی۔ ریزروسی پر سنیلٹی تھی اس کی۔

وہ سب مختلف گاڑیوں میں بیٹھتے فارم ہاؤس کی جانب چل پڑے۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں یہ بات کہنے کی کہ مجھے اسکے کھانے بہت پسند ہیں" حاجرہ دارم کی گاڑی میں اسکے ساتھ موجود تھی۔

"تو کیا نہیں ہو؟" اس نے بھول پن سے پوچھا۔۔ پہلی بار وہ دارم کو یوں جھنجھلاتے دیکھ رہی تھی۔ وہ تو لوگوں کی پرواہ کرنے والا ہی نہیں تھا۔ کون کیا کہتا ہے کیا سوچتا ہے۔۔ پھر۔۔ حاجرہ نے آنکھیں سکیڑ کے اس کی جھنجھلاہٹ سے لطف اٹھایا۔

"ہر بات ہر ایک کے سامنے نہیں کرتے۔۔ اسے نہیں پتہ کہ میں نے اسکے ہوٹل سے کبھی کچھ کھایا ہے۔ وہ شہزاد کے سامنے میرے لئے بالکل اجنبی ہے" وہ خود بھی حیران تھا کہ اسے کیوں اس بات کی پرواہ ہو رہی ہے اگر وہ اسے کے سامنے کھل جائے کہ وہ اسے پہلے سے جانتا ہے یا نہیں۔

"ہر ایک یا۔۔۔۔۔" حاجرہ نے اسے دیکھتے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی۔ دارم کو لگا وہ کچھ زیادہ ری ایکٹ کر گیا ہے۔ فوراً بات پلٹ کر حاجرہ کا دھیان کہیں

اور لگا یا۔ ابھی تو وہ بھی اپنی کیفیات کو کوئی حتمی سند نہیں دے پا رہا تھا کسی اور کو کیا بتاتا۔

گھنٹے کے بعد گاڑی ایک بہت پر سکون، خاموش اور ہرے بھرے علاقے میں پہنچی۔ دور تلک آبادی بہت کم تھی۔ یہ پر فضا سا علاقہ ولیہ کو بے حد بھلا لگا۔

"نجانے اللہ کی تقسیم میں یہ تضاد کیوں ہے؟" خود سے مخاطب وہ ان امیروں کے ٹھاٹھ دیکھ کر حیران تھی۔ جہاں غریب ایک چھت کے لئے ترستے ہیں۔ وہیں ایسے لوگ بھی ہیں جو نجانے کتنی چھتوں کے مالک ہیں۔ اس نے ایک گہری سانس کھینچی۔ شہزاد اور گاڑی کا ڈرائیور دونوں باتوں میں مگن تھے۔

اسے موقع نہیں ملا شہزاد کو گھر کنے کا کہ اس نے اپنے باس کی عمر کے بارے میں اسے کچھ نہیں بتایا تھا۔ اسکی بوکھلاہٹ کی اصل وجہ یہی تھی۔ وہ تو یہی سوچ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹھی تھی کہ کوئی عمر رسیدہ شخص ہو گا۔ مگر اس خوبرو شخص کو باس کی صورت میں دیکھ کر وہ

گھبراتی نہ تو اور کیا کرتی۔

گاڑی ایک بڑے سے دروازے سے گزر کر ایک بہت بڑے ہائی وے پہ رواں دواں تھی۔ ارد گرد خوبصورت لان تھے جنہیں کچھ مصنوعی چیزیں لگا کر اور بھی جاذب نظر بنایا ہوا تھا۔

وہ اس جگہ کی خوبصورتی کو سراہے بغیر نہ رہ سکی۔ جس کا بھی ذوق تھا بہت اعلی تھا۔

کچھ دور جا کر تھوڑا سا رہائشی حصہ تھا۔ سفید ماربل سے بنا وہ رہائشی حصہ ہرے بھرے درختوں کے درمیاں بے حد بھلا معلوم ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گاڑی رکتے ہی ولیہ اتری۔اسکے آگے ان سب کی گاڑیاں بھی رک چکی تھیں۔

حاجرہ کو دارم نے ولیہ کے پاس بھیجا۔وہ اسے لئے فضااور فائقہ سے ملانے لے آئی۔

وہ دونوں بھی گرمجوشی سے اس سے ملیں۔ولیہ کو یہ دیکھ کر اور بھی اطمینان ہوا کہ وہ سب امیروں کی طرح نک چڑھی اور مغرور نہیں تھیں۔بلکہ ولیہ سے ایسے پیش آرہی تھیں جیسے اسکی دوست ہوں۔

وہ سب رہائشی حصے کے اندر آچکے تھے۔تین چار ملازم انکے سامان لئے دارم کی ہدایات پر مختلف کمروں میں پہنچارہے تھے۔

"میرا روم وہی ہو گا جو میں ہر بار لیتی ہوں" حاجرہ دارم کو ہدایات دے کر دھونس بھرے لہجے مین بولی۔

"اچھا یار" دارم نے عجلت میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شہزاد اور آپ آئیں مس آپ کو روم دکھادوں" دارم نے شہزاد اور پھر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ ولیہ شہزاد کی پیروی میں چل پڑی۔

دارم دیکھ رہا تھا کہ وہ بہت خاموش طبع ہے۔ حاجرہ، فائقہ اور فضا کی باتوں کا جواب بھی وہ ہوں ہاں کے علاوہ نہیں دے رہی تھی۔

"یہ والا روم آپ کا ہے۔ یہ شہزاد کا" اس نے دو کمروں کی جانب اشارہ کیا۔ ولیہ کو اس کاریڈور میں آمنے سامنے موجود سب کمرے ایک جیسے ہی لگ رہے تھے۔

"آپ چاہئیں تو فریش ہو لیں" دارم پھر اس سے مخاطب ہوا۔ ولیہ مسلسل نظریں دارم کے علاوہ باقی سب جگہوں پر گھما رہی تھی۔

"جی۔۔ پھر آپ ہمیں کچن کا بتا دیجئیے گا تا کہ دوپہر کا کھانا ٹائم پہ تیار کر لیں" ولیہ نے پھر سے پروفیشنل انداز میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی ضرور" دارم کے کہتے ساتھ ہی وہ اپنے روم میں آ گئی۔ ملازم اس کا بیگ رکھ کر جا چکا تھا۔ اتنا ویل فرنشڈ کمرہ تو وہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔ دبیز قالین۔۔ خوبصورت آف وائٹ اور گولڈن رنگ کے امتزاج سے بنا بیڈ۔۔

کمرے میں فرنیچر کی بھرمار نہیں تھی۔ بیڈ کے علاوہ دو خوبصورت لکڑی کی کرسیاں موجود تھیں۔ بیڈ کے ساتھ اسی طرز کے سائیڈ ٹیبل تھے۔ کمرے کی کھڑکی پچھلے باغ کی جانب کھلتی تھی۔

ولیہ ہولے سے چلتی بیڈ پر آکر بیٹھی۔ وہ اس مقام پر آکر بھی اپنی اوقات نہیں بھول رہی تھی۔ وہ ملازم تھی اور بس۔۔

بیڈ سے اٹھ کر وہ تیزی سے واش روم کی جانب بڑھی۔ جس کا دروازہ کھلا تھا۔ چادر وہ پہلے ہی اتار کر بیڈ پر رکھ چکی تھی۔ منہ دھو کر تھوڑا خود کو چاک و چوبند کیا۔ بیگ سے چادر نما دوپٹہ اتارا۔۔۔ واش بیسن کے شیشے میں خود کا جائزہ لیا۔ یکدم نگاہوں میں حاجرہ، فضا اور فائقہ کی ڈریسنگ لہرائی۔ جدید تراش خراش کی شرٹس کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ کیپری پہنے ہوئے تھیں۔ دوپٹے سرے سے تھے ہی نہیں۔ اس نے سر جھٹکا۔ اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں سے موبائل نکال کر سائرہ کو اپنے ادھر پہنچ جانے کی اطلاع دی اور دروازے کی جانب بڑھی۔ آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر آئی۔ سمجھ نہیں آئی کون سا کمرہ شہزاد کا تھا۔ سب کمروں کے دروازے ایک سے تھے۔ وہاں آمنے سامنے چھ کمرے بنے تھے۔

کچھ جھجھک کر اپنے ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

یہی غالبا دارم نے بتایا تھا۔ ایک بار ناک کر کے وہ انتظار میں کھڑی تھی کہ اندر جانے کی اجازت ملے تو وہ جائے یا شہزاد باہر آئے۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ درواز جھٹکے سے کھلا۔

وہ جو سامنے شہزاد کو دیکھنے کی امید کرتے ہوئے دروازے کی جانب پلٹی دارم کو سامنے کھڑے دیکھ کر بوکھلائی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ سوری۔۔وہ میں سمجھی یہ شہزاد کا روم ہے" اس نے جلدی سے اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے وضاحت کی۔

"اٹس او کے میم۔۔شہزاد کا روم اس طرف والا ہے" اس نے ولیہ کے ہی ساتھ کمرے کے دوسری جانب اشارہ کیا۔ مخصوص نرم سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس نے ولیہ کی راہنمائ کی۔

"تھینکس" ولیہ نے اسکی گھنی مونچھوں تلے تراشیدہ لبوں پر کھلنے والی مسکراہٹ سے نظر چرائ۔تیزی سے وہ دوسرے دروازے کی جانب بڑھی۔دارم اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے کاریڈور سے گزر کر جا چکا تھا۔ولیہ نے بے اختیار اسکی چوڑی پشت کو دیکھا۔بلیو جینز اور لمین کلر کی ٹی شرٹ پہنے وہ حسین مرد تھا۔

یا شاید بے تحاشا دولت لوگوں کو حسین بنا دیتی ہے۔

ولیہ کے سوچنے کی رفتار ان لمحوں میں بہت زیادہ ہو چکی تھی۔ شہزاد کے باہر آتے ہی وہ اسکے ساتھ مین ہال کی جانب آئی۔

دارم اپنے کزنز کے ساتھ وہاں پہلے سے موجود تھا۔ سب باتوں میں مصروف تھے۔ دارم انہیں آتا دیکھ کر اٹھا اور ایک جانب اشارہ کر کے کچن میں لے آیا۔

"یہ ان دو دنوں کے لئے آپ دونوں کا ہوا۔ اسکی ذمہ داری آپ دونوں کے کندھوں پر" دارم نے خوش اخلاقی سے کچن میں داخل ہوتے کہا۔

وہ دونوں بھی اسکے پیچھے آئے۔ کشادہ، جدید طرز کا بنا یہ کچن ولیہ کو بے حد بھلا لگا۔

دارم کے انداز پر وہ ہولے سے مسکرائی۔ دارم نے کسی قدر حسرت سے اسکی خوبصورت سی مسکان دیکھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے سر" شہزاد کی آواز نے اسکی محویت توڑی۔

"پلیز اگر اس وقت چائے بنا دیں تو مہربانی ہو گی۔" دارم نے دونوں کو مخاطب کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کوئی اسنیکس بھی چاہئیں اسکے ساتھ ؟" ولیہ نے فریج کی جانب بڑھتے سوال کیا۔

پھر کھولنے سے پہلے اسکی جانب دیکھا جیسے اجازت چارہی ہو۔

"اب سے یہاں کی ہر چیز آپ دونوں کی جب چاہئیں کھولیں۔ جیسے چاہے استعمال کریں۔۔۔"

"مجھ سمیت" دل کے کونے سے آخری جملے کی بازگشت سنائی دی۔ جسے فی الحال دارم نے ڈپٹ کر چپ کروایا.

"اسنیکس بنانا چاہئیں تو ویل اینڈ گڈ"

"اوکے بس بیس منٹ میں ہم لاتے ہیں" ولیہ نے فریج میں موجود چیزوں کا جائزہ لیتے ہوئے مصروف انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

ایک مسکراتی نظر اس پر ڈال کر وہ کچن سے چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آدھے گھنٹے بعد شہزاد لوازمات سے سجی ٹرالی لے کر سیٹنگ روم میں آیا۔

دارم کے ملازم اسکے آنے سے پہلے ہی ضرورت کی ہر چیز لے کر آ چکے تھے۔ لہذا ان سب کو مد نظر رکھتے ولیہ نے جلدی سے ایگ چیز سینڈوچ اور ساتھ میں کوکونٹ بسکٹس اوون میں بنا لیے۔ گرم گرم کوکونٹ بسکٹس کا ایروما پورے سیٹنگ لاؤنج میں پھیل چکا تھا۔

"واہ۔۔۔خوشبو اتنی لاجواب ہے تو ذائقہ کیا ہو گا" شاکر نے خوشبو کو آنکھیں بند کر کے اچھے سے محسوس کرتے کہا۔

شہزاد نے سب کو چائے سرو کی۔

"بھئ تمہاری باجی کے تو ہم ابھی سے قائل ہو گئے" حاجرہ نے بھی بسکٹس سے لطف لیتے ہوئے شہزاد کو مخاطب کیا۔ جو مسکراتے ہوئے انکی تعریف وصول کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دوپہر کا مینیو بتا دیں "شہزاد مئودب ہو کر ایک جانب کھڑا پوچھنے لگا۔

"بریانی بنالو "دارم کا دل تو ولیہ کی بریانی پہ ایسا آیا تھا کہ اسی کی فرمائش کر بیٹھا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔رات میں باربی کیو رکھ لیتے ہین "باقیوں نے بھی تائید کی۔

"جی "شہزاد مڑ کر جانے لگا کہ دارم کی آواز پر رکا۔

"تم نے اور ولیہ نے چائے لی؟"اس کے استفسار پر وہ خاموش ہی رہا۔

"چلو "اسے ایک نظر تاسف سے دیکھتا وہ اسکے ساتھ کچن کی جانب ہو لیا۔

جہاں ولیہ چیزیں سمیٹ رہی تھی۔اور فارم ہاؤس کی ہی ایک ملازمہ اسکا ہاتھ بٹا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوپٹہ سر سے ڈھلک کر کندھوں پر موجود تھا۔اس نے بھی ٹھیک نہیں کیا۔

اطمینان تھا کہ اب کوئی اس جانب نہیں آئے گا سوائے شہزاد کے۔وہ مگن سی اس لڑکی کے ساتھ باتوں میں بھی مصروف تھی۔

کچن کی جانب آتی ہوئی اسکی آواز دارم کو بے حد بھلی لگی۔

"تو میڈم بولتی بھی ہیں مگر اپنی مرضی سے اور اپنی مرضی کے لوگوں سے" دارم کے لبوں پر ہولی سی مسکراہٹ جھلکی۔ کچن میں داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھکا۔ بالوں کا اونچا سا جوڑا بنائے

دروازے کی جانب پشت کئے وہ سنک کے پاس کھڑی دھلے برتنوں کو کپڑے سے صاف کر رہی تھی۔ دارم کی نظر اسکی گردن کی پشت پر موجود تل پر لمحے بھر کو ٹھٹھکی۔ پھر نظر موڑ کر اس نے ہولے سے کچن کا دروازہ بجایا۔

وہ تیزی سے مڑی۔ دارم کو نظریں جھکائے دروازے کے قریب دیکھ کر ہاتھ سرعت سے دوپٹے کی جانب گیا۔

شہزاد بھی دارم کے پیچھے کچن کے دروازے میں نمودار ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ لوگوں کو میں صرف کام کے لئے نہیں لایا۔پلیز جو بھی کھانا پینا ہو۔آپ سہولت سے لے سکتے ہیں۔مجھے خوشی ہوگی کہ جیسے میں آپ لوگوں کو اپنا سمجھ کر یہاں لایا ہوں۔آپ بھی اس جگہ کو اپنا ہی سمجھیں گے۔سو پہلے چائے لیں۔اسکے بعد کچھ اور کیجیئے گا۔دوپہر اور رات کا مینیو میں نے شہزاد کو بتادیا ہے۔"آخر مین اس نے نگاہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جو ہاتھوں کو باندھے۔۔اب نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

"جی"اففففف پھر وہی مختصر جواب۔دارم نے ایک خشمگیں نگاہ اسکے جھکے سر پر ڈالی۔

مڑ کر شہزاد کو اندر آنے کا راستہ دیا اور خود نکل کھڑا ہوا۔

ولیہ کو شہزاد کے باس کی بولتی نظریں ذرا اچھی نہیں لگ رہی تھیں۔

"پتہ نہیں ایسے کیوں گھورتا ہے۔ شہزاد کو گھورے وہ اس کا مستقل ملازم ہے۔۔ میں تو نہیں ہوں" چائے نکالتے وہ مسلسل اسے سوچ رہی تھی۔

"ہاں مگر اچھا ہے۔۔ عزت کرنا جانتا ہے۔اور اسی لئے اچھا بھی لگا ہے" چائے پیتے۔وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی۔

دوپہر کا کھانا کھا کر وہ سب پچھلے باغ میں بنے سوئمنگ پول کی جانب آ گۓ۔ قہقہے، ہنسی مذاق۔۔ کتنی بے فکری تھی انکے لہجے میں۔ لڑکیاں ڈیک چیئرز پر براجمان تھیں جبکہ سب لڑکے سلیو لیس شرٹس اور برمودہ پہنے سوئمنگ کرنے میں مگن تھے۔

ولیہ اس وقت فارغ تھی۔ کچن سے نکل کر وہ یوں ہی پچھلے حصے کی جانب آئی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ سب بھی وہاں ہیں۔ رہائشی کمروں کے آگے دالان سا موجود

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا جہاں بے حد خوبصورت پودے اور بیلیں لپٹی ہوئی تھیں۔وہ انہی کو دیکھتی۔ مگن اس حصے کی جانب آئی جہاں سے کچھ دور سوئمنگ پول نظر آتا تھا۔

"ایک یہ ہیں۔۔۔ فکر و فاقے سے آزاد زندگی کا مزہ بھرپور انداز میں لے رہے ہیں۔اور ایک ہم جیسے ہیں۔ صبح اسی فکر سے ہوتی ہے کہ آج چیزیں بکیں گی کہ نہیں۔اور رات اس فکر پر ختم ہوتی ہے کہ کل کا کیا بنے گا۔"ایک پلر کے ساتھ ٹیک لگائے وہ ان سب کو حسرت سے ہنستے زندگی کو جیتے دیکھ رہی تھی۔

اس بات سے انجان کے پول سے باہر آکر دارم جو ایک چیئر پر بیٹھا تو لیے سے ہاتھ منہ صاف کر رہا تھا۔اسکی نظریں ولیہ کے چہرے پر ہی ٹکی تھیں۔

اور جیسے ولیہ اسکی نظروں سے انجان تھی۔اسی طرح وہ حاجرہ کی نظروں سے انجان تھا۔

جو اسکی ولیہ پر بار بار اٹھنے والی نظروں سے بہت کچھ جان گئی تھی۔اپنی چیئر سے اٹھ کر وہ اسکے پاس آئی۔ایک بازو کی کہنی اسکے دائیں کندھے پر ٹکائے اسکے کان کے قریب جھکی۔دارم نے یکدم چونک کر نظروں کا رخ پھیر کر حاجرہ کو دیکھا۔

"بات کیا ہے باس؟"ولیہ کے لہجے کی شرارت پر دارم نے بھنویں اچکائیں۔

"کون سی بات؟"اسکے سوال پر اس نے بھی سوال کیا۔

"بات معدے سے ہو کر دل پر لگ گئی ہے"اسکی شرارت میں ڈوبی بات کو وہ ایسے نظر انداز کر گیا جیسے واقعی کچھ نہیں۔

"کس کے معدے۔۔۔کیا بدہضمی ہو رہی ہے تمہیں۔۔میرے خیال سے بریانی میں ایسا کچھ نہیں تھا"دارم نے حتی المقدور لہجے کو سرسری رکھا۔مگر سنجیدہ چہرے کے ہمراہ جیسے وہ اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا حاجرہ سے چھپا نہیں رہ سکا۔

"بکواس نہ کرو۔۔ ہمارے لئے تو نہیں مگر تمہارے لئے اس بریانی میں بہت کچھ تھا۔" سیدھے ہوتے اسکے کندھے پر دھپ ماری۔

"اچھا مثلا۔۔وضاحت پلیز" محبوب نہ سہی محبوب کا ذکر ہی سہی۔

"مجھے چکر دے رہے ہو مجھے" وہ اپنی جانب انگلی کر کے حیرت سے بولی۔

"تمہیں کافی چکر چڑھ چکے ہیں۔ پہلے انہیں اتارو۔۔" اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑے ہوتے اب وہ ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا۔

"کھوج تو میں لگا کر رہوں گی" اس نے بھی دھمکی دی۔

دارم نے اسکے تلملانے پر قہقہہ لگایا۔ یہ پہلی بار تھا کہ وہ کسی طرح اسکے ہاتھ نہیں آرہا تھا۔ ورنہ وہ ہمیشہ ہر بات ایک دوسرے سے ڈسکس کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

ولیہ نے اپنے خیالون سے چونک کر دارم کو قہقہہ لگاتے دیکھا۔

"لگتا ہے ان کی کوئی سیٹنگ ہے" وہ ان دونوں کو آپس میں زیادہ باتیں کرتے دیکھتی تھی۔ باقی سب ہوتے تھے۔ مگر وہ دونوں زیادہ فرینک لگتے تھے۔

"مجھے کیا" اپنی بات پر خود کو سرزنش کی۔ اور مڑ کر اندر کی جانب چلی گئی۔

رات کی بھی تو تیاری کرنی تھی۔

رات میں وہ ہر چیز کو مصالحہ پہلے سے لگا چکی تھی۔

دارم نے انگیٹھی اور کھانے کی ٹیبل کا اہتمام باہر لان میں ہی کر دیا تھا۔

ایک جانب کرسیاں لگا کر وہ لوگ بیٹھے تھے اور انکے سامنے شہزاد اور ولیہ تیزی سے ہاتھ چلاتے۔ کباب،، تکے بنا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"باجی یہ دیکھو صحیح رکھیں ہیں نا" شہزاد سیخیں انگیٹھی پر رکھتے اس سے پوچھ رہا تھا۔

وہ کام والی دو لڑکیوں کے ساتھ مل کر تیزی سے سلاد کاٹ رہی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔بس اب ذرا آہستہ آہستہ پنکھی سے ہوا دیتے جاؤ۔۔آہستہ دینا تیز دو گے تو کوئلے کی راکھ ہوا میں زیادہ تیزی سے اڑے گی" اسے ہدایات دے کر وہ واپس اپنے کام میں مگن ہو گئی۔

جیسے سلاد کو اچھے سے سجا کر مڑی دارم اور اسکے کزنز انہی کی جانب آرہے تھے۔

"لاؤ بھئی شہزاد ہم بھی شہیدوں میں اپنا نام لکھوالیں" عالم نے اسکے ہاتھ سے پنکھی پکڑتے اسے جھلاتے ہوئے کہا۔

ولیہ جو دوسری جانب اور سیخیں تیار کر رہی تھی۔دارم کو اپنی جانب آتا دیکھ کر جھجھکی۔

www.novelsclubb.com

کوئی تصویریں لے رہا تھا اور کوئی سیخوں کی سیٹنگ میں موجود تھا۔

"سر آپ لوگ انجوائے کریں۔ہم ہیں نا کر لیں گے سب" ولیہ نے دارم کو اپنے قریب کھڑے دیکھ کر مصروف انداز میں کہا۔ایک سیخ اسکے سامنے سے اٹھا کر وہ بھی برتن میں موجود چکن کی بوٹیوں کو سیخوں پر لگانے لگا۔

"ہم انجوائے ہی کر رہے ہیں۔ایک نیا ایکسپیرینس ۔۔" دارم نے بھی مصروف سے انداز میں کہا

"آپ اتنا ہی کم بولتی ہیں یا ہمارے ساتھ آپ کو بات کرنا اچھا نہیں لگتا" ہاتھ روک کر سیخ پر چلتے ہوئے اسکے ہاتھ دیکھے جو سیخ کباب لگا رہے تھے۔وہ بھی ایک سیخ لے کر اسی کے انداز کو فالو کرنے لگا۔

اسکی بات پر چند لمحوں کے لئے ولیہ کے چلتے ہاتھ رکے۔

"انسان کو انہی لوگوں سے بات کرنی چاہیئے جو اس کے مقام اور مرتبے کے مطابق ہوں۔اگر اپنے مقام سے اوپر والوں سے بات کرتا ہے تو منہ کے بل گرتا ہے۔اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگر اپنے سے نیچے والوں سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہے تو لوگ اسے منہ کے بل گرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے" ولیہ کی بات پر وہ لحظہ بھر کو اسکی بات کی گہرائی پہ ششدر رہ گیا۔ اتنی سی عمر اور اتنا تجربہ۔

"اگر وہ اپنے مرتبے سے ہٹ کر لوگوں سے بات چیت نہیں کرے گا۔ تو میرا خیال ہے دنیا

پرکھنے کی صلاحیت سے محروم رہ جائے گا" دارم نے اسکی بات کو جھٹلایا۔ حالانکہ وہ اسکی بات میں چھپی حقیقت سے متفق ہوا تھا۔

ولیہ نے پہلی بار جھکی آنکھیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جو اپنی بات کے تاثرات اسکے چہرے پر دیکھا تھا۔ ولیہ کی نظریں بہت کچھ جتاتی سی تھیں۔

"سر جب انسان غریب ہو اور لاچار بھی تو وہ اس مقام پر رہتے ہوئے بھی دنیا کے بہت سے چہروں کو پرکھ لیتا ہے۔ بہت سے تجربے حاصل کر لیتا ہے۔ مگر یہ بات

محلوں میں رہنے والے نہیں جان پاتے" اس کا لہجہ طنزیہ نہیں سادہ سا تھا جیسے اپنا تجربہ بتا رہی ہو۔

"تو لوگوں کو پرکھنے کے فن سے آشنا ہیں آپ" دارم نے سراہا۔

"اپنے تئیں کوشش کرتی ہوں۔ مگر کون جانے کب کون کیسے بدل جائے۔ ساری کی ساری پرکھی ہوئی باتیں وہیں کی وہیں رہ جاتی ہیں، اسی لئے میں کسی کی ذات کے حوالے سے کسی کو کچھ نہیں بتاتی" اس سے پہلے کے دارم اسے کہتا کہ اسکے بارے میں کچھ بتائے۔ ولیہ نے جیسے اسے شٹ اپ کال دے دی۔۔

دارم متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا۔ اگر وہ اتنے مردوں کی بھیڑ میں دکان چلا رہی تھی تو کیسے اور کیوں چلا رہی تھی۔ دارم کو آج اس بات کا جواب مل گیا تھا۔ اللہ نے اسے اس قدر اعتماد سے نوازا تھا کہ وہ بڑے بڑوں کے چھکے اڑا دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

اور دارم کو پسند ہی ایسی مضبوط لڑکیاں تھیں۔ایسی لڑکیاں مقابل کو خود بخود اپنی جانب کھینچتی ہیں۔انہیں بننے سنورنے خود پر محنت کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ان کا مضبوط کردار مقابل کو چاروں خانے چت کر دیتا ہے۔

جیسے رفتہ رفتہ دارم ہو رہا تھا۔

دارم کو خاموش کروا کر اب وہ تندہی سے اپنا کام ختم کر رہی تھی۔

کھانے تک پھر ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔

کھانے کے بعد ولیہ اور شہزاد باقی ملازموں کے ساتھ چیزیں سمیٹ کر اندر جا چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

جبکہ وہ سب ابھی باہر ہی بیٹھے تھے۔

"یار کل قریب کے دریا سے مچھلی کا شکار نہ کریں" عالم کی بات پر فضا سب سے زیادہ ایکسائیٹڈ ہوئی۔

"واؤ گڈ آئیڈیا"

"میرا خیال ہے یہاں ایک تاریخی قلعہ ہے اس کی سیر کر کے آتے ہیں" فائقہ نے بھی مشورہ دیا۔

"ایسا کرتے ہیں پہلے قلعہ دیکھ آتے ہیں پھر وہیں سے مچھلی پکڑ کر وہیں پر پکا کر کھالیں گے۔" شاکر کے مشورے کی سب نے تائید کی۔

"بیٹر پلین" دارم نے بھی سراہا۔

"شہزاد اور ولیہ کو ساتھ لے جائیں گے" حاجرہ نے بھی مشورہ دیا۔

"ظاہر ہے تم نکمیوں کو مچھلی پکانے کا طریقہ کہاں آتا ہو گا؟" شاکر کی بات پر ان تینوں نے تیکھے چتونوں سے اسے دیکھا۔ باقی سب لڑکوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

www.novelsclubb.com

شہزاد چائے کے کپ لئے انکی جانب آیا۔

"جیتے رہو" طلحہ نے خوش ہو کر اسے دعا دی۔

"آجا یار ادھر ہی بیٹھ جا" عالم نے اسے بھی وہیں ایک خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تم چائے نہیں پیتے" شاکر نے سوال کیا۔

"نہیں سر اس وقت نہیں پیتا" اس نے متانت سے جواب دیا۔

"ولیہ کیا کر رہی ہے۔اس سے کہو ادھر ہی آجائے" حاجرہ کو اسکی کمی محسوس ہوئی۔اور یقینا دارم کو بھی۔اسے لگا حاجرہ نے اسکے دل کی بات کہہ دی ہے۔ایک اچٹتی نگاہ حاجرہ پر ڈالی اس نے شرارت سے آنکھ دبائی۔

اسکی شرارت سمجھ کر چہرے پر کھلنے والی مسکراہٹ کو اس نے بمشکل باقی سب سے چھپایا۔

www.novelsclubb.com

"باجی نماز پڑھنے چلی گئیں ہیں اپنے کمرے میں" شہزاد کی بات پر حاجرہ نے گہرا سانس لے کر جان بوجھ کر دارم کو دیکھا۔

ولیہ کے حوالے سے یہ چھیڑ چھاڑ اسے بہت اچھی لگ رہی تھی۔ زندگی میں پہلی بار وہ ایسے کسی جذبے سے واقف ہوا تھا۔

چائے ختم کرتے ہی دارم نے سب کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

"چلو یار ریسٹ کرو۔۔ پھر صبح جلدی اٹھنا ہے۔ شہزاد کل ہم یہاں قریب ای ایک قلعہ کو دیکھنے جا رہے ہیں۔ پھر مچھلی کے شکار کے لئے تو تم بھی تیار رہنا اور ولیہ کو بھی بتا دینا۔" دارم کی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اندرونی حصے کی جانب بڑھتے وہ سب اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے۔

---

www.novelsclubb.com

دارم دراوزہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔ اپنے پیچھے دروازہ بند کیا۔ لاک لگایا اور ریلیکس انداز میں بیڈ پر جا کر دھپ سے اس پر گرا۔۔

ولیہ نے جلدی جلدی نفل ختم کر کے سلام پھیرا۔ کمرے کے ایک کونے میں وہ نماز پڑھ رہی تھی۔ کمرے میں کسی کی موجودگی محسوس کر کے وہ گھبرائی۔ چاپ مردانہ محسوس ہوئی تو گبھراہٹ سوا ہوئی۔

سلام پھیرتے جیسے ہی بیڈ کی جانب پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھا دارم اوندھے منہ لیٹا نظر آیا۔

یکدم وہ جاء نماز سے اٹھی۔ خاموشی میں کسی کے کپڑوں کی سرسراہٹ محسوس کرتے دارم لیٹے لیٹے ہی سیدھا ہوا۔

سامنے نماز کے سٹائل میں دوپٹہ لپیٹے ولیہ کو حیرت اور دہشت بھری نظروں سے دیکھتے پایا۔

www.novelsclubb.com

جھٹکا کھا کر اپنی جگہ سے اٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آ۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔" حیرت اور دہشت کی جگہ اب اشتعال نے لے لی تھی۔

"سوری۔۔۔ میم یہ میرا روم ہے" یکدم دارم کو بات سمجھ آئی تو اعصاب ریلیکس ہوئے۔رہائشی حصے خاص کر کمروں کی سجاوٹ کرتے یہ دارم کا ہی مشورہ تھا کہ سب کمروں کی سیٹنگ، سٹائل۔۔ حتیٰ کہ فرنیچر بھی ایک سا ہو۔۔ کبھی کبھی آنے والے واقعی پریشان ہو جاتے تھے کہ کون سا کس کا کمرہ ہے۔اور ولیہ کے ساتھ بھی یہی ہوا۔

"لیکن یہ روم تو آپ نے مجھے دیا تھا" وہ اب بھی بے یقین کھڑی تھی۔

"نہیں میم یہ روم نہیں تھا۔معذرت اصل میں سب رومز یہاں ایک جیسے ہیں۔ لہذا غلطی آپکی بھی نہیں اور غلطی میری بھی نہیں" اس نے گویا اسے سمجھایا۔

ولیہ کے بھی تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایک منٹ" وہ اسے وہیں کھڑے ہونے کا کہہ کر الماری کی جانب بڑھا۔

"یہ دیکھئے۔" الماری کھولی تو سامنے مردانہ کپڑے پڑے تھے۔ ولیہ کو یاد آیا وہ بھی کمرے سے نکلنے سے پہلے اپنا بیگ اور ہینڈ بیگ الماری میں رکھ آئی تھی۔ اسی لئے اندر آتے اسے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی کہ جس کے باعث وہ چونکتی۔ تھکی ہوئی تھی اسی لئے جلدی جلدی وضو کر کے باہر نکلی کہ کہیں سستی کے چکر میں نماز نہ نکل جائے۔

"آئم سوری" وہ شرمندگی سے بولی۔

"یو شڈ بی" دارم کی بات پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ امید کر رہی تھی کہ وہ اٹس اوکے کہے گا۔ جتنا کلچرڈ وہ اسے لگا تھا اس لمحے انتہائی بدتہذیب لگا۔

"کمرے میں آنے پہ نہیں بلکہ مجھے بداعتماد سمجھنے پر" دارم کی بات پر اس نے ہونٹ بھینچے۔

"میں مانتا ہوں کہ ہم اجنبی ہیں۔۔ مگر اتنا گیا گزرا ہوں کہ آپ نے یوں بے اعتباری ظاہر کی" دارم کے لہجے میں ہلکا سا شکوہ تھا۔

ولیہ سے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

"اگین سوری"

"ولیہ میں امیر ضرور ہوں مگر عیاش امیر نہیں۔ امید ہے یہ بات آپ جیسی چہرہ شناس سمجھ چکی ہو گی" پہلی بار اس نے ولیہ کے سامنے شاید اس کا نام لیا تھا۔ یا اتنی توجہ سے ولیہ نے پہلی بار اسے اپنا نام لیتے سنا تھا۔

اب کی بار وہ کچھ بھی کہے بنا باہر نکلی۔ دارم اسکے پیچھے آیا۔ ایک ہاتھ سے اسے روکا۔

www.novelsclubb.com

پھر چند قدم اس کے آگے چل کر اسکے کمرے کا دروازہ کھول کر ایک جانب ہوا۔

اسے اندر جانے کا اشارہ کرتے خود تیزی سے اسکی جانب سے نکلتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ولیہ اسکے ری ایکشن پر حیران تھی۔وہ اسکی کیا لگتی تھی جس کی کہی بات پر وہ یوں مایوس ہو کر اس سے ناراض سا ہو گیا تھا۔

ولیہ آنکھ لگنے تک یہی سوچ جا رہی تھی۔

اگلے دن صبح وہ سب تیار تھے۔دارم معمول سے ہٹ کر سنجیدہ تھا۔ولیہ نے پرنٹڈ سادہ سی شلوار قمیض پر انہی رنگوں سے ہم رنگ دوپٹہ چادر کی طرح لے رکھا تھا۔

دارم نے حاجرہ کو کچھ کہہ کر ولیہ کی جانب بھیجا جو شہزاد کے ساتھ کھڑی باتوں میں مصروف تھی۔

"تم دونوں ہمارے ساتھ آجاؤ" حاجرہ نے ولیہ کے قریب آتے مزے سے اسکا بازو اپنی قید میں لیتے اسے ساتھ چلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ولیہ کوئی بھی پس و پیش کیئے بنا خاموشی سے اسکے ساتھ چلنے لگی۔

گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ولیہ اور شہزاد جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر دارم اور اسکے ساتھ حاجرہ بیٹھی تھی۔

سب گاڑیاں ایک ایک کر کے آگے پیچھے چل پڑیں۔ سب سے آگے دارم کی گاڑی تھی۔

"ولیہ تمہاری ایجوکیشن کیا ہے؟" وہ حاجرہ ہی کیا جو بولے بنا رہ سکے۔

"پرائیوٹ بی اے" ولیہ نے مختصر جواب دیا۔

"آگے ایم اے کا کیوں نہیں سوچا؟" ایک اور سوال۔

"معاش کی فکر علم کی فکر سے زیادہ تھی۔ اسی لئے کسی ایک کشتی کا سوار ہونا پڑا"

www.novelsclubb.com

ولیہ کی بات پر سن گلاسز کے پیچھے چھپی دو نظروں نے بڑے غور سے اسے دیکھا۔

عجیب فلسفی لڑکی تھی۔ چھوٹی سی بات میں بھی

اتنی بڑی بات کر جاتی تھی کہ بندہ سوچتا ہی رہے۔

"یار تم میں بہت ٹیلنٹ ہے۔ میں صرف کوکنگ کی بات نہیں کر رہی۔۔ تم۔۔ تم بہت بڑی بڑی باتیں کر جاتی ہو" حاجرہ نے ایک بار پھر دارم کے ان کہے الفاظ کو زبان دی۔

"علم صرف کتابوں میں ہی ہوتا تو۔۔ پڑھے لکھے جاہل اس معاشرے میں نظر نہ آتے" ولیہ نے ہنکارا بھر کر کہا۔ وہ بھی تو ایسے ہی معاشرے کے بیچ تھی۔ جہاں پڑھے لکھے لوگ بھی ہمہ وقت اسے کچھ کرنے نہیں دے پا رہے تھے۔

"میں امید کرتی ہوں۔۔ ہم دوبارہ پھر کبھی ضرور ملیں۔" حاجرہ نے صاف گوئی سے کہا۔

"آپ بہت اچھی ہیں۔" ولیہ نے ہولے سے مسکرا کر اعتراف کیا۔

"ارے یار تم خود اتنی اچھی ہو۔۔کیوں دارم؟"یکدم حاجرہ نے اسے جواب دیتے دارم کو انوالو کیا۔گلاسز آنکھوں پہ ہونے کے باعث وہ اسکی گھوری سے فیض یاب نہیں ہو سکی۔

"انسان کی اچھائی اسکے چہرے پر نہیں لکھی ہوتی۔یہ کل رات مجھے اندازہ ہوا ہے۔"دارم نے بات کو گھما کر جس بات کا حوالہ دیا وہ ولیہ کو بہت اچھے سے سمجھ آگیا۔چونک کر بیک ویو مرر مین دیکھا۔مگر ہائے رے یہ سن گلاسز۔۔۔۔

ولیہ نے سرعت سے آنکھیں پھیریں۔۔مگر وہ اسکی نظروں کی چوری بڑے آرام سے پکڑ چکا تھا۔

حاجرہ اپنی شرارت کا اتنا بے تکا جواب سن کر بدمزہ ہوئی۔

گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ سب پرانے قلعہ پہنچ چکے تھے۔کھنڈرات میں یہ بھی ایک شاہکار ہی تھا۔خوف بھی آرہا تھا مگر عجیب سی کشش بھی رکھتا تھا۔

سب گاڑیوں سے نکل کر ٹولوں کی صورت اس قلعہ کی جانب بڑھے۔حاجرہ اور ولیہ کے پیچھے فضا اور فائقہ تھیں۔جبکہ شہزاد دارم اور عالم انکے آگے اور شاکر اور طلحہ انکے پیچھے تھے۔

"یار یہ کتنا خوبصورت لیکن خوفناک ہے" فضا اس جگہ کی خوبصورتی کو سراہتی آگے بڑھ رہی تھی۔ بڑے بڑے پتھر۔۔ کمرے دالان۔۔۔

"کاش کہ ان جگہوں کی صحیح سے مرمت کروائی جاتی تو یہ جگہ ٹورئسٹ کے لئے بہترین اٹریکشن بن جاتی" دارم نے بھی اسے سراہتے افسوس سے کہا۔

"یہی تو المیہ ہے ہم نے ملک تو لے لیا مگر اپنی جگہوں سے محبت نہ کی نہ ہی ان کا خیال رکھا۔" عالم کی بات پر سب نے اتفاق کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا یہاں شہزادے اور شہزادیاں بھی رہتے ہوں گے" ولیہ کی بات پر حاجرہ نے بھی انہیں دیکھا۔دارم کو اس جگہ کی ہسٹری کا کافی علم تھا۔

"جی بالکل۔یہ بادشاہوں کے ہی بنائے ہوئے ہیں اور یہاں انکی اولادیں یعنی شہزادے اور شہزادیاں بھی رہتے تھے۔" دارم نے سہولت سے اسکی بات کا جواب دیا۔

ایک مین ہال میں آکر وہ سب گول دائرے کی سی صورت میں کھڑے اس جگہ کی خوبصورتی کو دیکھ رہے تھے۔

"میں نے سنا ہے کہ جب آرکیٹیکٹ اس وقت میں ایسے شاہکار تعمیر کرتے تھے تو بادشاہ ان کو مروا دیتے تھے۔" ولیہ تجسس کے مارے ایک اور سوال کر رہی تھی۔ وہ اتنی کم گو تھی کہ اسکے سوال پر دارم حیران تھا۔

"ہاں یار مین نے بھی کچھ ایسا ہی سنا ہے" فضا نے بھی اسکی تائید کی۔

"جی ایسا ہی ہوتا تھا۔ان فیکٹ اس دور میں لوگ اتنے مغرور اور خود کو نعوذ باللہ خدا سمجھتے تھے کہ وہ اپنے جیسی چیز کسی اور کی برداشت نہیں کرتے تھے۔ان کا یہی

خیال ہوتا تھا کہ بس جو ہمارے پاس ہے اس جیسا کسی اور کو رکھنے یا بنانے کی ہمت نہ ہو۔۔بس اسی زعم میں نہ صرف آرکیٹیکٹس کو بلکہ ککس تک کو مار دیتے تھے۔

اگر آپ اس دور مین ہوتیں تو یقینا اپنے شاہکار کھانوں کے بعد کسی بادشاہ کے کہنے پر آپ کو مروا دیا جاتا" دارم نے جس سنجیدگی سے بات شروع کی تھی اختتام ہرگز سنجیدگی پر نہیں تھا۔

ولیہ نے پہلی بار اسکی بات پر منہ بنایا۔

کچھ دیر وہاں گزارنے کے بعد وہ لوگ مچھلی پکڑنے کی غرض سے دریا پر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

سب مچھلی پکڑنے کے فن کو انجوائے کر رہے تھے۔ جبکہ ولیہ ان سے ذرا فاصلے پر دریا کے قریب ایک بڑے سے پتھر پر براجمان تھی۔ گھٹنوں پر بازو رکھے وہ نجانے کس سوچ میں تھی۔

کچھ دیر بعد اسے اپنے قریب آہٹ کا احساس ہوا۔

بلیو جینز اور ہلکی اسکن سی ٹی شرٹ پہنے دارم بھی اسکے برابر تھوڑے فاصلے پر بیٹھا۔

ولیہ نے چہرہ موڑ کر اسکی جانب دیکھا جو اسکی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بھی نہیں تھا۔ عجیب بے نیاز بھی رہتا تھا اور نہیں بھی۔

www.novelsclubb.com

ولیہ نے چہرہ واپس موڑا۔

"مجھے آپکا رات کا رویہ سمجھ نہیں آیا" ولیہ نے نہ چاہتے ہوئے بھی بات کا آغاز کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پھر بھی آپ کو برا لگا تو معذرت۔ مگر انسان انجان لوگوں پر یک دم اعتبار نہیں کرتا" ولیہ نے دھیرے سے بہت کچھ سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں نے رات مین بھی آپ کو کہا تھا آپ جیسی چہرہ شناس کو یہ بات سمجھ لینی چاہئیے تھی۔ بہر حال مجھے برا اسی لئے لگا کہ میں ایک پورا دن آپکے سامنے رہا۔ کیا میں نے کوئی غلط حرکت۔۔ کوئی غلط نظر آپ پر ڈالی؟" ولیہ نے اسکے سوال پر ہولے سے سر نفی میں ہلایا۔

"میری حیرانگی سے آپ کو سمجھ جانا چاہئیے تھا کہ مجھے بھی اس سچوئیشن کا اندازہ نہیں ہوا۔ خیر چھوڑیں" دارم بات کلئیر کرتے کرتے موضوع ہی بدل گیا۔

"آپکی کوکنگ دیکھنے کے بعد میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے بہتر انداز میں پروفیشن بنائیں" دارم جو کہنا چاہتا تھا اس مدع پر آیا۔

"میرے پاس جو ذرائع تھے ان کو بروئے کار لا کر میں فقط اس کو اسی حد تک پروفیشن بنا سکتی تھی" ایک گہری سانس خارج کر کے اس نے کہا۔

"اگر میں آپ کو کچھ آپشنز دوں؟" اس نے بات کرتے اسے سوالیہ نظروں سے جانچا۔

"مثلاً؟" اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"اگر میں آپ کو ایک شاپ بنا کر دیتا ہوں۔ پیسہ فی الحال میں لگاؤں گا۔ آپ شہزادا اور اسی طرح کے چند لڑکے جو آپکی شاپ پر بھی ہین انہیں کھانا پکانے میں ٹرینڈ کر دیں۔ پھر کیٹرنگ کا کام وہ سنبھالیں گے اور آپ صرف آرڈرز لے کر مینیوسیٹ کریں گی۔ اور مختلف ایونٹس اور ہماری کلاس کی شادیوں میں آپ کو ان میں کرواؤں گا" دارم کی بات پر وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا۔

"لیکن آپ یہ اتنا پیسہ کیوں لگائیں گے؟" ولیہ نے حیران ہوتے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیونکہ میرے پاس بہت فالتو پیسے ہیں سوچا تھوڑے سے آپ کو دے کر ثواب کماؤں" دارم کی سنجیدہ بات میں چھپے مذاق کو سمجھ کر ولیہ کے تاثرات بگڑے۔

"محترمہ آپ جو بھی کمائیں گی اس کا ففٹی پرسنٹ میں رکھوں گا اور ففٹی آپ" دارم کی بات پر وہ تھوڑا پر سکون ہوئی۔

"مجھے آپ صرف یہ بتائیں کہ آپ ان لڑکوں کو کتنی دیر تک اپنے جیسا ٹرینڈ کر سکتی ہیں۔ شہزاد تو پہلے سے ہی ہے۔" دارم کی بات پر وہ اپنے مخصوص انداز میں مسکرائی۔

"شہزاد کے علاوہ میری شاپ پر جتنے لڑکے ہیں۔ وہ کافی ٹرینڈ ہیں۔ اور مزید مجھے پندرہ دن میں وہ اور بھی ٹرینڈ ہو جائیں گے۔" ولیہ کی بات پر اس نے ہولے سے سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دیٹس گریٹ۔۔ میں چند دنوں میں ایک اینویل ڈنر ارینج کروا رہا ہوں۔ اپنے گھر آپ وہاں آکر پہلا ایونٹ ارینج کریں۔۔" دارم نے اسے پہلی آفر بھی کر دی۔

"اس کا ففٹی پرسنٹ بھی آپ رکھیں گے؟" دارم کے نرم سے لہجے نے ولیہ کو باور کروایا کہ وہ برا انسان نہیں۔ اور پھر جب اس نے نئے جہانوں کو دریافت کرنے کے لئے اسکا سہارا لینا ہے تو پھر خواہ مخواہ کی روڈنیس دکھانے کا کیا فائدہ۔

اسکے سوال پر دارم کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ بکھری۔

"نہیں وہ سب کا سب آپکا ہو گا۔ ہاں شاپ اوپن ہونے کے بعد میں کوئی رعایت نہیں دوں گا۔" اس نے مصنوعی سرزنش کی۔

"مچھلی پکڑی جا چکی ہے۔ اب آپ ہمیں اپنے اچھے سے کھانے سے انٹرٹین کریں" دارم نے دائیں جانب دیکھتے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔

شام تک ان سب نے واپسی کی راہ لی۔

مگر سائرہ کی بات ولیہ کے لئے سچ ثابت ہوئ تھی۔یہاں آنا اسکے لئے قسمت کے نئے دروازے کھول گیا تھا۔

واپس آکر ولیہ نے سائرہ کو دارم سے ہونے والی سب گفتگو بتائ۔

"میں نے کہا تھا نہ ولیہ یہ ایک دم سے ایک انجان راستے پر چلنے کا حکم آنا ایسے ہی نہیں تھا" سائرہ نے مسکراتے ہوئے اسے کہا۔

"ہاں اماں۔ میں تو سمجھتی تھی یہ بڑی گاڑیوں والے ہوتے ہی مغرور ہیں۔ مگر اماں وہ سب بہت اچھے ہیں۔۔احساس ہی نہیں ہوا کہ پہلی بار ان سے مل رہی تھی۔" ولیہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔ جیسے ابھی بھی وہیں ہو۔

"ہاں بیٹا مگر ان سے تعلق بڑی سوچ سمجھ کر بناتے ہیں۔ یہ اوپر لے جانے والے نیچے بھی اسی تیزی سے پھینکتے ہیں۔ تو بس ہوشیار رہنا" سائرہ ابھی تھوراڈری

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئیں تھیں۔اور پھر ولیہ لڑکی ذات تھی۔وہ جانتی تھیں کہ اسے اپنی حدود کا علم ہے مگر کسی دوسرے کو تو نہیں پتہ ہوتا نا۔

ولیہ نے چند ہی دنوں میں ان سب لڑکوں کو کافی حد تک کوکنگ میں ٹرینڈ کر دیا تھا۔

وہاں سے آنے کے کچھ دن بعد دارم کی ولیہ کو کال آئی۔

" کیسی ہیں "سلام دعا کے بعد وہ گویا ہوا۔

"جی الحمدللہ آپ سنائیں "ولیہ اس بار کافی شائستگی سے پیش آئی۔

"اس ویک اینڈ پہ ڈنر ہے تو میں چاہ رہا تھا آپ ایک بار میرے گھر آکر کچن اور لان کا جائزہ لے لیتیں تاکہ کھانے پینے کی چیزوں کو کیسے رکھنا ہے اس کا اندازہ بھی ہو جاتا۔اور مینیو بھی بیٹھ کر ڈیسائیڈ کر لیتے "دارم کی بات پر وہ چند لمحوں کو سوچ میں پڑی۔

www.novelsclubb.com

"میں کل گاڑی بھجوا دیتا ہوں آپ پہلے آفس آ جائیں وہاں سے شہزاد کو ساتھ لے کر میں آپ کو گھر بھی دکھا دیتا ہوں" دارم اسکی شش و پنج سے کسی قدر واقف تھا۔ یقیناً وہ اکیلے نہیں جانا چاہتی تھی۔اسے بنا جتائے دارم نے فوراً حل نکالا۔

"جی ٹھیک ہے "اب کی بار وہ آرام سے مان گئ۔

"چلیں پھر کل ملاقات ہو گی۔"دارم نے الوداعیہ کلمات کہہ کر فون بند کر دیا۔

ولیہ اس وقت دکان پر ہی موجود تھی۔جب تک نیا کام نہ چل پڑتا دلاور نے اسے ابھی دکان ختم نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔وہ بھی سمجھ گئ تھی۔ اتنا اندازہ تو ہو گیا تھا کہ کوئ بھی بزنس یکدم نہیں چل پڑتا۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن دوپہر کے بعد دارم نے اپنی گاڑی بھجوا دی۔گاڑی کا نمبر اور کلر وہ پہلے ہی بتا چکا تھا۔ولیہ نے دلاور کو پڑھا دیا۔دلاور اسے گاڑی تک چھوڑنے آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ دیر میں بعد گاڑی ایک شاندار سی بلڈنگ کی پارکنگ کی طرف مڑی۔

ولیہ اس وقت اپنی مخصوص بڑی سی چادر میں موجود تھی۔

گاڑی پارک کرنے سے پہلے ہی ڈرائیور نے کسی کو فون کیا۔کچھ دیر بعد اسے شہزاد گاڑی کی جانب آتا دکھائی دیا۔

وہ گاڑی سے اتری۔

" کیسی ہیں باجی "وہ مسکراتے ہوئے اسے لئے آگے بڑھا۔

" بالکل ٹھیک تم سناؤ"وہ بھی خوشدلی سے بولی۔

"پڑھائی کیسی چل رہی ہے۔تم نے کچھ دنوں سے گھر کا چکر نہیں لگایا۔

www.novelsclubb.com

اماں تمہیں بہت پوچھ رہی تھیں "وہ محبت بھرے لہجے میں بولی۔دلاور اور شہزاد کی روٹین تھی کہ وہ روزانہ رات میں گھر جانے سے پہلے اسکے گھر آتے سائرہ کو سلام دعا کرنے کے بعد کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو ضرور پوچھ کر جاتے۔

"بس باجی آج آؤں گا۔آپ سے تو روز ملاقات ہو جاتی ہے۔چیزیں سیکھتے ہوئے۔ اصل میں آجکل پڑھائی مین زیادہ مصروف ہوں۔کیونکہ ویک اینڈ پہ تو ہم سر کے گھر بزی ہوں گے۔اسی لئے سوچا پڑھائی کا حرج نہ ہو۔تو ان دنوں وہ کوور کر رہا ہوں"شہزاد مختلف راستوں سے ہوتا اسے لئے ایک کمرے کے دروازے تک آیا۔

"سر کا آفس "دروازہ کھولنے سے پہلے اس نے بتایا۔

پہلے دروازے پر دستک دی۔ کم ان کی آواز پر وہ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔

دارم انہیں اندر آتا دیکھ کر اپنی سیٹ سے کھڑا ہو گیا۔ولیہ نے دھیرے سے سلام کیا۔ جس کا دارم نے خوشدلی سے جواب دیا۔

"پلیز آئیے"دارم نے ایک کرسی کی جانب اسے اشارہ کر کے بیٹھنے کا بولا۔

دارم کی آنکھوں میں ایک مخصوص چمک تھی۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ میرے کہنے پر ایک بار پھر آپ میرے سامنے حاضر ہیں" شہزاد اسے بیٹھتا دیکھ کر جا چکا تھا۔

"نہیں شکریہ آپ کا کہ آپ نے مجھے اتنا اہم موقع دیا۔ مجھ پر اور میری صلاحیتوں پر اعتماد کیا۔" ولیہ صاف گوئی سے بولی۔

"آپ کی تقریب میں انداز کتنے بندے ہوں گے؟" ولیہ نے پروفیشنل انداز میں سوال کیا۔

"یہی کوئی لگ بھگ ڈیڑھ سو۔ میں بہت بڑی گیدرنگ نہیں رکھتا۔ بس میرے آفس کے ورکرز ہوں گے اور کچھ دوست" کرسی کے بازوؤں پر ہاتھ ٹکائے وہ اسے تفصیل بتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس وقت آفس کے فارمل حلیے میں وہ ان فارمل سے دارم کی نسبت اور بھی خوبصورت اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ ولیہ نے دل میں اسے سراہا۔

کچھ ہی دیر میں شہزاد چائے کے کپ کی ٹرے تھامے آفس میں داخل ہوا۔

"ارے جیو یار" دارم خوشدلی سے بولا۔ایک کپ اس نے ولیہ کے آگے اور ایک دارم کے آگے رکھا اور پھر سے چلا گیا۔

"پلیز" اسے ہاتھ پر ہاتھ دھرے دیکھ کر دارم نے چائے پینے کا اشارہ کیا۔

"آپکے گھر کے کتنے لوگ ہوں گے ؟" ولیہ نے ایک بار سلسلہ پھر سے وہیں سے جوڑا۔۔

"میرے گھر کے صرف میں۔اور میرے مام اینڈ ڈیڈ ہوں گے۔ہماری بہت لمبی چوڑی فیملی نہیں ہے۔ایک بھائی اور بھابھی ہیں وہ باہر ہوتے ہیں اور یہاں پر ہم تین" دارم کی بات پر اس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

www.novelsclubb.com

شام کا وقت تھا۔ ولیہ چونکہ دارم کے گھر تھی لہذا دلاور نے سوچا کہ دکان شام میں جلد بند کر دے گا۔ اس نے بھی کسی ضروری کام سے جانا تھا اور وہ پہلے ہی ولیہ کو بتا چکا تھا۔ ولیہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔

ابھی وہ دکان پر سے سب چیزیں سمیٹ رہا تھا کہ جماعت کا ایک بندہ دکان کے اندر داخل ہوا۔

دلاور نے اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی اور اپنے کام مین مصروف رہا۔

وہ شخص اب دلاور کے قریب آچکا تھا۔

اسکے کندھے پر ہاتھ جمایا۔

www.novelsclubb.com

"تیری بہن آجکل بڑی اونچی اڑان اڑ رہی ہے۔ باس کا حکم آیا ہے کہ اسے کہہ ذرا زمین پر ہی رہے۔۔۔ ورنہ ہمیں پر کاٹنے بڑے اچھے سے آتے ہیں" اپنی کالی سرمے سے بھری آنکھوں کو نچاتے وہ دلاور کا خون خشک کر رہا تھا۔

"دیکھو تمہیں بھتے سے غرض تھا ہم وہ دینے پر راضی ہو گ ئے۔اب ہم اپنی ذاتی زندگی میں کیا کر رہے ہیں۔ تم لوگوں کو اس سے مطلب نہیں ہونا چاہئیے"

دلاور نے دل کڑا کر کے اپنا دفاع کیا۔

اسکے جواب پر اس شخص نے دلاور کے کندھے پر اپنی گرفت مضبوط کی۔

پان کی پیک اسکے پاؤں کے قریب پھینکتے۔۔لال انگارہ آنکھوں سے دلاور کے ایسے دیکھا جیسے کچا چبا جائے گا۔

"تیری تو۔۔۔"اسکے کندھے کو زور سے جکڑا۔دکان پر کام کرنے والے لڑکوں کو انکے درمیان کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا۔سب اسکے گرد گھیرا ڈالے کھڑے کڑی نظروں سے اب اس بندے کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

جیسے آنکھوں سے اشارہ کر رہے ہوں چھوڑو دلاور کو۔

اس نے ان سب کی جانب دیکھتے دلاور کو مارنے کا ارادہ ترک کیا۔

"دیکھ پیارے۔۔۔تیری بہن پر تو اپنے باس کا دل آگیا ہے۔۔اب پریشان نہ ہو۔۔ اسے عزت بنائے گا۔۔بس تو یہ پیغام اسکی ماں کو دے دیو۔۔۔آگے ہم جانیں اور ہمارا کام۔اور ان اگر اسے ان بڑی گاڑیوں کا شوق ہے تو آج کے آج لائن لگا دیں گے۔

بس وہ ہماری لائن پہ آجائیں "آخر میں ایک آنکھ دبا کر خباثت سے جو بات کا حوالہ وہ دے کر گیا دلاور کا خون کھول اٹھا۔ مگر کبھی جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا۔

اپنی بات کا اثر دلاور کے چہرے پر دیکھ کر بے ڈھنگا قہقہہ لگا کر سامنے پڑی ٹیبل کو ٹھوکر مار کر وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

"بھائی آپ ٹھیک ہو "سب لڑکے دلاور کے گرد جمع تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔ہاں۔۔ میں ٹھیک ہوں" اس نے ان سب کو تو تسلی دلا دی۔ مگر وہ اندر سے اس لمحے بے حد پریشان تھا۔

اب اسکے لئے ناگزیر ہو گیا تھا کہ وہ کسی بڑے کو اس سب کے بارے میں باخبر نہ کرتا۔ دکان بند کرتے اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ آج رات اپنے باپ سے اس سب کا ذکر کرے گا۔

وہ تینوں اس وقت دارم کے گھر موجود تھے۔ وہ انہیں لئے گھر کے پچھلی جانب بنے لان کی طرف آیا۔

www.novelsclubb.com

ایک ایک چیز سے انتہائی خوبصورتی ٹپک رہی تھی۔

"آپکے پیرنٹس گھر پہ نہیں" ولیہ کو گھر میں بے حد خاموشی لگی۔

"نہیں وہ دونوں اپنے اپنے کام میں بزی ہوتے ہیں۔ ممی تو سوشل ورکر ہیں اور میرے فادر کا اپنا بزنس ہے۔تو وہ دونوں اس وقت اپنے آفس میں ہی ہوتے ہیں" وہ تفصیل سے ولیہ کو بتا رہا تھا۔

"جی جناب تو یہ میرا لان ہے۔سب ارینجمنٹ یہیں پر ہو گا۔۔ میں چا رہا تھا ایک چاکلیٹ فاؤنٹین یہاں پر ارینج کیا جائے۔اور سیلڈ کا ٹیبل الگ سے یہاں سیٹ ہو" دارم نے دو مختلف جگہوں کی جانب اشارہ کیا۔ولیہ خاموشی سے ساری جگہ کا جائزہ لے رہی تھی۔ پھر ایک جانب جہاں وائیٹ ٹیلوپ لگا تھا اس طرف بڑھی۔

"چاکلیٹ فاؤنٹیں اگر یہاں سیٹ کریں تو کیا خیال ہے۔۔کیونکہ آپ جس جانب کہہ رہے ہیں۔وہاں بیک گراؤنڈ مین سب ڈارک کلرز کے پھول ہیں۔اور چاکلیٹ کا کلر بھی ڈارک ہے تو وہ بیک گراؤنڈ دب جائے گا۔وائیٹ ٹیلوپس کے اوپر وائٹ لائٹس لگا دیں۔اور سامنے چاکلیٹ فاؤنٹیں نصب کروا دیں تو دونوں ایک دوسرے کو کامپلیمینٹ کریں گے۔اور سیلڈ بار کو اگر اس لان امبریلا کے

نیچے ارینج کر دیں تو بڑا ٹریڈیشنل سا بار کا لک آئے گا" اس نے سامنے ہی ایک جانب موجود لان امبریلا کو دیکھ کر کہا۔

"ونڈرفل آئیڈیا۔۔ کیا خیال ہے شہزاد" دارم نے اسکی سوچ کو سراہا۔ اور ساتھ ہی شہزاد کو شامل گفتگو کیا۔

" باجی بہتر جانتی ہیں۔ یقیناً صحیح کہہ رہی ہیں" شہزاد نے اسکی ہاں مین ہاں ملائی۔

"آپ میں تو ایونٹس کو ڈیکوریٹ کرنے کی سینس بھی موجود ہے" دارم نے صاف گوئی سے کہا۔

"چلیں یہ تو ڈن ہو گیا۔ اور مینیو کی لسٹ آپکے پاس موجود ہے نا؟" دارم کے سوال پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں پھر آئیے تھوڑی سی آپ دونوں کی خاطر مدارت کر دیں" دارم کی بات پر اس نے سہولت سے انکار کیا۔

"نہیں پلیز۔آپ اب ہمیں گھر بھجوادیں۔ویسے بھی چائے تو آپکے آفس میں پی لی تھی۔اور میں کھانے پینے کی اتنی شوقین نہیں۔سو پلیز آپ اب ہمیں بھجوادیں" ولیہ نے رات کے سائے گہرے ہوتے دیکھے تو کہا۔

"پلیز اس طرح اچھا نہیں لگتا"

"نہیں سر باجی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔بس اب ہم چلتے ہیں" شہزاد نے بھی سہولت سے منع کیا۔

"چلو پھر میں چھوڑ آتا ہوں" دارم مان ہی گیا۔

"نہیں پلیز آپ ڈرائیور سے کہہ کر ہمیں بھجوادیں۔آپ اب کہاں ہمیں اتنی دور چھوڑنے جائیں گے" ولیہ کی بات پر وہ ہولے سے مسکرایا۔اب اسے کیا بتاتا کچھ دیر مزید اسکی ہمراہی کے خیال سے ہی تو وہ یہ سب کہہ رہا ہے۔

"اٹس اوکے۔۔۔آپ آئیے پلیز" دارم کے قطعیت بھرے انداز پر وہ اب خاموش ہو گئی۔

"آپا کیا ان کا گھر۔۔انکے فارم ہاؤس کی طرح ہی خوبصورت اور بڑا ہے؟" رات میں وہ اور یمنہ جب لیٹی باتیں کر رہی تھیں۔تب یکدم یمنہ نے پوچھا۔وہ دارم کے بارے میں سب کچھ یمنہ اور ماں کو بتا چکی تھی۔

"نہیں میری جان۔اتنا بڑا تو نہیں ہے۔ہاں مگر کافی بڑا اور خوبصورت ہے" ولیہ نے سادے سے لہجے میں بتایا۔اس کا اشتیاق دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے اسکے بالون میں دھیرے سے انگلیاں پھیر رہی تھی۔وہ اور یمنہ ایک ہی کمرے میں سوتی تھیں۔جبکہ سائرہ کے پاس مصطفی ہوتا تھا۔

"آپا اللہ نے اتنی ناانصافی والی تقسیم کیوں کر رکھی ہے" اب کے یمنہ کے لہجے میں مایوسی سی تھی۔

"ہشت۔۔ایسے نہیں کہتے۔۔۔دیکھو میری شہزادی جیسے ٹیچر کے لئے سب اسٹوڈنٹ برابر ہوتے ہیں۔۔ مگر امتحان میں جب ہم سوالون کے جواب لکھتے ہیں تو ہر اسٹوڈنٹ کے ایک جیسے نمبر نہیں آتے۔۔کیا تب ہم استاد سے جا کر لڑتے ہیں کہ اسکے نمبر زیادہ کیوں اور میرے کم کیوں۔۔۔اسی لئے نا۔۔کہ ہم جانتے ہیں کہ ہو سکتا ہے ہم نے جو جواب لکھا ہو وہ استاد کے معیار پر اس طرح پورا نہ اتر سکا ہو جیسے دوسرے اسٹوڈنٹ کا ہو۔ تو پھر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے یہ تقسیم کیوں اور کسی لئے کر رکھی ہے۔

www.novelsclubb.com

بس یہ یاد رکھو کہ کچھ لوگوں کو اللہ دے کر آزماتا ہے کہ وہ اسکی دی گئی نعمتوں اور پیسے کا استعمال کیسے کرتے ہیں۔ جبکہ کچھ کو نہ دے کر آزماتا ہے۔ کہ وہ اپنے معیار

کی زندگی حاصل کرنے کے لئے صحیح راستے کا انتخاب کرتے ہیں یا غلط کا۔۔ سمجھ رہی ہو نا" ولیہ کے پوچھنے پر یمنہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

"بس یہ یاد رکھنا ہے کہ ہم اللہ کے بتائے راستے کے مطابق جدوجہد کریں۔۔ اگر یہ جدوجہد زندگی سے نکل جائے نا۔ تو یمنہ۔۔ ہماری زندگیوں میں بے سکونی بڑھ جائے۔ بڑے اور امیر لوگوں میں بے سکونی اسی لئے زیادہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے پاس سب ہوتا ہے۔ کوئ مقصد اور اس کا حصول ایسا نہیں ہوتا جس کے لئے انہیں محنت کرنا پڑے۔ تو بس وہ اپنا پیسہ ادھر ادھر اڑاتے ہیں۔ اور بے سکونی سمیٹتے ہیں۔" ولیہ کی باتون کو وہ کسی حد تک سمجھ سکی تھی کسی حد تک نہیں۔

"آپا۔۔ آپکے پاس ان کی تصویر ہے؟" یمنہ چند پل خاموش رہنے کے بعد ایک اور سوال اٹھا چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں کیوں ان کی تصویر رکھوں ؟"یمنہ کے سوال پر یادداشت کے پردے پہ دو خوبصورت۔ چمکتی آنکھیں لہرائیں۔۔

"کیاوہ بہت خوبصورت ہیں ؟"یمنہ کی تسلی نہیں ہورہی تھی۔

"بہت کاتو مجھے نہیں پتہ ہاں خوبصورت ہیں۔۔ویسے بھی جب فکر اور فاقہ نہ ہو تو انسان کے چہرے پر خوبصورتی آہی جاتی ہے "ولیہ نے پھر بات کو گول کرنا چاہا۔

اب کی بار خوبصورت سی مسکراہٹ یاد آئی۔ولیہ نے خود کو سرزنش کی۔

"مگر ہم تو فکر اور فاقے میں مبتلا رہتے ہیں۔پھر بھی آپ کتنی پیاری ہیں"یمنہ کی بات پر وہ لاجواب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب باتین بند کرو۔۔اور سو جاؤ۔"ولیہ نے اب کی بار اسے ڈپٹا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے ڈانٹ کر وہ کروٹ دوسری جانب کر کے سونے لگی۔ مگر آنکھیں بند کرتے ہی۔ کچھ دیر پہلے دارم کے ساتھی گاڑی میں گزرے لمحے یاد آئے۔ وہ ان دونوں کو باہر ہی اتار کر چلا گیا تھا۔

حالانکہ اس نے کہا بھی تھا کہ وہ انکے گھر تک چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن ولیہ نے سہولت سے انکار کر دیا۔ اور پھر دارم نے اصرار نہیں کیا۔

وہ کچھ نہیں بھی کہتا تھا مگر جب جب ولیہ کو دیکھتا تھا اسکی آنکھیں بہت سی ان کہی باتیں کر جاتی تھیں۔ جنہیں ولیہ سننا اور سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

"ابو آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے" دلاور رات میں باپ کے آنے کا شدت سے منتظر تھا۔

رفیق جیسے ہی کھانا کھا کر فارغ ہوا۔ دلاور باپ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں ہاں بیٹا کہو۔۔کیا ہوا ہے؟" رفیق کو دلاور پریشان سا لگا۔

اسکے پوچھتے ہی دلاور شام کا واقعہ بتاتا چلا گیا۔

"یہ تو بہت پریشانی کی بات ہو گئی ہے" رفیق بھی سب سن کر پریشان ہو گیا۔

"وہ تم کیا نام لیتے ہو شہزاد کے باس کا؟" رفیق نے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔

"دارم۔۔سر دارم" دلاور نے جھٹ سے بتایا۔

"تم اس سے بات کر کے دیکھو۔اب تو ویسے بھی تم لوگ اسکے لئے کام کرنے والے ہو۔اور ویسے بھی اثر ورسوخ والا بندہ ہے شاید کچھ مدد کر دے۔ میرا تو خیال ہے کل ہی دکان بند کر دو۔یہ لوگ یہ کام چلنے نہیں دیں گے۔تم اس سے بات کرو۔اور صبح سائرہ بہن سے میں خود بات کرتا ہوں۔ولیہ کا اب یوں دکان پر بیٹھنا خطرے سے خالی نہیں۔"

دلاور نے رفیق کی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔

"شہزاد کو فون کر کے ابھی بات کرو" رفیق کے کہنے پر دلاور نے شہزاد کو فون کر کے سب صورتحال بتائی۔

"ٹھیک ہے میں سر سے بات کر کے دیکھتا ہوں" شہزاد کے کہنے پر دلاور کو مکمل تو نہیں مگر تھوڑی سی تسلی ہوئی۔

رات کے دس بجے تھے۔ شہزاد جانتا تھا کہ دارم اس وقت جاگ ہی رہا ہو گا۔اس نے پہلے میسج کیا۔

اسکے میسج کے جواب میں دارم نے خود ہی کال ملادی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا شہزاد خیریت ہے سب؟" دارم اس وقت اپنے کمرے میں ہی نیم دراز سامنے موجود ایل ای ڈی پر نیوز دیکھ رہا تھا کہ شہزاد کا میسج "سر آپ جاگ رہے ہیں تو مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" چونکا۔

فوراً سے پہلے اسے فون ملایا۔

"جی سر بس ہے بھی اور نہیں بھی۔"

"کیوں کیا ہوا ہے؟" اور دارم کے سوال پر وہ سب کچھ بتاتا چلا گیا۔

"ہمم۔ میں نے اسی لئے ولیہ کو اپنے پاس کام کرنے کی آفر کی تھی۔ مگر میں انہیں یہ باور نہیں کروانا چاہتا تھا کہ میں کس وجہ سے یہ سب کہہ رہا ہوں۔ خیر میرا کزن پولیس میں ہے میں کل نہ صرف اس سے بات کرتا ہوں۔ بلکہ ممی سے بھی کہتا ہوں کہ کسی لائر سے بات کریں۔ کافی سارے وکیل انکے جاننے والے ہیں۔ ان کا کچھ بندوبست کرتے ہیں تم نے اچھا کیا مجھے بتایا۔ اور دلاور کے والد کی بات بالکل صحیح ہے فی الحال ولیہ کا دکان پر جانا بند کرواؤ۔

www.novelsclubb.com

بلکہ ایک کام کرو۔ ولیہ سے ابھی ڈسکس مت کرو۔ انکی امی سے بات کر لو۔ اور ولیہ کو کہنا کل وہ تمہارے ساتھ میرے آفس آئیں۔ میں انہیں شاپ دکھا دوں گا۔

جہاں سے وہ اور تم سب اب میرے ساتھ کام کرو گے" دارم نے لمحوں میں سب معاملہ سیٹ کر دیا۔

"بلکہ دلاور کو بھی لے آنا" اسے یوں ولیہ کو اکیلے بلانا ٹھیک نہیں لگا۔

"ٹھیک ہے سر بہت بہت شکریہ" شہزاد بے حد مشکور تھا۔

"اچھا بس۔۔اپنا شکریہ اپنے پاس رکھو۔اللہ حافظ" دارم نے اسے مصنوعی رعب سے کہا۔

ابھی وہ فون بند کر کے فارغ ہی ہوا تھا کہ صدف دروازہ ناک کر کے اندر آئیں۔

"اس وقت میری کال آگئی تھی سوچا اس وقت تم سے بات کرلوں" صدف مسکراتے لہجے میں کہتیں اسکے بیڈ پر ہی بیٹھ گئیں۔وہ بھی سیدھا ہو کر ماں کے مقابل بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم اس بار اپنا اینول ڈنر کس سے ارینج کروا رہے ہو؟" صدف نے استفہامیہ لہجے مین پوچھا۔

"ممی جو ابھی لاسٹ ویک اینڈ میرے فارم ہاؤس پر گئیں تھیں۔ انہی سے۔ میں آج لایا تھا انہیں ایریا دکھانے تاکہ وہ اپنے حساب سے چیزیں ارینج کرنے کا سوچیں۔" دارم نے تفصیل بتائی۔

"مجھے بھی ملواؤنہ اس بچی سے" وہ ماں کو پہلے ہی ولیہ کے بارے میں بتا چکی تھا۔ وہ اسکی باتیں سن کر پہلے سے ہی ولیہ سے امپریسڈ تھیں۔

"جی ضرور۔۔ مجھے انہیں کے حوالے سے آپ سے کچھ بات کرنی ہے" دارم نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں بتاؤ" وہ ہمہ تن گوش ہوئیں۔

"کچھ جماعت والے انکے پیچھے لگ گ ئے ہیں۔پہلے تو انکی دکان پہ بھتہ خوری کے لئے آئے پھر۔۔اب ولیہ کو دیکھ کر ان پر غلط نیت رکھے ہوئے ہیں" دارم نے ڈھکے چھپے الفاظ میں بتایا۔

"اُفف۔ حد ہے۔۔ان گدھوں کی وجہ سے ہمارا معاشرہ اب تک جہالت سے ہی سر نہیں اٹھا سکا۔ تم فکر مت کرو۔ میں بیرسٹر شمشاد سے بات کر کے ان پر کیس کرواؤں گی۔

کوئی طریقہ ہے یہ کسی کی غربت سے کھیلنا۔"

"جی ممی اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ میں انکے ساتھ مل کر ایونٹس آرگنائز کرنے کا کام شروع کروں" اور پھر دارم نے اپنا ارادہ بتایا۔

"اچھی بات ہے۔ ہماری این جی اوز کے تو بہت سے ایونٹس ہوتے ہیں۔ میں اس لڑکی کے لئے بہت سارا کام لا سکتی ہوں۔" صدف بھی پر جوش ہوئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

" تھینکس ماں "دارم نے محبت سے انہیں بازوؤں کے گھیرے میں لیا۔

"نو پرابلم میری جان "وہ محبت سے اسکے ساتھ لگیں۔

اتنی صبح دروازہ بجنے پر سائرہ نے یکدم دل تھاما۔

"اللہ خیر کرے اس وقت کون آگیا" وہ ابھی کچن میں بچوں کا ناشتہ بنانے کے لئے گئیں ہی تھیں کہ دروازے پر بے وقت ہونے والی دستک پر پریشان ہو اٹھیں۔

"کون "دروازے کے قریب جاکر وہ ہولے سے بولیں۔

"بہن میں رفیق ہوں۔مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔آپ مہربانی کر کے بس تھوڑا سا دروازہ کھول کر اسکی اوٹ میں ہو جائیں "رفیق کی آواز سن کر وہ جو مطمئن ہوئیں تھیں۔وہیں یوں بات بتانے پر پریشان تھیں۔آخر ایسی کیا بات تھی۔

خاموشی سے دروازہ ہلکا سا وا کیا۔

"جی بھائی صاحب۔۔سب خیر ہے نا"وہ پریشان سی آواز میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"جی بہن۔۔" انہوں نے فقط اتنا ہی کہا پھر گہری سانس بھر کر مناسب الفاظ میں انہیں سارے مسئلے سے آگاہ کیا۔

"آپ پریشان مت ہوئیے گا۔ ہم اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔ آپ کو بتانے کا مقصد پریشان کرنا نہیں۔ بس یہی تھا کہ ایک تو آپ مناسب طریقے سے ولیہ کو دکان پر جانے سے روکیں۔ دوسرے میری بہن کا بیٹا ہے۔ بہت اچھا لڑکا ہے۔ نوکری بھی اچھی ہے۔ اور اسے بچی کے کام کرنے سے کوئی اعتراض بھی نہیں ہو گا۔ میرا خیال ہے ہم ولیہ کو جتنی جلدی اسکے گھر کا کر دیں ہم سب کے لئے بہتر ہو گا۔

آپ سوچ لین۔ پھر میں بچے کو آپ سے ملوانے لے آؤں گا۔ آپ پرکھ لیجیئے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیسے آپ مناسب سمجھیں گی ہم کر لیں گے۔ مگر مجھے اس بات کا واحد حل یہی لگتا ہے۔ جب وہ منحوس انسان جان لے گا کہ بچی کی شادی ہو رہی ہے تو خود بخود پیچھے ہٹ جائے گا۔" رفیق کا مشورہ سائرہ کو بھی بہتر لگا۔

"جی بھائی صاحب میں آپ کو کل تک بتاتی ہوں۔ آپ سب کی مہربانی کے آپ لوگوں نے ایسے چھاؤں کر رکھی ہے ہم پر۔ اللہ آپ کو اجر دے۔ اور یقینا آپکے خاندان سے ہے تو بچہ اچھا ہی ہو گا۔ مجھے آپ کی پسند پہ کوئی شبہ نہیں۔ ولیہ مجھ سے زیادہ آپ سب کی بچی ہے" سائرہ نم آنکھیں دوپٹے سے صاف کرتے ہوئے بولیں۔

" بالکل بہن۔ میں پھر آپکے جواب کا انتظار کروں گا۔ اچھا اب مین چلتا ہوں"

رفیق کے جاتے ہی سائرہ شکستہ قدموں سے صحن میں بچھی چارپائی کی جانب آئیں۔

انہیں لگ رہا تھا ان کی ٹانگوں میں اب جان نہیں رہی۔

"اے اللہ تو ہی اس آزمائش سے نکال۔ ہم غریبوں کا تجھ سے بڑھ کر کوئی آسرا نہیں۔

اے اللہ میری بچی کو ان درندوں سے بچا لینا" زیر لب وہ آسمان کی جانب دیکھتے۔۔ آسمان کے اور اس کل کائنات کے رب سے مخاطب تھیں۔

وہ تو خاموش دلوں میں پنہاں ان ان کہی باتوں کو بھی سن لیتا ہے جو ہم کہتے نہیں۔ تو پھر سائرہ کی اس زیر لب دعا کو کیسے نہ سنتا۔

---

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھ موبائل پر آنے والے میسج کی ٹون سے کھلی۔ مندی آنکھوں سے سرہانے پڑا موبائل اٹھا کر دیکھا۔ دلاور کا میسج تھا۔

"باجی مجھے کچھ ضروری کام ہے دو تین دن۔ میں دکان نہیں کھول سکوں گا۔آپ بھی دو تین دن ریسٹ کر لو۔" وہ حیران ہوئی۔رات تک تو ایسا کچھ نہیں تھا۔بلکہ دلاور خود آج جو چیزیں دکان پر بنانی تھیں وہ رات میں ہی گھر پہنچا کر گیا تھا۔

وہ کچھ حیران سی اٹھ بیٹھی۔

اسی لمحے شہزاد کی کال آنے لگی۔

تیسری بیل پہ اس نے فون اٹھالیا۔

" کیسی ہو باجی" سلام دعا کے بعد اس نے حال پوچھا۔

"ٹھیک ہوں خیریت شہزاد" ابھی تو دلاور کے میسج کے معمے سے نہیں نکلی تھی کہ اب شہزاد کا صبح صبح فون آگیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں باجی وہ سر دارم کا رات کو فون آیا تھا وہ ہمیں دکان کی لوکیشن دکھانا چاہتے ہیں۔ دلاور کو بھی ساتھ آنے کو کہا تھا مگر وہ شاید مصروف ہے کہیں" ایک تو یہ سب مل کر اسے اس لمحے حیران کرنے پہ تلے تھے۔

"اب یہ دارم صاحب کو رات میں کون سا خواب آگیا ہے" وہ یہ بات فقط دل میں ہی کہہ سکی۔

"ہاں آج دکان بھی نہیں کھولنی تو چلتے ہیں۔ تمہارے ساتھ جاؤں گی؟" اس نے ہامی بھر لی۔

"ہاں باجی۔ سر گاڑی بھجوا رہے ہیں۔ آپ تیار ہو جاؤ۔۔ تو بس میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں ریڈی ہوتی ہوں۔ تم ناشتہ ادھر ہی آکر کر لو۔۔ تمہارا پسندیدہ پراٹھا اور مصالحے والا انڈہ بناتی ہوں" ولیہ کی بات پر وہ مسکرایا۔

"اچھا باجی میں آرہا ہوں" ولیہ بھی فون بند کر کے تیار ہونے چل پڑی۔

"ہیلو۔۔ہاں صفی کیسے ہو؟" ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ آفس آیا تھا۔ سیٹ سنبھالتے ہی وہ صفی اللہ کو فون ملا چکا تھا۔

"بالکل ٹھیک۔۔ تم کیسے ہو اور یہ آج سورج کہاں سے نکلا ہے" اس نے دارم کے فون کرنے پر چوٹ کی۔

"یار میرے تو گھر کے لان سے نکلتا ہے۔ تمہارا کہاں سے نکلتا ہے میں کچھ کہہ نہیں سکتا" وہ مسکراہٹ دبائے بڑے مزے سے اس کے طنز سے بچ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا سقراط صاحب کام بتائیں" وہ کہاں کسی سے باتوں میں ہارنے والا تھا۔

"یار میرے آفس میں ایک لڑکا کام کرتا ہے۔اسکی کزن کو شمس سومرو نے کہیں دیکھ لیا ہے۔ان فیکٹ اسکے ابو بھی نہیں ہیں اور بھائی بھی چھوٹا ہے۔تو بس اسی بات پہ سومرو شیر بن گیا ہے۔

اور اسکے کزن کو دھمکی بھی دی ہے کہ وہ اسے اٹھوالیں گے اگر اسے سومرو کے حوالے نہ کیا۔

تم تو جانتے ہو کہ یہ لوگ غریب کی غربت اور بے بسی کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

تو بس اس کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے" دارم نے اسے کسی حد تک اصل بات سے آگاہ کیا۔

"تو اب تم مجھ سے کیا فیور چاہتے ہو؟" صفی نے سب بات تحمل سے سنی۔

"اس لڑکی کی حفاظت چاہتا ہوں" دارم نے صاف لہجے میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ٹھیک ہے مجھے لوکیشن بتاؤ میں اپنے کچھ بندے سادہ پولیس کی صورت میں اسکے گھر کے آس پاس ارینج کروادیتا ہوں۔"

"ویسے دارم تو لڑکیوں کے لئے کم ہی اتنے کنسرنڈ ہوتے ہیں۔۔۔کہیں کوئی اور معاملہ تو نہیں "سب کی عادت سے واقف تھے۔۔اسی لئے صفی کی بھی حیرت یقینی تھی۔

"فضول بک بک نہیں "دارم نے بمشکل لبوں پر کھلتی مسکراہٹ دبائی۔

شہزادا اور ولیہ دونوں آفس پہنچ چکے تھے۔شہزادا سے دارم کے آفس میں چھوڑ کر خود کچن میں جاچکا تھا۔

www.novelsclubb.com

" کیسی ہیں آپ ؟"چہرے پر بشاش سی مسکراہٹ جمائے وہ ہمیشہ کی طرح ولیہ کو فریش اور مطمئن سالگا۔کچھ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔انکی قربت میں آپ خود

بخود زمانے بھر کی پریشانی بھول جاتے ہیں۔ دارم بھی ولیہ کے لئے ایسا ہی شخص تھا۔ پتہ نہیں کیوں جب جب وہ سامنے ہوتا ولیہ کے ذہن سے ہر بری سوچ اور پریشانی محو ہو جاتی تھی۔ وہ ساحر تھا یا؟ ولیہ اس بات سے انجان تھی۔

"آج تو میں حیران ہوں" ولیہ کی صاف گوئی پر وہ مسکرایا۔ وہ اب بہت حد تک اس کے ساتھ پروفیشنل گفتگو سے ہٹ کر بھی بات کر لیتی تھی۔ مگر انداز لئے دیئے والا ہی ہوتا تھا۔

"کیوں۔۔ حیرانگی کس بات کی" اس نے اچنبھے سے پوچھا۔

"کل تک تو آپ نے ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔ پھر رات میں کیسے ایکدم پلین بن گیا۔؟" اس کی بات پر وہ بس ہولے سے مسکرائے۔

"پلین ہم نہیں۔۔ اللہ بناتا ہے۔ اور اسکے بنائے گ ئے پلین حیران کن ہی ہوتے ہیں۔" وہ بات کو بری خوبصورتی سے کسی اور جانب موڑ گیا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے" ولیہ نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔

"میں ذرا پتہ کرلوں۔۔مارکیٹ کھل گئی ہے تو چل کر دکان دیکھ لیتے ہیں" دارم نے کہتے ساتھ ہی موبائل پہ کوئی نمبر ڈائل کیا۔اپنی کرسی سے اٹھ کر دائیں جانب بنی کھڑکی کے قریب کھڑا ہو گیا۔

پشت ولیہ کی جانب تھی۔ولیہ نے بے اختیار اسکی جانب دیکھا۔اونچا لمبا، کسرتی جسم، اس وقت ڈارک گرے پینٹ کوٹ میں ملبوس اسکائی بلو شرٹ پہنے نفیس سی ٹائی لگائے۔اپنے تیکھے نقوش سمیت وہ واقعی ایک خوبصورت مرد تھا۔نہ صرف چہرے بلکہ دل کا بھی وہ اتنا ہی خوبصورت تھا۔اس پر سے نظر ہٹا کر ولیہ نے طائرانہ نظر اسکے آفس پہ ڈالی۔آفس کی سجاوٹ پر خاص توجہ دی گئی تھی۔چند ان ڈور پلانٹس ماحول کو فریش سی لک دے رہے تھے۔ولیہ کا ارتقاز دارم کی آواز سے ختم ہوا۔

"چلیں" دارم نے گاڑی کی چابی اٹھاتے اسے نکلنے کے اشارہ کیا۔ بڑھ کر آفس کا دروازہ تعظیما اسکے لئے کھولا۔ ولیہ خاموشی سے دروازے سے باہر نکلی پیچھے پیچھے وہ بھی تھا۔ شہزاد کو بھی آنے کا فون کر چکا تھا۔

کچھ دیر بعد ہی تینوں دارم کے آفس کے قریب موجود مارکیٹ کی ایک دکان میں کھڑے تھے۔

تینوں کو لوکیشن بے حد پسند آئی۔ دکان فائنل کر کے وہ کچھ ہی دیر میں وہ آفس کے باہر پارکنگ میں موجود تھے۔

"شہزاد تم جاؤ میں ولیہ کو ڈراپ کر کے آتا ہوں" دارم کے حکم پر شہزاد تو فورا سے پیشتر اتر گیا۔

www.novelsclubb.com

ولیہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ آگے آجائیں" شہزاد کے اترتے ہی دارم نے بیک ویو مرر سے ولیہ کی کچھ حیران اور کسی قدر پریشان آنکھوں میں دیکھا۔

"آپ مجھے ڈرائیور کے ساتھ واپس بھجوادیں۔۔" اسکی بات پر دارم نے بھنویں اچکائیں۔

"آپ دوسری بار مجھے بے اعتبار کررہی ہیں" دارم کی خطرناک حد تک سنجیدہ آواز پر وہ گڑبڑائی۔

"ایسا نہیں ہے میں تو آپ کے قیمتی وقت کی وجہ سے کہہ رہی تھی" اس نے وضاحت کی۔

"مجھے اچھے سے معلوم ہے کہ میرا وقت کس چیز میں اور کہاں قیمتی ہے۔ آپ پریشان مت ہوں۔ پلیز آگے آجائیں" دارم کی بات پر اس نے گہری سانس بھری کوئی ناچارا اسے آگے اسکے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھنا پڑا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی اس نے دروازہ بند کیا۔دارم نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

کچھ دیر گاڑی میں خاموشی ہی رہی۔ولیہ کھڑکی سے باہر بھاگتے دوڑتے نظاروں کو کم اور اپنے دل کی الگ ہی انداز میں دھڑکنے کی دھن کو زیادہ سن رہی تھی۔اور اسے ڈپٹنے میں مصروف تھی۔

"امیر لوگوں کے بارے میں آپکے کیا خیالات ہیں؟"دارم کے سوال پر وہ کچھ حیران ہوئی۔

"کس قسم کے خیالات؟"وہ اس کا سوال سمجھ نہیں سکی۔

"مطلب کے وہ اچھے ہوتے ہیں یا برے ہی ہوتے ہیں"دارم کی بات پر وہ چند لمحے خاموش ہی رہی جیسے الفاظ ترتیب دے رہی ہو۔

"میرا خیال ہے لوگوں کے اچھے یا برے ہونے کا تعلق اللہ کی رضا سے ہوتا ہے۔ بہت سے غریب بھی بہت برے ہیں۔اور بہت سے امیر بھی بہت اچھے ہوتے

www.novelsclubb.com

ہیں۔" اسکے جواب پر وہ پھر سے ہولے سے مسکرایا۔ ولیہ نے اسکی جانب سے نظر چرائی۔

"جیسے کہ میں" اسکے بے ساختہ جواب پر ولیہ بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔ دارم نے چہرہ موڑ کر یہ خوبصورت منظر آنکھوں میں قید کیا۔

"آپ ویسے ہی کہہ دیتے کہ آپ اپنی تعریف سننا چاہتے ہیں۔ تو میں کہہ دیتی کہ ہاں آپ امیر ہو کر بھی اچھے انسان ہیں" ولیہ کی حاضر جوابی پر اب وہ قہقہہ لگائے بغیر نہیں رہ سکا۔ یہ دوسری بار تھا جب ولیہ اسے قہقہہ لگاتے دیکھ رہی تھی۔ ولیہ نے ابھی تک اس کے بہت سے روپ دیکھے تھے۔ سنجیدہ، خفا، مسکراتے اور اب قہقہہ لگاتے اور اسے ماننا پڑا کہ وہ ہر روپ میں وجیہہ ہے۔

"ویل سیڈ" اس نے بمشکل اپنی ہنسی روکتے ولیہ کے جواب کو سراہا۔

"چلیں آج آپکے گھر والوں سے بھی مل لیتے ہیں" دارم گاڑی اسکے گھر کے باہر روکتے ہوئے بولا۔

"امی تو ابھی عدت میں ہیں شاید مل نہ سکیں۔ میں بہن اور بھائی سے ملواتی ہوں" ولیہ کی بات پر وہ ہولے سے سر ہلا کر گاڑی سے نکلتا لاک کر کے ولیہ کے پیچھے گھر میں داخل ہوا۔

"آپا بس مجھے نہیں پتہ آپ نیا سوٹ لیں گی" یمنہ پچھلے ایک گھنٹے سے اس کا سر کھا رہی تھی۔ آج رات اسے دارم کے گھر اینول ڈنر کے لئے جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

"گڑیا کیا ضرورت ہے اتنے پیسے ضائع کرنے کی۔ ویسے بھی مین وہاں مہمان نہیں کک بن کے جا رہی ہوں" اس کے باور کروانے پر وہ منہ بنا گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں تو۔اس کا مطلب ہے کہ آپ اچھے کپڑے پہن کر نہیں جا سکتیں" وہ پھر سے منہ پھلا کر بولی۔

جب سے اس نے دارم کو دیکھا تھا اس کے دل سے دعا نکلی تھی کہ اتنا شاندار انسان اسکی بہن کا مقدر بنے۔

اور اسی لئے وہ چاہتی تھی کہ آج ولیہ وہاں اتنا پیارا تیار ہو کر جائے کہ دارم کو اسکے علاوہ کوئی اور نہ دکھے۔

جبکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ دارم کو اب بھی اس حلیے میں بھی۔۔اسکے علاوہ کوئی نہیں دکھتا۔

"افوہ یمنہ۔۔اچھا سنو۔وہ جو حمیرا کی شادی میں فراک بنوایا تھا وہ پہن لوں گی۔اب پلیز تم چپ کر جاؤ" وہ اسکی باتوں سے پریشان ہوتی جلدی سے بولی۔

"ہاں آپا وہ تو مجھے یاد ہی نہیں تھا۔۔ڈن "اس سوٹ کا خیال آتے وہ بھی خوشی سے بولی۔

وہ آفس سے جلد نکل آیا تھا۔ شہزاد اسی کے ساتھ اسکے گھر آیا تھا۔ ولیہ کو لینے کے لئے اس نے ڈرائیور کو بھجوادیا تھا۔ ولیہ کے ساتھ دلاور اور دو تین اور لڑکوں نے بھی آنا تھا۔

لہذا وہ سب اکٹھے ہی آرہے تھے۔ دارم گھر آکے چینج کرتے فوراً گھر کے پچھلے لان کی جانب گیا۔ گرے ٹراؤزر اور وائٹ ٹی شرٹ میں رف سے حلیے میں وہ لان کے انتظامات کا جائزہ لے رہا تھا۔ صدف پارلر گئیں ہوئیں تھیں۔ جبکہ یاور بھی دارم کے پاس چلے آئے تھے۔

"اور بھئی کتنا کام ہو گیا" لان پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالے وہ بیٹے سے مخاطب ہوئے۔

"تقریبا ہو چکا ہے۔۔یار یہ ادھر اس چھتری کے نیچے یہ ٹیبل سیٹ کرو" یاور کو جواب دیتے وہ سامنے کھڑے ایک لڑکے سے بولا۔اسی اثناء میں ایک اور ملازم اندرونی حصے کی جانب سے دوڑتا ہوا اسکے پاس آیا۔

"دارم بھائی وہ جنہوں نے کھانا پکانا ہے وہ آ گئیں ہیں" اسے اطلاع دیتے وہ لڑکا پھر سے اندرونی حصے کی جانب بڑھا۔

"آئیں ڈیڈی آپ کو ولیہ سے ملواتا ہوں" یاور کو لئے وہ بھی اندرونی حصے کی جانب بڑھا۔مگر لاؤنج میں داخل ہوتے اسے قدم آگے بڑھانے دوبھر ہو گئے۔

انہیں اندر آتے دیکھ کر وہ جو صوفے پر بیٹھی انہی کا انتظار کر رہی تھی یکدم اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔ڈارک بلیو پلین شیفون کے لمبے سے خوبصورت فراک پر ہم رنگ دوپٹہ لیا ہوا تھا جس نے سر اور سینے کو ڈھانپ رکھا تھا۔میک اپ کے نام پر شاید پہلی بار دارم نے اسکے ہونٹوں پر ہلکے سے پنک کلر کی لپ اسٹک دیکھی تھی۔

فراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ تھا۔ مگر اپنی اتنی سی تیاری میں بھی وہ دارم کے ہوش اڑا رہی تھی۔

بمشکل خود پر قابو پاتے وہ آگے بڑھا جہاں یاور اسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنے کے بعد حال احوال پوچھ رہے تھے۔ ولیہ نے دارم کا ٹھٹھکنا نوٹ کیا تھا۔ مگر چہرے پر کوئی بھی تاثر لائے بنا وہ دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے سلام کرنے کے بعد یاور سے باتوں میں مگن تھی۔

شہزاد، دلاور اور باقی لڑکے بھی وہیں موجود تھے۔ سب خوش اخلاقی سے دارم اور یاور سے باتیں کر رہے تھے۔

"سر کچن کس سائیڈ پر ہے" تھوڑی دیر پہلے ہی ملازم انہیں جوس سرو کر کے گیا تھا۔ وہ ختم کرتے ہی ولیہ نے پوچھا۔

"عمر" دلاور نے کسی کو آواز دی کچھ ہی دیر میں وہی ملازم دوبارہ نمودار ہوا جو کچھ دیر پہلے ہی جوس سرو کر کے گیا تھا۔

"انہیں کچن میں لے جاؤ" دارم کے کہتے ہی وہ سب اٹھے۔

"اوکے بیٹا جی کچھ دیر بعد ملتے ہیں۔" یاور نے خوش دلی نے انہیں اٹھتے دیکھ کر خوش دلی سے کہا۔

"یہ تمہارے باس آپا کو کچھ زیادہ ہی نہیں گھورتے" دلاور کب سے دارم کی ولیہ کی جانب بار بار اٹھنے والی نگاہ کو نوٹ کر چکا تھا۔

"فضول بکواس نہ کرو۔ وہ ایسے نہیں ہیں" شہزاد نے اسے گھر کا۔ دلاور خاموش ہو گیا۔ مگر اسے دارم کا یوں ولیہ کو دیکھنا کھولا گیا تھا۔

"آپ کو کیا ضرورت تھی اتنا تیار ہو کر آنے کی" کچن میں داخل ہوتے ہی وہ ولیہ کے قریب آکر اس پر بگڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیوں کیا ہوا۔ کیا میں بہت اوور لگ رہی ہوں۔اس یمنہ کی بچی نے دماغ خراب کر رکھا تھا۔۔بتاؤ دلاور بہت بری لگ رہی ہوں" ولیہ یکدم پریشان ہوئی۔وہ تو تیار ہو کر آنا ہی نہیں چاہتی تھی۔ابھی بھی اپنی طرف سے سادگی ہی اختیار کی تھی۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ بری ہی نہیں لگ رہیں" دلاور نے گہری سانس کھینچ کر کہا۔

"کیا کہنا چاہ رہے ہو" اسکی بات پر وہ الجھی۔

دلاور اسکی بات کا جواب دیئے بغیر اب کام میں مصروف تھا۔

ایونیول ڈنر اپنے عروج پر تھا۔ولیہ اور سب لڑکوں نے بڑی مہارت سے سب سنبھال رکھا تھا۔جوسز۔۔سیلڈ۔۔باربی کیو۔۔میٹھا۔۔اور بھی نجانے کیا کیا وہ بنا چکے تھے اور سب پرفیکٹ تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

صدف جب پارلر سے آئیں تب دارم کو لئے وہ خاص ولیہ سے ملنے کچن میں آئیں۔

"ارے یہ تو بہت پیاری بچی ہے" ولیہ کو گلے لگانے کے بعد وہ دارم سے مخاطب ہوئیں۔ جس کی نظریں تو نجانے کتنی بار اس کی نظر اتار چکی تھیں۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ بچی بہت پیاری ہے۔۔ اور مجھے سب سے پیاری لگتی ہے" دارم کی گہری نگاہوں پر نا چاہتے ہوئے بھی ولیہ کا چہرہ پل بھر کو سرخ ہوا تھا۔

"ماشاءاللہ" نجانے اس نے ماں کو جواب دیا تھا یا اسے کچھ باور کروایا تھا۔

"بہت خوشی ہوئی آنٹی آپ سے مل کر" ولیہ نے اخلاقیات نبھائے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی۔۔ چلیں کیری آن یور ورک۔۔ سوری تمہیں ڈسٹرب کیا۔" وہ موقع کی نزاکت دیکھتے بولیں۔

"کوئی بات نہیں۔"

اس وقت پورا لان خوشگوار اور بے پرواہ ہنستے بستے لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔

سب کچھ ریڈی کروا کر دارم نے ان سب کو بھی باہر آنے کا کہہ دیا تھا۔ ولیہ اب صرف انہیں سپروائز کر رہی تھی اور باقی کا کام سب لڑکے کر رہے تھے۔

دارم خود بلیک ٹو پیس میں بلیک ہی شرٹ اور لائننگ والی بلیک ٹائی لگائے پورے ماحول پر چھایا ہوا تھا۔

سب خوش گپ-یوں میں مصروف تھے۔

ولیہ ایک پلر کے ساتھ کھڑی خاموش نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔

دارم نے ایک نظر اسے الگ تھلگ دیکھا۔ خاموشی سے چلتا اسکے قریب آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی لگی آپ کو میری فیملی؟" اپنے قریب اسکی خوشبو محسوس کرتے وہ پہلے ہی چوکنا ہوئی اور پھر خود پر حیران بھی۔ وہ کب سے اسکی خوشبو کو پہچاننے لگی۔

"بہت اچھے ہیں۔آپ کو دیکھ کر لگتا ہی ہے کہ آپ کی تربیت بہت اچھے ہاتھوں نے کی ہے۔اور آج یقین بھی ہوگیا" ولیہ نے اسکی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔

"یہ میری تعریف ہے یا میری فیمیلی کی؟"اس نے پھر سے اسے الجھایا۔

"ایٹی پرسنٹ آپکی فیملی کی اور ٹوئنٹی پرسنٹ آپکی" دارم اسکی حاضر جوابی سے پھر سے لطف اندوز ہوا۔

"اور اس فیملی کا جب آپ حصہ بنیں گیں تو یقینا یہ اور بھی اچھی ہو جائے گی"

دارم کی اس بے موقع بات پر اب کی بار وہ جھٹکے سے اسکی جانب مڑی۔

دارم کا اس لمحے دل کیا وہاں سے سب ہٹ جائیں۔۔انکے ارد گرد کوئی نہ ہو اور وہ فرصت سے ان حیران آنکھوں کو دیکھ سکے۔

www.novelsclubb.com

"میں بات گھما پھرا کر نہیں کرتا۔آپ کو زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔جب وقت ملے اس بات پر ضرور سوچئیے گا" وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے کوئی نوکری آفر

کر کے پوچھے "میری آفر پر سوچنا" اور اپنی بات کہہ کر وہ مزے سے اسکے پاس سے ہٹ گیا۔

اس نے یہ بھی دیکھنے کی زحمت نہیں کی کہ اس بات کے بعد آنکھوں کے ساتھ ساتھ ولیہ کا منہ بھی اب حیرت سے کھل چکا تھا۔

بمشکل خود کو سب کی نظروں سے بچانے کے لئے اس نے چہرہ موڑ لیا۔ ہاتھ خود بخود دل پہ جا ٹھہرا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ جو ابھی خود کو جھٹلا رہی تھی کہ دارم کی نظریں کچھ ان کہے پیغام دیتی ہیں۔

انہیں وہ یوں سب کے درمیان۔ سر راہ کہہ ڈالے گا۔

www.novelsclubb.com

اسے وہاں کھڑے رہنا دوبھر ہو گیا تھا۔ اس نے بمشکل پلر کا سہارا لیا۔

"خواب تھا یا حقیقت" وہ خود سے سوال کر اٹھی۔

"آپا" اسی لمحے دلاور وہاں آچکا تھا۔ اسکی مخدوش حالت دیکھ کر وہ پریشان ہوا اٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ک۔۔کک۔۔کیا ہوا ہے؟" اسے تو لگ رہا تھا دماغ ہی ٹھکانے پر نہیں رہا۔

"آپ کو کیا ہوا ہے؟" دلاور اسکے نزدیک آتے بولا۔

"اللہ پوچھے آپ کو دارم۔۔ایسے جان نکالنی تھی" دل ہی دل میں وہ دارم سے بری طرح خفا ہوئی۔

"کچھ نہیں۔۔بس۔۔بس ایسے ہی چکر سا آگیا تھا" اس سے بہانہ ہی بننا مشکل ہو گیا۔

"کسی نے کچھ کہا تو نہیں" وہ زیرک نگاہ رکھتا تھا۔اسکا نظریں چرانا اور چہرے پر موجود خفت کو نوٹ کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پاگل۔مجھے کسی نے کیا کہنا ہے۔تم بتاؤ" اب کی بار وہ کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی۔

"وہ کھانے کی تو سب چیزیں ہم نے سرو کر دی ہیں۔اب اسکے بعد ٹی بھی رکھ دیں" دلاور کے ساتھ باتیں کرتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئ۔

پھر سارا وقت وہ دارم سے چھپتی ہی رہی۔وہ ابھی تک بے یقین تھی کہ وہ سچ کہہ رہا تھا یا جھوٹ۔۔اسے یہی لگ رہا تھا کہ یہ سب مذاق ہی تھا۔

وہ اتنا امیر۔۔جسے لڑکیوں کی کوئ کمی نہیں وہ بے وقوف تھا کہ ایک غریب کو اپنائے۔

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ بے وقوفی کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

فنکشن ختم ہوتے ہی سب کے جانے کے بعد وہ لوگ بھی واپسی کے لئے تیار کھڑے تھے۔آتے وقت شہزاد دارم کے ساتھ آیا تھا۔لہذا اب واپسی پر ڈرائیور

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے ساتھ جاتے وہ سب پانچ لڑکے تو گاڑی میں بیٹھ سکتے تھے۔ مگر انکے ساتھ ولیہ کی جگہ نہیں بنتی تھی۔

"آپ لوگ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھیں۔ ولیہ کو میں اپنی گاڑی میں چھوڑ آتا ہوں۔ آگے پیچھے ہی نکلتے ہیں" دارم کی بات پر دلاور نے ایک تیکھی نگاہ اس پر ڈالی۔ جبکہ یاور نے چونک کر بیٹے کی جانب دیکھا۔

انہیں آج سارا دن اسکے چہرے پر ایک غیر معمولی چمک اور خوشی نظر آئی تھی۔

انہیں ایسا لگا تھا کہ یہ چمک اس لڑکی کی مرہون منت ہے۔ مگر ابھی شک تھا یقین نہیں۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے سر" شہزاد تو پہلے ویسے ہی اسکی ہاں میں ہاں ملاتا تھا۔

یاور اور صدف بھی انہیں باہر تک سی آف کرنے آئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے دارم نے آپکے بارے میں بتایا تھا۔ میں امید رکھوں گی کہ آپ ہماری این جی او کے لئے بھی کام کرو۔" صدف نے محبت سے اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ مسکرا بھی نہ سکی۔ دارم کی اس بات کے بعد وہ اس سے چھپتی پھر رہی تھی اور اب اسی کے ساتھ گھر تک کا سفر کرنا تھا۔

بمشکل چہرے پر ہلکی سی زبردستی کی مسکراہٹ لائی۔

"اچھا بیٹے۔ اللہ حافظ" یاور نے بھی محبت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔

وہ سب لڑکے بھی صدف اور یاور سے مل کر ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ جبکہ دارم نے ولیہ کے لئے فرنٹ سیٹ کا دروازہ وا کیا۔ جیسے ہی وہ بیٹھی۔ وہ دوسری جانب سے گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

اگلی گاڑی کے باہر نکلتے ہی دارم نے بھی اپنی گاڑی اسکے پیچھے باہر نکالی۔

ولیہ اس لمحے شدید گھبراہٹ کا شکار تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دارم نے ایک نظر اس کے پر فکر چہرے پر ڈال کر ہلکی آواز میں گاڑی کا اسٹریو آن کیا۔

I finally found someone, that knocks me off my feet

I finally found the one, that makes me feel complete

It's funny how from simple things, the best things begin

www.novelsclubb.com

,This time it's different

It's better than it's ever been

Cause we can talk it through'

WWW.NOVELSCLUBB.COM

Oh, my favorite line was "Can I call you "?sometime

It's all you had to say to take my breath away

This is it, oh, I finally found someone

Someone to share my life

I finally found the one, to be with every night

www.novelsclubb.com

Cause whatever I do, it's just got to be you'

My life has just begun

I finally found someone

دارم کو لگا تھا اس لمحے برائن آیڈیم کی گاڑی میں گونجنے والی آواز نے اسکے دل کی کیفیت کی مزید ترجمانی کر دی تھی۔ ولیہ ہونٹ بھینچے ہوئے تھی۔

"مجھے کب تک جواب کا انتظار کرنا پڑے گا؟" دارم نے آخر بات کا آغاز کیا۔

"میرے خیال میں یہ انتہائی بھونڈا مذاق تھا۔ مجھے آپ سے اس سب کی امید نہیں تھی" ولیہ نے سخت لہجے میں کہا۔ اب جب سر پر پڑ گئی تھی تو اس مشکل سے نمٹنا تھا۔

"اگر آپ چہرہ شناس ہیں تو آپکی یہ بات میرے خالص جذبات کی توہین کے علاوہ اور کچھ نہیں۔" دارم کا لہجہ بھی سخت تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بے وقوفی ہے" وہ بے بسی سے بولی۔

"یہ محبت ہے" دارم نے ہر ہر لفظ پر زور دیتے اسکے حسین چہرے کو پل بھر کو دیکھا۔

"آپ غلط کر رہے ہیں" وہ مسلسل اسے جھٹلا رہی تھی۔

"آپ مجھ سے زیادہ غلط کر رہی ہیں" اسکے پاس جیسے ہر بات کا جواب تھا۔

"آپ سمجھ ہی نہیں رہے" وہ زچ ہو چکی تھی۔

"سمجھ تو آپ بھی نہیں رہیں" دارم اب اسکے الجھنے سے محظوظ ہوا۔ بے ساختہ مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔

"اففف" ولیہ نے اکتا کر ماتھے پہ ہاتھ مارا۔

دارم قہقہہ لگا گیا۔

"آپ برا کر رہے ہیں میرے ساتھ" وہ روہانسی لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ بھی بہت برا کر رہی ہیں۔ میری محبت کی نفی کر کے" دارم کا گمبھیر لہجہ ولیہ کی دھڑکنیں منتشر کر گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ میں مجھ میں بہت فرق ہے" وہ کسی طرح اسے اس سب سے ہٹانا چاہتی تھی۔

"کیا فرق ہے۔ کیا آپ اور میں اللہ کے بندے نہیں۔ کیا آپ ایک اللہ۔ ایک رسول اور ایک قرآن پر یقین نہیں کرتیں۔ اور میں بھی انہی سب پہ یقین کرتا ہوں۔ آپ بھی مسلمان ہیں، میں بھی مسلمان ہوں۔ اور میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کسی حسب نسب، اسٹیٹس ڈفرنس کو میں نہیں مانتا۔ کیونکہ یہ زندگی گزارنے کے لئے ترجیحات نہیں ہیں۔ یہ صرف ضرورتیں ہیں۔ جیسے کھانا پینا۔ خود کو کپڑوں سے ڈھانپنا بس۔ میں رشتوں کو دولت میں تولنے کے حق میں نہ کبھی تھا نہ کبھی ہوں" دارم نے اب کی بار اور بھی وضاحت دی۔

www.novelsclubb.com

"مگر ہم اس معاشرے سے کٹ کر تو نہیں رہ سکتے۔ جہاں قدم قدم پر یہی سب اعتراضات ہمیں جھیلنے پڑتے ہیں۔ آپ بہت اچھے ہیں۔ آپ اپنے جیسی ہی اچھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لڑکی ڈیزرو کرتے ہیں" وہ جانتی تھی وہ اسکے خواب دیکھنے کی مرتکب نہیں ہو سکتی۔ پھر کیوں وہ خود کو اور اسے مشکلوں میں ڈالتی۔

"اچھی نہیں امیر کہیں۔" دارم نے اسکی تصحیح کی۔

"ایک ہی بات ہے" ولیہ نے پھر سے دامن بچایا۔

"ایک بات نہیں ہیں۔ کیا آپکے اچھے ہونے میں کوئی کھوٹ ہے۔ پھر وہ اچھی لڑکی آپ کیوں نہیں ہو سکتیں۔ اور جہاں تک معاشرے کی بات ہے تو اس میں یقیناً آپ میری فیملی کی بات کر رہی ہیں۔ انہیں اس سب کے لئے راضی کرنا میرا کام ہے۔ وہ آپ سے کبھی کچھ نہیں کہیں گے۔ آپ اپنی بات کہیں" اس نے تو جیسے سب سوال ہی ختم کر ڈالے تھے۔

"دارم آپ غلط کر رہے ہیں" ولیہ نے پہلی بار اس کا نام لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکی گاڑی جھٹکے سے رکی۔ حیرانگی سے اسکے چہرے پر دیکھا جہاں گاڑی رکنے پر وہ پریشان ہوئی۔

"چلیں اسی بہانے آپ نے پہلی بار میرا نام تو لیا" گاڑی سٹارٹ کرتے وہ محظوظ کن مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتا بولا۔

ولیہ کو اپنی بے اختیاری کا اندازہ نہیں ہوا۔

"سوری"

"فار واٹ" اس نے اچنبھے سے پوچھا۔

"آپ کا نام لینے پر" ولیہ نے چہرہ کھڑکی کی جانب موڑ کر کہا۔ چہرے پہ آنے والے رنگوں کو وہ اس سے چھپانا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں میرا نام اتنا برا ہے کہ وہ لینے پر آپ کو افسوس ہوا۔" دارم نے ایک ملامتی نظر اس پر ڈالی جو اپنے ارادوں میں انہتائی سخت ثابت ہوئی تھی۔

ولیہ اب کی بار خاموش رہی۔

گاڑی اسکے گھر کے باہر رو کی۔اس سے پہلے کہ وہ اترتی اسکے پکارنے پر اسکی جانب دیکھے بنا رک گئ۔

پشت دارم کی ہی جانب تھی۔

"میں آپ کی کسی بھی بودی دلیل کو نہیں مانتا۔۔بہتر ہے کہ کوئی اسٹرانگ وجوہات ڈھونڈیں۔میں جب ارادہ کرلوں تو پیچھے نہیں ہٹتا۔اچھے سے سوچیں۔ مجھے جلدی نہیں۔آپ کو ضد نہیں دل کی خوشی بنانا چاہتا ہوں۔"وہ اسے باور کروا رہا تھا کہ وہ اسکی باتوں سے پیچھے ہٹنے والا نہیں۔

"ولیہ یہ وقتی جذبہ نہیں ہے۔اور نہ میں ٹین ایجر ہوں۔یہ میچور انسان کی محبت ہے جو کسی بھی وجود کے حصول سے ہٹ کر روح کے حصول کی ہوتی ہے۔امید ہے آپ سمجھ گئی ہوں گی۔جائیے اور اچھے سے سوچیں۔مجھے یہ سوچ کر ہی تسلی ہو رہی

ہے کہ آپکی سوچوں کا محور اب سے میری ذات ہو گی" اسکے لہجے میں بسی محبت ولیہ کو بے بس کر رہی تھی۔

"خدا حافظ" وہ کچھ بھی نہیں کہہ پا رہی تھی۔ خاموشی سے اتر کر گھر کے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

پیچھے دیکھنے کی غلطی نہیں کی حالانکہ جانتی تھی اس نے گاڑی بڑھائی نہیں۔

دروازہ کھلتے ہی وہ اندر چلی گئی۔ اسکے جاتے ہی دارم نے بھی گاڑی آگے بڑھا لی۔

منتشر سوچوں کے ہمراہ وہ گھر میں داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کپڑے بدل کر وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی تھی۔ یمنہ اس سے تفصیل سننے کو بے چین تھی۔ مگر سائرہ نے اسے چائے بنانے بھیج دیا۔

اور خود اسکے سامنے بیٹھ بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری بیٹی تھک گئی ہو گی" محبت سے اسکے چہرے پر ایک ہاتھ رکھے کہا۔

"نہیں اماں" اسکے چہرے پر رقم فکر کو وہ تھکاوٹ سمجھیں تھیں۔ موبائل کو بے دھیانی میں وہ مسلسل ہاتھ میں گھماتی جارہی تھی۔

"مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" اب کی باران کارخ مکمل طور پر ولیہ کی جانب تھا۔

"جی اماں کہیں" وہ بھی ماں کی جانب متوجہ ہوئی۔

"دیکھو بیٹا تمہارے ابو کے بعد میں بہت پریشان ہوں۔ تم تینوں کی ذمہ داری بہت بھاری ہے مجھ پر۔۔

www.novelsclubb.com

وقت کا کوئی بھروسہ نہیں۔ میں چاہتی ہوں تم اپنے گھر کی ہو جاؤ" ماں کی بات پر وہ اب کی بار چونکی۔ خفگی سے انہیں دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اماں کیسی باتیں کر رہی ہیں۔پلیز۔۔ابھی تو ہم ایک غم سے نہیں نکلے اور آپ" سائرہ کے ہاتھوں کو تھام کر وہ خفا سے لہجے میں بولی۔

"کچھ دن پہلے رفیق بھائی نے اپنے بھانجے کا رشتہ بتایا تھا۔میں نے آج انہیں ہاں کر دی ہے۔لڑکے کی تصویر دیکھ لی ہے۔اور آج شمع بھابھی لڑکے کی ماں کو لے کر گھر آئیں تھیں۔مجھے تو بہت اچھے لوگ لگے ہیں۔سادہ سے ہیں۔اور ہاں تجھے بھی انہوں نے دیکھ رکھا ہے۔تو کوئی اعتراض ہی نہیں۔سمجھ بات پکی ہی تھی ان کی جانب سے۔

اور ہاں لڑکے کو تیرے کام سے بھی کوئی اعتراض نہیں۔تو اپنا گھر بسا کر بھی ہماری مدد کر سکتی ہے" ولیہ ششدر ماں کی باتیں سن رہی تھی۔

"اماں" وہ فقط یہی کہہ سکی۔آج کا دن ہی کچھ عجیب تھا جو اسکے لئے ہر قدم پر حیرانیاں لے کر اترا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ولیہ دیکھ یہ میرے ہاتھ "سائرہ نے یکدم ہاتھ جوڑے

"اماں ایسا نہ کریں "وہ رو دینے کو تھی

"انکار نہ کرنا بیٹا۔مجھے تیری بہت فکر لگی ہے۔بس تو اپنے گھر کی ہو جا۔باقی سب ٹھیک ہو جائے گا۔اللہ ہمارے گھر کی گاڑی چلا ہی دے گا۔وہی چلانے والا ہے " نظر چرا کر اسے اس جلدی کی وجہ نہیں بتا سکتی تھیں۔

اس نے بے بسی سے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس بھرا۔

"بیٹا امیر لوگوں کے ساتھ کاروبار تو ہو سکتا ہے مگر رشتے داری نہیں "اسکی آنکھوں میں غور سے دیکھتیں وہ کیا باور کروا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ولیہ نے نظریں چرائیں۔اس نے تو ابھی ڈر کے مارے وہ خواب بھی نہ دیکھے تھے جنہیں اس کی ماں نے جان لیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے آپ کے فیصلے پہ کوئی اعتراض نہیں" بدقت سر جھکائے وہ راضی ہو گئی۔

اسے راضی ہونا ہی تھا۔ وہ سراب کے پیچھے نہیں بھاگ سکتی تھی۔

"اللہ تجھے ہمیشہ خوش رکھے میری بچی" سائرہ نم آنکھوں سے مسکراتیں اسکا ماتھا چوم کر چلی گئیں۔

ولیہ نے آنکھیں بھینچ کر نادیدہ آنسوؤں کو پیا۔

کچھ رشتے پل بھر کے ہی ہوتے ہیں۔ آج اس نے بھی ایسے ہی ایک رشتے کو محسوس کیا تھا۔

موبائل کی بپ پر وہ اپنے ان خوابوں کی کرچیاں سمیٹ گئی جو ابھی سجائے ہی نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

موبائل کا پاس ورڈ کھولا تو دارم کا نام جگمگایا۔

Private eyes, they're watching you

WWW.NOVELSCLUBB.COM

You play with words, you play with luck

You can twist it around, I've had enough cause girl

I've gotta know if you're letting me in or letting me go

Don't lie when you're hurting inside

.Cause you can't escape my

Private eyes, they're watching you

www.novelsclubb.com

ایک خاموش آنسو اسکی آنکھ سے بہہ کر ان محبت بھرے لفظوں پر گرا۔

کل سے اس نے دارم کی دلائی ہوئی دکان پر بیٹھنا تھا۔اس دکان کا کام فی الحال دلاور نے اپنے ذمہ لے لیا تھا۔

اور کل دارم نے بھی وہاں موجود ہونا تھا۔وہ کیسے کل اس کا سامنا کرے گی۔

"یہ کس مشکل میں آپ نے ڈال دیا ہے" وہ دارم کے ہیولے سے مخاطب ہوئی۔

"ولیہ۔ میں سوچ رہی ہوں کہ بس اگلے جمعہ والے دن تمہاری منگنی رکھ دوں۔" سائرہ باہر سے بولتی اندر آئیں۔

اس نے تیزی سے چہرہ صاف کیا۔

"اماں آپ کو جیسے بہتر لگے" وہ آہستہ سے ان کی ہاں میں ہاں ملا گئی۔

"بس میں کل ہی شمع بھابھی سے کہہ دیتی ہوں۔وہ لوگ تو کل ہی تمہیں انگوٹھی پہنانے کے لئے آنا چاہ رہے تھے۔ مگر پھر شمع بھابھی نے میری عدت کی وجہ سے منع کردیا۔بدھ کو ختم ہورہی ہے۔تو میں نے سوچا جمعہ کو رکھ دوں" ولیہ نے اب کی بار ماں کی طرف نہیں دیکھا۔ کہیں وہ آنکھوں کے باقی ماندہ راز نہ جان جائیں۔

"یہ تمہاری چائے آپا" یمنہ چائے لے کر کمرے میں آئی۔

www.novelsclubb.com

سائرہ جاچکی تھیں۔

"آپ کو دکھائی اماں نے لڑکے کی تصویر" یمنہ نے رازداری سے پوچھا۔

"نہیں" چائے پیتے وہ خود کو کمپوز کرنے لگی۔

"مجھے تو ذرا اچھا نہیں لگا" اسکی بات پر چھم سے مسکراتا۔ قہقہے لگاتا کوئی یاد کے پردے پر لہرایا۔

"یمنہ پلیز یار میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔ پھر اس بارے میں بات کریں گے۔ تم لائٹ آف کر کے نائٹ بلب آن کرو۔ اور سو جاؤ۔ میں بھی چائے ختم کر کے لیٹ جاؤں گی" وہ بیزار لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"سوری آپا" وہ اسکی تھکاوٹ کا خیال کرتی لائٹ آف کرنے چل دی۔ ولیہ اس وقت تنہائی چاہتی تھی۔ وہ اتنی مضبوط نہیں تھی کہ قسمت کی ستم ظریفی کو اتنی جلدی اور اتنے آرام سے سہہ لیتی۔

"کیا خبر ہے" وہ شرٹ پہنتا اپنے خاص بندے کے ساتھ فون پر مصروف تھا۔

"باس وہ اسی لڑکے کے ساتھ مل کر ایک اور دکان کھول رہی ہے۔ شاید اب یہاں نہ بیٹھے۔" دوسری جانب کی آواز سن کر اس نے ہنکارا بھرا۔ فون سنتے وہ کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔

چہرہ موڑ کر بیڈ پر بکھرے وجود کو دیکھا۔ جسے کچھ دیر پہلے ہی وہ ٹشو پیپر کی طرح مسل چکا تھا۔

"اسے اٹھوانے کا بندوبست کرو۔ بس چند دن اور دیکھ لو۔ پھر وہ مجھے یہاں اس کمرے میں ملے۔ اور ہاں میں کمرے سے جا رہا ہوں۔ میرے کمرے میں موجود اس (گالی) کو اس کے باپ کے گھر کے سامنے پھینک آؤ۔ تا کہ اسے معلوم ہو۔

www.novelsclubb.com

مجھے انکار کا انجام کیا ہوتا ہے" وہ کرخت لہجے میں بولتا فون بند کرتا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

اور اگلے دن وہ اسکے روبرو تھی۔ شہزاد اور دلاور کے ساتھ وہ دکان پہنچی تھی جہاں دارم پہلے سے موجود تھا۔ اسے انکے ہمراہ آتا دیکھ کر وہ ہولے سے مسکرایا۔ پہلے دن کے بعد ولیہ دوبارہ اس دکان میں نہیں آئی تھی۔ دارم، شہزاد اور دلاور نے ہی ساری دکان سیٹ کی تھی۔

ایک جانب لکڑی کی دیوار سے ہی بنا کر ولیہ کا آفس بنایا ہوا تھا۔ جبکہ باقی دکان میں دیوار کے دونوں جانب صوفے اور کرسیاں لگائی گئیں تھیں۔

دیواروں پر مختلف کھانوں اور ریٹ لسٹ کے بورڈ تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ سب ان سب نے کب کیا اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔دکان کی بیسمنٹ میں کیٹرنگ کا سامان آج ہی آیا تھا جسے دلاور اور شہزاد اپنی نگرانی میں رکھوا رہے تھے۔ دارم اسے لئے آفس کی جانب آ گیا تھا۔

جسے شارٹ نوٹس پہ دارم نے اپنی مرضی سے سیٹ کروایا تھا۔شیشے کی ٹیبل کے ایک جانب ریوالونگ چیئر اور دوسری جانب دو کرسیاں تھیں۔

ایک کونے میں ویسے ہی انڈور پلانٹس تھے جیسے دارم کے آفس میں موجود تھے۔ شاید اس دن دارم نے اسے وہ پلانٹس غور سے دیکھتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔یکدم اسکی محبت پر ولیہ کی آنکھوں میں آنسو جھلملائے۔اسے ابھی دارم سے بات کرنی ہو گی۔

"کیسا لگا آفس۔ان شاء اللہ جیسے جیسے آپ ترقی کی منازل طے کریں گی۔اس آفس کو ہم اور بڑا کرتے جائیں گے ابھی تو شروعات ہے" اسکے سامنے موجود ایک

کرسی پر وہ خود ٹک گیا۔ بازو ٹیبل پر رکھے۔ جینز اور ٹی شرٹ میں اپنے رف حلیے کے ساتھ وہ ولیہ کو مشکل میں ڈال رہا تھا۔

اپنی بات کے جواب میں اسکی غیر معمولی خاموشی اور مسلسل نظریں چرانا دارم سے چھپا نہ رہ سکا۔

"ولیہ کیا بات ہے؟" اب کی بار اسکے مسکراتے چہرے پر بھی سنجیدگی ابھری۔

"میری منگنی ہے اگلے جمعہ کو" ایک گہرا سانس بھر کر اس نے ہمت مجتمع کی۔

اس کی بات پر وہ بے یقین نظروں سے اسے دیکھے گیا۔

"ہم میں بہت فرق ہے دارم۔۔ ہم کبھی بھی اکٹھے نہیں چل سکتے۔ کل رات اماں نے میرا رشتہ دلاور کے کزن سے طے کر دیا ہے" اب کی بار نظریں اٹھائے اس نے دارم کی بے جان ہوتی نظروں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پلیز مجھے معاف کر دیں۔ میں آپکے جذبے کی بہت قدر کرتی ہوں۔ مگر میں اسے سنبھال نہیں سکتی۔

اپنا نہیں سکتی۔" ولیہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔ جو بالکل خاموش تھا۔ اسکی بڑھتی خاموشی ولیہ کو پریشان کر رہی تھی۔

"آپ نے تو میرے لئے اپنا مقدمہ لڑنے کا کوئی موقع ہی نہیں چھوڑا۔۔" ہاتھ کی مٹھی بنا کر ٹھوڑی کے نیچے رکھتے وہ چہرہ دیوار کی جانب موڑ گیا۔

اس لمحے وہ کتنا بے بس تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

"میں ایک بار آنٹی سے ملنا چاہتا ہوں" اسکی جانب دیکھتے اس نے پھر سے فیصلہ

www.novelsclubb.com

سنایا۔

"آپ کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔ کیا ضروری ہے محبت میں سب مل ہی جائے" وہ ہر ممکن طریقے سے اسے روکنا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یعنی میں یکطرفہ محبت کا ہی مرتکب ہوا" اسکی آنسو د ھکیلتی آنکھوں کو اپنی گھور آنکھوں میں جکڑے وہ اعتراف چاہتا تھا۔ اتنا تو حق رکھتا تھا۔

اسکی بات پر آنکھوں سے گرتے آنسوؤں نے خاموش اعتراف کر لیا تھا۔ ولیہ نے نظریں جھکا لیں۔

"چلیں اتنی تو تسلی ہو گی کہ اس راستے میں۔۔۔ میں اکیلا سفر نہیں کر رہا تھا۔ یہ ان کہا اعتراف ہی بہت ہے" وہ اسے ستانا نہیں چاہتا تھا۔ اسی لئے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ ولیہ نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔

محبت کی قسمت میں خسارہ ہی آیا

تمہارا کیا گیا ہم نے تو سب کچھ لٹا یا

www.novelsclubb.com

دارم نے اسکے بعد ولیہ سے کسی قسم کی بات نہیں کی۔

دن یوں ہی پر لگا کر اڑتے گ ئے۔ولیہ کا کام بھی اچھا شروع ہو گیا تھا یا یہ کہنا بہتر تھا کہ کام کے معاملے میں قسمت اس پہ مہربان تھی۔

انہی دنوں صدف نے بھی اپنے این جی او کے دو فنکشنز کے لئے ولیہ کی کیٹرنگ لی تھی۔

دارم ایک دو بار کے بعد اسکے آفس نہیں آیا۔اور وہ بھی دلاور اور شہزاد سے مل کر چلا گیا۔

ولیہ نے ایک جانب تو سکھ کا سانس لیا کہ اسے بار بار دارم کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا۔ وہیں کسک حد سے سوا تھی۔

www.novelsclubb.com

منگنی سے ایک دن پہلے سائرہ کے اصرار پر وہ دکان پہ نہیں گئ۔

"یہ دیکھو لڑکے والوں نے تمہارا سوٹ بھیجا ہے" ہلکے کام والا سوٹ ولیہ نے بس ایک نظر دیکھا۔

سائرہ کو نجانے اس کا انداز اتنا بجھا بجھا کیوں لگا۔

"ولیہ کیا بات ہے بیٹا تو خوش نہیں "سائرہ نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

"نہیں اماں۔ بس میں نے اتنی جلدی اس سب کا نہیں سوچا تھا" ولیہ نے سیدھے سبھاؤ سے کہا

"بیٹا جلدی یا بدیر مگر یہ سب تو کرنا ہی تھا" وہ پھر سے اسے سمجھا رہی تھیں۔

"اپنے باس کو دعوت دی ہے؟" سائرہ کی بات پر اس نے چونک کر دیکھا۔

"نہیں" وہ بدقت بولی۔

"ارے تو فون کرو نا" سائرہ نجانے جان بوجھ کر کہہ رہی تھیں۔ یا ان کا انداز سرسری تھا۔

"فون کرو ابھی"

"کر دوں گی اماں" وہ کبھی بھی اس کو فون کر کے اتنی بے رحمی کا ثبوت نہیں دے سکتی تھی۔

"ارے بعد مین بھول جائے گا ابھی کرو" سائرہ مصر تھیں۔

ولیہ نے بے بسی سے ماں کے ضدی لہجے کو دیکھا۔ پھر موبائل پکڑ کر دارم کا نمبر ملایا۔

"السلام علیکم" چوتھی بیل کے بعد دوسری جانب سے فون اٹھالیا گیا تھا۔

"وعلیکم سلام۔۔ کیسی ہیں؟" محبت سے گندھا لہجہ ولیہ کا بس نہیں چل رہا تھا رو دے۔

www.novelsclubb.com

"سر وہ کل میری منگنی ہے" ولیہ اٹک کر بولی۔

"جی جانتا ہوں۔ کاش یہ دن میں آپکی اور اپنی زندگی سے مٹا سکتا۔" اسکی بات پر ولیہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا۔ سائرہ غور سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ وہ جان گئ اسکی ماں نے جان بوجھ کر یہ کروایا ہے۔

"ہم چاہ رہے تھے کہ آپ بھی کل آئیں" نظریں جھکائے وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔

"اگر میں آگیا تو آپ کسی اور کی نہیں ہو سکیں گی" اس سے زیادہ وہ نہیں سن سکتی تھی کال کاٹ دی۔

"کیا ہوا" کسی بھی سلام دعا کے بغیر اسے فون بند کرتے دیکھ کر سائرہ نے پوچھا۔

"کہہ رہے تھے وقت ملا تو آؤں گا" ولیہ نے لہجے کو ہموار کرنا چاہا۔

"آجائے تو بہتر ہے" سائرہ ایک گہری سانس خارج کرتیں اسکے پاس سے اٹھ گئیں۔ ولیہ نظریں جھکائے رہی

"اللہ کیوں ڈالی ایسے شخص کی محبت "سائرہ کے جاتے ہی وہ لب بھینچ کر آنسو روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

اور بالآخر وہ دن بھی آ گیا۔ شام میں ہلکا پھلکا میک اپ کئے وہ بوجھے دل کے ساتھ تیار تھی۔

کچھ ہی دیر میں لڑکے والے آنے ہی والے تھے۔ وہ کمرے میں خاموش بیٹھی ہاتھوں میں پہنی چوڑیوں اور انگوٹھیوں سے کھیل رہی تھی۔

یمنہ نے رات میں زبردستی اسکے ہاتھوں پہ مہندی بھی لگا دی۔ ولیہ اپنی تیاری سے الجھن ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپا یہ تمہارے باس کا ڈرائیور دے کر گیا ہے "یمنہ ہاتھوں میں بکے اور ایک گفٹ تھامے اندر آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ولیہ نے بجھے دل سے ہی وہ دونوں چیزیں تھامیں۔

بکے پر ایک کارڈ لگا تھا۔

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے دونوں چیزیں تھام کر کارڈ کھولا

My love is pure

I saw an angel

Of that I'm sure

She smiled at me on the subway

She was with another man

But I won't lose no sleep on that

Cause I've got a plan'

www.novelsclubb.com

You're beautiful

I saw your face in a crowded place

And I don't know what to do

Cause I'll never be with you'

Yes, she caught my eye

As we walked on by

She could see from my face that I was

Flying high

www.novelsclubb.com

And I don't think that I'll see her again

But we shared a moment that will last 'til the end

There must be an angel with a smile on her face

When she thought up that I should be with you

But it's time to face the truth

I will never be with you

www.novelsclubb.com

ہاتھ سے بکے اور گفٹ بیڈ پر رکھ کر ایک ہاتھ میں کارڈ تھامے دوسرے ہاتھ سے بمشکل اپنی سسکیاں روک رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسی لمحے فون پر دارم کا نام جگمگایا۔وہ آنکھیں میچ گئ۔آنسو تواتر سے گالوں پر گر رہے تھے۔

اس میں ہمت نہیں تھی اس لمحے اس کا فون اٹھانے کی۔

مگر دل تھا کہ ہمک ہمک کر اسی کی جانب کھنیچ رہا تھا۔

آخری بیل ختم ہونے سے پہلے اس نے فون اٹھا دیا۔

کان سے لگائے اسکی سسکیاں دوسری جانب وہ بآسانی سن سکتا تھا۔

"مجھ میں ہمت نہیں تھی کہ آپ کو کسی اور کے نام ہوتا دیکھتا۔اسی لئے معذرت آپکی اس خوشی میں میں شریک نہیں ہو سکتا تھا۔"اس کا ٹوٹا لہجہ ولیہ کو اور بھی توڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں محبت کی آپ نے مجھ سے؟"وہ خفا لہجے میں بولی۔

ایک زخمی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئ۔

"یہ محبت کب پوچھ کر ہوتی ہے۔بس دل کے دروازے کھول کہ قبضہ کر لیتی ہے۔اور پھر جانے کا نام بھی نہیں لیتی" وہ بے بسی سے بولا۔

"تھینک یو" ولیہ نے گفٹ کو ایک نظر دیکھا۔ نجانے اس میں کیا تھا۔وہ تہیہ کر چکی تھی کہ نہیں کھولے گی۔

"کس بات کا؟" وہ چونک کر بولا۔

"گفٹ اور پھولوں کا" آنسو صاف کرتے اب وہ لہجے کو ہموار کرنے لگی۔

"کاش یہ کسی اور استحقاق سے بھجوا سکتا۔" دارم کے لہجے کی یاسیت اسے پھر سے بکھیرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی۔دارم نے کال کاٹ دی۔

ولیہ نے ہارے ہوئے جواری کی طرح ہاتھ گود میں گرائے۔

پھر وہ کب فہد کے گھر والوں کے سامنے گئی۔انہوں نے کب اسے انگوٹھی پہنائی۔

اسے کچھ پتہ نہیں تھا۔

اسی دن اسکے سسرال والے اگلے ماہ شادی کی ڈیٹ رکھ گئے۔

انکے جانے کے بعد وہ سائرہ کے سر ہو گئ۔

"اماں اتنی جلدی کیا ہے۔ کچھ دیر رک جائیں" وہ تو ابھی اس منگنی کو قبول نہیں کر پا رہی تھی کہاں شادی۔

"ولیہ دیکھو میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔ اب تم مجھے اور پریشان مت کرو"

"اماں میرے ابھی قدم تو مضبوط ہونے دیں۔۔ میں شادی کے بعد کیسے ایک دم سب مینج کروں گی" وہ کرلائ۔

www.novelsclubb.com

"جب فہد نے کہا ہے کہ وہ ہر طرح تمہارا ساتھ دے گا تو پھر تمہیں کیا مسئلہ ہے" سائرہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

ماں کو سمجھانا اب بے سود تھا۔ وہ جان گئ تھی۔

"ہیلو ولیہ "وہ اس وقت دکان پر تھی کہ صدف کی کال آئی۔

"السلام علیکم ! کیسی ہیں آنٹی"ولیہ نے خوشدلی سے کہا۔

"وعلیکم سلام بالکل ٹھیک۔کل میں ایک کیٹی پارٹی رکھ رہی ہوں۔ میری دس بارہ فرینڈز ہوں گی۔ تو تم گھر آکر مینج کر سکتی ہو"صدف کی بات پر چند لمحے وہ خاموش رہی۔

جب سے اسکی منگنی ہوئی تھی تب سے دارم نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔چند بار وہ دکان پر اسے نظر آیا تھا مگر دارم اور باقی لڑکوں سے مل کر وہ چلا گیا تھا۔

ولیہ سے اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔نہ اس میں ہمت تھی کہ وہ دارم سے بات کرتی۔

پہلے سوچا منع کر دے پھر خیال آیا اس وقت تو وہ آفس میں ہی ہو گا۔

"جی آنٹی میں مینج کرلوں گی۔ آپ بتاد یجئے گا مینیو کیا رکھنا ہے" اس نے ہامی بھر لی۔

"تھینک یو میری جان۔ میں ڈرائیور بھجوادوں گی بس تم گیارہ بارہ بجے تک آجانا اور مینو میں رات میں میسج کر دوں گی" صدف خوش ہو گئیں۔

"جی بہتر" خداحافظ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"آپی ایک بات کہوں" رات میں وہ صدف کے بھیجے ہوئے مینو کو پڑھ رہی تھی کہ یمنہ اسکے پاس لیٹی اسکے لمبے گھنے بالوں کو ہاتھ میں تھامے ان سے کھیل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کہو" وہ مصروف سے انداز میں بولی۔

"آپ کو فہد بھائی سوٹ نہیں کرتے۔" اسکی بات پر پل بھر کو ولیہ کا دل دھڑکا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا کون سوٹ کرتا ہے پھر؟" اس نے لہجے کو سرسری رکھا۔

"دارم بھائی" یمنہ کی بات پر اس نے حیرت سے نظریں اس پر ڈالیں۔

"خبردار ایسی بات آئندہ کی" اسے غصے سے گھر کا

"کیا ہے آپی۔ میں نے جب پہلی بار دارم بھائی کو دیکھا تھا تب ہی سوچا تھا کہ کاش ایسا ہی بندہ میری آپا کے لئے ہو۔ بلکہ یہی ہوں" یمنہ کی باتیں اسکے زخم پھر سے ہرے کر رہی تھیں۔اس نے بڑی مشکل سے ان دنوں خود کو سمیٹا تھا۔

"یمنہ چپ کر جاؤ" وہ بیزار لہجے میں بولی۔

"کاش میں تمہارے لئے کچھ کر سکتی" وہ بے بسی سے بولی

www.novelsclubb.com

"تم صرف اتنا کرو کہ آئندہ یہ ذکر مت کرنا۔" ولیہ نے بے بس لہجے میں کہا یمنہ خاموش ہو گئی۔

اگلے دن وہ اسی گھر میں موجود تھی جہاں سے زندگی نے نیا اور تکلیف دہ رخ لیا تھا۔

گہری سانس بھر کر وہ گاڑی سے اتر کے اندر داخل ہوئی۔

صدف نے دارم کو نہیں بتایا تھا کہ انکی کیٹی پارٹی کو ولیہ ہوسٹ کرے گی۔

صدف سے ملنے کے بعد وہ کچن میں مصروف ہو چکی تھی۔

صدف نے دو تین اور لڑکیاں بلوالیں تھیں۔ جو ولیہ کی مدد کروا رہی تھیں۔

اچھا خاصا مینیو تھا جو چار بجے تک اسے بنالینا تھا۔ اسکے بعد تو بس سرو کرنا تھا۔

مگر سرو کرنے کی ذمہ داری ولیہ کی نہیں تھی اس نے بس سپروائز کرنا تھا۔

وہ مطمئن سی کچن میں چادر اتارے دوپٹہ کندھوں پر ڈالے کام کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

سب سے زیادہ تسلی اس بات کی تھی کہ اس کے ہونے تک دارم نہیں ہو گا۔ کیونکہ وہ آفس سے رات کو ہی گھر آتا تھا۔

مگر کچھ باتیں پوری ہونے کے لئے نہیں ہوتیں۔

صدف تیار ہونے قریبی پارلر گئیں ہوئیں تھیں۔انہیں تسلی تھی کہ ولیہ سب مینیج کر لے گی۔

چیزیں پکانے کے ساتھ ساتھ ولیہ نے انکے ڈرائنگ روم کی سیٹنگ کرنے کی ذمہ داری بخوشی اپنے سر لے لی تھی۔منی پیزا اور کوکیز وہ بیک ہونے کے لئے رکھ آئی تھی۔

اب ڈرائینگ روم میں کام والیوں کی سیٹنگ میں مدد کروا رہی تھی۔کہ ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر دارم عجلت میں اندر آیا۔

www.novelsclubb.com

"ممی۔۔ڈیڈی کی۔۔۔"ڈرائنگ روم میں ولیہ کو بنا چادر اور کندھوں پر دوپٹہ لئے کھڑے اس نے بے یقین نظروں سے دیکھا۔ولیہ اس اچانک افتاد پر حیران کھڑی تھی۔سرعت سے رخ موڑ کر دوپٹہ لیا۔

"سوری وہ میں سمجھا ممی یہاں ہیں" اس نے معذرت کی مگر ولیہ کو دیکھ کر جو چمک اسکی آنکھون میں نظر آئی وہ ولیہ سے چھپی نہیں رہی۔

وہ دھڑکتے دل کو سنبھالے اب رخ اسکی جانب موڑ چکی تھی۔

"کوئی بات نہیں" وہ دھیرے سے بولی۔

"آپ ویسے یہاں کیا کر رہی ہیں؟" اب وہ اسکی اپنے گھر موجودگی کی وجہ دریافت کر رہا تھا۔

"آنٹی نے مجھے پارٹی ارینج کرنے کے لئے بلایا تھا" اسکی وضاحت پر وہ ہولے سے سر ہلا کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آنٹی نزدیکی سیلون گئیں ہیں" ولیہ نے صدف کے بارے میں بتایا۔

"میرے روم میں چائے بجھوادیں گی پلیز" دارم کی بات پر وہ بے تاثر چہرہ لئے ہاں میں سر ہلا کر اسکے قریب سے گزر کرک-چن کی جانب چلی گئی۔

چائے خود بنا کر علی کے ہاتھ دارم کے کمرے میں بھجوائی۔

اسکے بعد واپسی تک ولیہ کا اس سے سامنا نہیں ہوا۔اس نے شکر کیا۔

رات میں وہ ٹیرس پر اکیلا کھڑا انجانے آسمان میں کیا ڈھونڈ رہا تھا۔یا قسمت کی ستم ظریفی پر کڑھ رہا تھا۔

کندھے پہ پڑنے والے ہاتھ کے دباؤ پہ اس نے مڑ کر دیکھا۔یاور اسکے ساتھ آکر کھڑے ہوئے۔

"کچھ عرصے سے نوٹ کر رہا ہوں تم بہت خاموش ہو گئے ہو۔باپ سے بھی شئیر نہیں کرو گے "ان کی بات پر وہ زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لایا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ڈیڈی "وہ انہیں جھٹلانے لگا۔

"دارم۔۔۔مجھے خوش فہمی تھی کہ میں تمہارا اچھا دوست ہوں۔۔ چلو تم نہ صحیح مگر میں ضرور ہوں۔شاید تمہاری اس خاموشی کی وجہ سے بھی واقف ہوں" انکی بات پر اس نے جھٹکے سے رخ یاور کی جانب کیا۔

"کون سی وجہ ؟" وہ شاید انہیں آزما رہا تھا۔

"ولیہ۔۔کیا وہ بچی تمہاری اس خاموشی کی وجہ ہے ؟" انکی بات پر وہ ہولے سے سر نفی میں ہلا کر ہلکا سا مسکرایا۔یاور کو یہ مسکراہٹ بڑی تکلیف دہ لگی۔

"آپ واقعی اچھے دوست ہیں" کچھ دیر بعد وہ بڑی یاسیت سے بولا۔

"تو کیا مسئلہ ہے تم کہو تو ہم اسکے گھر والوں سے بات کرتے ہیں" دارم نے محبت سے انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایسے ہی تھے شروع سے دونوں بیٹوں کی خوشی کے لئے کچھ بھی کرنے کو ہر دم تیار۔ایسے ہی تو اس نے ولیہ سے حال دل نہیں کہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ یا ور اسکا ساتھ دیں گے۔

"اسکی شادی ہونے والی ہے" دارم کی بات پر وہ بھونچکارہ گئے۔

"یہ کب ہوا؟"

"پچھلے ماہ اسکی منگنی تھی اور اب چند دنوں میں شادی ہونے والی ہے۔" دارم کی بات پر وہ خاموش رہ گ ےئے۔

"تم نے اسے کیوں نہیں بتایا"

www.novelsclubb.com

"سب بتایا تھا۔وہ نہیں مانتی۔نہ اسکی امی۔میں بس اسکی خوشی میں خوش رہنے کی کوشش کررہاہون" اس نے بے بسی سے کہا۔

وہ اسے کیا تسلی دیتے۔

"اس لڑکی کا کیا بنا" وہ آج پھر سے اپنے خاص بندے سے پوچھ رہا تھا۔

" باس منگنی ہو گئ ہے۔چند دنوں بعد شادی ہے "اس کی بات پر وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

" منحوس اتنی دیر سے کیوں بتایا۔اٹھوا اسے۔۔موقع ملتے ہی وہ میرے پاس ہونی چاہئے۔

کرواتا ہوں میں اسکی شادی۔۔گالی)"اسکی پھنکار پر دوسری جانب اس کا خاص بندہ کانپ کر رہ گیا۔

"کچھ دنوں میں وہ میرے پاس نہ ہوئ۔تو تو جانتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کیا کروں گا"اسکی بات پر وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا۔

"جی جی باس۔۔ جیسے ہی وہ اب اکیلی نظر آئی۔۔ میں اپنا کام کر لوں گا" وہ جلدی سے بولا۔

"گڈ" قہقہہ لگاتے اس نے فون بند کر دیا

سائرہ نے آج اسے دکان پر نہیں جانے دیا تھا۔کیونکہ اسکی ساس نے اسے ساتھ لے جا کر ولیمہ کا ڈریس پسند کرنا تھا۔

"تم تیار ہو جاؤ وہ کچھ دیر میں آتی ہوں گی" ولیہ نے ماں کی بات پر ہولے سے سر ہلایا۔اور کپڑے بدلنے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں آکر ابھی وہ کپڑے نکال ہی رہی تھی کہ باہر سے دروازہ کھٹکنے اور پھر دلاور کی امی کی آواز آئی۔

تھوڑی دیر بعد آوازیں اونچی ہونے لگیں جیسے وہ لڑ رہی ہوں۔

ولیہ حیران ہوتی باہر آئی۔

"بھابھی اگر ولیہ اور اسکے باس کے بیچ کچھ تھا تو آپ کو پہلے بتانا چاہئیے تھا۔ آپ جانتی ہیں آپا نے کس قدر بے عزتی کی ہے ہماری" ولیہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں۔

"بھابھی ایسا کچھ نہیں ہے میری ولیہ ایسی نہیں ہے" سائرہ نے وضاحت دی۔

"ہمیں بھی یہی گمان تھا۔ مگر افسوس" انہوں نے کاٹ دار نظروں سے کمرے کے دروازے میں کھڑی ولیہ کو دیکھ کر کہا،

"پاگل تو نہیں ہے ناوہ لڑکا جو انہیں فون کر کے اپنی محبت کے قصے سنا رہا ہے۔ آخر اسی کے ساتھ کام کرتی ہے۔ راتوں رات اس نے دکان بھی بنوادی اسے۔ اور کام بھی دینے شروع کر دئیے آخر کوئی ایسے ہی تو اپنا پیسہ نہیں لٹاتا" ولیہ حیران پریشان ان کے الزام سن رہی تھی۔

"فون۔۔ لڑکا۔۔ محبت "سب گڈ مڈ ہو گیا۔اسی لمحے دروازہ پھر بجا۔

یمنہ اور مصطفی جو ولیہ کے ساتھ دروازے میں کھڑے سب سن رہے تھے۔

دروازے کی جانب بھاگے۔

مصطفی نے دروازہ کھولا تو دلاور غصے میں بھرا اندر آیا۔

ولیہ اسکی جانب بڑھی۔

"میں شہزاد کو پہلے ہی کہتا تھا یہ بندہ مجھے ٹھیک نہیں لگتا۔کر دیا نہ اس نے اپنا کام"

اس کا بھی لہجہ ماں کی طرح چبھتا ہوا تھا۔

"ہوا کیا ہے۔۔مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی" ولیہ بے بسی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپکے ان ہمدرد نے فہد بھائی کو فون کر کے یہ کہا ہے کہ آپ اور وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں لہذا وہ اس رشتے سے انکار کریں" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

ولیہ کو لگا اسکے سر پر آسمان گر پڑا ہو۔وہ پھٹی پھٹی نظروں سے دلاور کی جانب دیکھ رہی تھی۔

دارم یہ کیسے کر سکتا تھا۔اتنا بڑا ظلم۔۔ولیہ سر پکڑ کر کھڑی تھی۔

"اب آپا کی طرف سے انکار ہے" شمع غصے سے پھنکارتیں دلاور کو لے کر چلی گئیں۔

"ولیہ "سائرہ نے ملامتی نظروں سے ولیہ کو دیکھا۔

"اماں یقین کریں ایسا کچھ نہیں تھا۔آپ۔۔آپ مجھے جانتی ہیں میں ایسی نہیں ہوں "اس نے تو محبت کی قربانی دے دی تھی۔پھر دارم نے اسے کیوں روندھا۔۔کیوں دنیا کے سامنے یوں ذلیل ورسوا کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو باس سب انتظامات پورے ہیں" اس وقت وہ اپنے مخصوص کلب میں موجود تھا جس وقت منظر کا فون آیا۔ وہ تیزی سے اپنے بازوؤں میں جھولنے والی مشہور ماڈل گرل کو پیچھے دھکیل کر فون سننے باہر کی جانب بڑھا۔

"احتیاط کرنا اسکے گھر کے پاس سے مت اٹھوانا۔ اسکے عاشق نے اسکے گھر کے باہر پہرے لگوائے ہیں۔ ہمیں بے وقوف سمجھتا ہے۔۔ جیسے ہمیں نہیں معلوم کے سادہ لباس میں پولیس اس کے گھر کو گھیرے ہوئے ہے۔ بس کسی اور جگہ پر شب خون مارنا" ایک ہاتھ سے اپنی گھنی داڑھی اور مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا وہ زہر خند لہجے میں بولا۔

"جی باس میں اس بات کا خاص اہتمام کروں گا" اسکی بات پر دوسری جانب ہمیشہ کی طرح جی حضوری کی گئی۔

"اسے لے کر میرے فارم ہاؤس پہنچنا سیدھا" اسکی بات پر پھر سے دوسری جانب سے اچھا جی کی گردان ہوئ۔

"کل ملتے ہیں۔۔ میری چڑیا کے سنگ" مکاری سے ہنستے اس نے فون بند کیا۔

ایک بار وہ کسی کام سے اس علاقے کے کونسلر سے ملنے گیا تھا۔

وہ علاقے کا وزٹ کروا رہا تھا۔

وہیں ولیہ کے گھر کے سامنے سے گزرتے اسکی نظر جونہی چھت پر پڑی۔

اس پری چہرہ کو دیکھتے ہی وہ تو مانو پاگل ہوگیا۔اگلے دن ہی اس کا سب پتہ کروایا۔

بھتہ خوری کا ڈر بھی جان بوجھ کر بٹھایا۔اس کے خیال میں تھا کہ اسکے ساتھ کام کرنے والے لڑکے نہیں مانیں گے۔

www.novelsclubb.com

اور وہ اسی پاداش میں ولیہ کے گھر جا کر اسے اٹھوا لے گا۔

مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ دارم جیسا بندہ اس معاملے میں کود پڑے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے اثر و رسوخ سے وہ اچھے سے واقف تھا۔اسی لئے بڑے سبھاؤ سے معاملہ لے کر چلنا چاہتا تھا۔دارم کا جھکاؤ ولیہ کی طرف وہ محسوس کر گیا تھا۔یکدم اسکے گھر تک ولیہ کا چلے جانا یقینا دال میں کچھ کالا تھا۔

لیکن ولیہ کے ایک دم سے رشتہ جڑنے کی خبر نے اسے مزید صبر سے چلنے نہیں دیا۔

اب وہ جلد از جلد وہ سب کرنا چاہتا تھا جو وہ نجانے کتنی بے کس اور مجبور لڑکیوں کے ساتھ کر چکا تھا۔

اپنے عہدوں پر اکڑنے والے ایسے درندے ہمارے معاشرے کے لئے ناسور سے کم نہیں۔مگر افسوس کے یہ ہمارے درمیان بڑے فخر اور عزت سے رہتے ہیں جبکہ دوسروں کی عزتوں کے ساتھ کھیل کر یہ نجانے کس کالے قانون کے تحت آزاد پھرتے رہتے ہیں۔

"تم کہاں جا رہی ہو اس وقت" اسے چادر لپیٹے اور بیگ کندھے سے لٹکاتے دیکھ کر وہ جو کچن سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھیں، حیران ہوئیں۔

"کچھ کام ہے اماں" وہ سنجیدگی سے بولیں۔

"کوئی ضرورت نہیں اب گھر سے نکلنے کی۔ جتنی بے عزتی ہماری کل ہونی تھی ہو گئی۔ اب کمانے کا خیال دل سے نکالو۔۔ میں کسی اور سے بات کر کے تمہیں تو اپنے گھر کی کروں۔۔" وہ غصے سے اسے دیکھ کر بولیں۔

رات میں سوائے ایک بار ملامتی نظر ڈالنے کے انہوں نے ولیہ سے بات ہی کرنی ترک کی ہوئی تھی۔ وہ انہیں وضاحتیں دے دے کر تھک گئی مگر سائرہ نے اسے نظر اٹھا کر نہ دیکھا۔

آخر یمنہ زبردستی اسے وہاں سے اٹھا کر لے گئی۔

"اماں جوتے مار لیں۔ میری چمڑی ادھیڑ دیں۔ مگر باخدا میں آپکی خوشی میں خوش تھی۔ میں نے دارم کو بڑھاوا نہیں دیا تھا" وہ ایک بار پھر ماں کے قریب آتے بے بسی سے بولی۔

"ولیہ ایک عزت ہی تو تھی ہمارے پاس۔۔ کل وہ بھی نہ رہی" انہوں نے پہلا شکوہ کیا۔

"اماں کچھ نہیں ہوا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں بس تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔ شمع خالہ اور فہد کی ماں خود آئیں گی۔ سب صحیح کرنے۔ آپ دیکھنا" وہ ماں کے آنسو صاف کر کے یقین سے بولی۔

"کیوں کیا جادو کی چھڑی ہے تمہارے پاس؟" انہوں نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔ مگر جس نے سب غلط کیا ہے اب وہی اسے صحیح کرے گا۔ بس گھنٹے تک میں آتی ہوں۔ پلیز اماں اس کے بعد کہیں نہیں جاؤں گی۔ جو آپ کہیں گی وہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کروں گی" اس نے منت بھرے انداز میں اسے دیکھا۔ نجانے کیوں ان کا دل پریشان ہو رہا تھا۔

"اللہ کرے تم جیسا سوچ رہی ہو ویسا ہو۔ دھیان سے جانا" وہ زیادہ دیر اپنا غصہ برقرار نہیں رکھ سکیں۔ وہ تھی بھی تو اتنا احساس کرنے والی۔ ولیہ نے سر ہلایا۔ منہ چادر سے ڈھانپا اور گھر سے نکل گئ۔

گھر سے نکل کر دارم کے آفس کی جانب جانے والی بس پکڑی۔

تمام راستہ وہ مختلف الفاظ ترتیب دے رہی تھی۔ ساری رات وہ کڑھتی رہی تھی۔ وہ امید نہیں کر سکتی تھی کہ دارم ایسا وار کرے گا۔

www.novelsclubb.com

"دکھادی اپنی امیری اور دیکھ لی میری بے بسی" تمام راستہ اس نے بمشکل آنسو پئے تھے۔ بیگ کو تھپتھپا کر کچھ چیک کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکے آفس کے سامنے بس روکی۔وہ اتری۔

سر اٹھا کر اس اونچی بلڈنگ کو حقارت سے دیکھا۔

"میں تمہیں کیا سمجھی تھی اور تم۔۔۔تم کتنے بودے نکلے "کل رات دارم کا جو بت اس نے دل میں تراشا تھا وہ پاش پاش ہوا تھا۔

"غلطی میری تھی۔بت تو ہوتے ہی ٹوٹنے کے لئے ہیں۔کیونکہ تمہارا بت دل میں سجایا۔دلوں مین بت نہیں اللہ کی محبت رہتی ہے۔اور دنیا کی محبت کو دل مین بسانے والے شاید میری طرح یونہی تہی داماں رہ جاتے ہیں "دل کیا تھا پھوٹ پھوٹ کر روئے چیخے چلائے۔مگر اسے ابھی مضبوط رہنا تھا۔

www.novelsclubb.com

من من بھر کے قدم اٹھاتی اندر کی جانب بڑھی۔

اسکی ریسیپشنسٹ ولیہ کو جانتی تھی۔

"جی میم "وہ مسکرا کر بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپکے باس سے ملنا ہے" اسکی بات پر اس نے مسکرا کر سر ہلایا اور دارم کو ایکسٹینشن پر اطلاع دی۔

"میم آپ سر کے آفس میں جا سکتی ہیں" وہ مخصوص مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولی۔

مگر ولیہ تھوڑا سا بھی مسکرا نہیں سکی۔

خاموشی سے وہ تیسری منزل کی جانب بڑھی جہاں دارم کا آفس تھا۔اسکے آفس کے باہر کھڑے ہوتے اس نے گہرا سانس کھینچ کر خود کو ہمت دلائی۔

اگلے ہی لمحے وہ دروازہ دھکیل کر اندر موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

دارم اسے دیکھتے خوشگوار انداز میں کھڑا ہوا۔

"واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز" اسکے خوشی سے دمکتے چہرے پر ولیہ نے نفرت بھری نظر ڈالی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مگر جو سرپرائز آپ نے کل مجھے دیا تھا وہ پلیزینٹ ہر گز نہیں تھا" اسکے چہرے اور لہجے میں موجود غیر معمولی پن دارم کو چونکا گیا۔

"شرم نہیں آئی آپ کو۔۔یہ محبت ہے آپ کی۔۔کسی کی زندگی۔۔اسکی عزت کو پل بھر میں دو کوڑی کا کر دینا۔۔۔کیا سوچ کر آپ نے یہ سب کیا۔۔غریب ہوں مگر بے غیرت نہیں" ولیہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اسکی میز کے قریب آتے نفرت سے بھرے تیر اسکی جانب پھینک رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟ کہنا کیا چاہ رہی ہیں میں سمجھا نہیں؟" وہ اسکے انداز پر بے طرح حیران اور اب تو پریشان ہو گیا تھا۔

"آپ بیٹھ کر بات کریں؟" اپنی جگہ سے نکل کر وہ اسکی جانب آیا۔

"بیٹھ کر۔۔۔ میں یہاں بیٹھنے اور مذاکرات کرنے نہیں آئی۔ صرف آپ سے پوچھنے آئی ہوں کہ کیا سوچ کر آپ نے اتنی گری ہوئی حرکت کی؟" اس کا تنفر آمیز لہجہ دارم کے اعصاب جھنجھوڑ کر رکھ گیا۔

"ولیہ مجھے نہیں معلوم آپ کس بارے میں بات کر رہی ہیں" وہ اب کی بار اپنی بات پر زور دے کر اونچی آواز میں بولا۔

"کیا آپ نے فہد کو فون کر کے میری اور اپنی سو کالڈ محبت کے راگ نہیں الاپے؟ کیا آپ نے اسے یہ نہیں کہا کہ وہ شادی سے انکار کرے؟ کتنے رنگ ہیں آپ کے۔۔۔ مجھے محبت کے جال میں پھنسا کر جب یہ دیکھا کہ میں عام لڑکیون کی طرح نہیں پھنسی تو اس انداز میں مجھ سے بدلا لیا ہے آپ نے" اس کا ٹھنڈا ٹھار لہجہ اور الفاظ کوڑے کی طرح دارم پر برس رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"انف ولیہ۔۔۔ہیویو گون میڈ۔۔۔ میں کیوں کروں گا اس کو فون۔۔" اس نے جھٹلایا۔ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"تو اسے کیسے آپ کا نام پتہ چلا۔۔اسے کس نے فون کیا۔ یہ بات تو ایسی تھی کہ مین نے کبھی اکیلے مین خود سے نہیں کی۔۔تو۔۔۔کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ یہ۔۔کیوں؟" وہ رو پڑی۔۔

"نفرت ہو رہی ہے مجھے آپ کے اس حسین چہرے سے اس لمحے۔۔ جانتے ہیں۔۔کیا حال ہوا ہے ہمارا کل سے اب تک۔۔لوگ آکر میری عزت کو تار تار کر رہے ہیں۔ میری ماں کو باتیں سنا رہے ہیں۔۔ میں نے آپ کا کیا بگاڑا تھا۔۔" چہرہ ہاتھوں میں لئے وہ بے بسی سے رو پڑی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"فار گاڈ سیک ولیہ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا" دارم اسکے قریب آیا۔ اسکی خوشبو قریب محسوس کر کے اس نے چہرے سے سرعت سے ہاتھ ہٹا کر دو قدم پیچھے لئے۔

"خبر دار۔۔۔ خبر دار جو آپ میرے قریب آئے۔۔۔ دل نہیں بھرا ابھی مجھ سے بدلہ لے کر۔۔۔ اب اپنی ہوس بھی پوری کرنا چاہتے ہیں" اسکے الفاظ تھے کہ کوئی ہتھوڑا۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ تم۔۔ تم اس قابل نہیں تھیں کہ میں تم سے محبت کرتا۔ اپنے اتنے سچے جذبے تمہارے نام کرتا۔۔ ہاں کی تھی میں نے کال۔۔ کیا کر لوگی۔۔ بولو" اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔ لہجے میں تیزی آچکی تھی۔ خون آشام نظروں سے وہ ولیہ کو دیکھا رہا تھا جس کی آنکھوں میں بے یقینی در آئی تھی۔ اسے کسی قدر امید تھی کہ شاید یہ دارم نہ ہو۔ مگر اسکے یوں مان جانے پر وہ حیران اور ساکت نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے اپنی محبت پہ آج افسوس ہے۔۔" دارم نے ملامتی نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔ پھر بڑھا کر آفس کا دروازہ وا کیا۔

"تمہاری ناقص عقل کے مطابق اس سے پہلے کہ میں تمہیں اپنی ہوس کا نشانہ بناؤ۔۔ تم چلی جاؤ یہاں سے۔۔ ہمیشہ افسوس رہے گا کہ ایک کم ظرف کے لئے میں نے دل میں جگہ بنائ" اب کے دارم کے لہجے کی کاٹ ولیہ کے لئے سننا مشکل ہو گئ۔

"میں تب تک یہاں سے نہیں جاؤں گی۔ جب تک آپ دوبارہ فہد کو فون کر کے اس سے نہ معافی مانگیں اور میری پوزیشن نہ کلئیر کریں" وہ اٹل انداز لئے وہیں کی وہیں جمی رہی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کرتا میں کال۔۔ کیا کر لو گی۔ ہاں" وہ دروازہ ایک دھماکے سے بند کرتا پھر اسکی جانب آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پھر کم ظرف میں نہیں آپ ہیں۔۔ کس روح کے رشتے کی بات کی تھی۔آپ جیسے امیر زادے ہوتے ہی ایسے ہیں۔ محبت کے ہجوں سے ناواقف اور ہوس کی کتابیں رٹے ہوئے۔۔ مگر اللہ انصاف کرے گا" ولیہ ایک بار پھر اسے لعن طعن کرنے لگی۔

"سٹاپ اٹ "اب کی بار دارم کی دھاڑ پر وہ سہم گئی۔

"نکلو یہاں سے "اس کا بازو غصے سے اپنے ہاتھ کے شکنجے میں جکڑے اسے لئے وہ دروازے کی جانب آیا۔غصے سے اسے باہر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا۔ولیہ شدت سے رو پڑی۔

خاموشی سے قدم واپس موڑ لئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اندر اپنے آفس میں بیٹھا دارم غصے سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ٹیبل پر ہاتھ ٹکائے بمشکل ولیہ کی باتوں پر غصہ کنٹرول کر رہا تھا۔ وہ اسے اتنا گرا ہوا سمجھتی تھی۔ مگر فون۔ فہد۔۔ یہ سب وہ کیا کہہ رہی تھی۔

اسے سمجھ نہ آئی کس سے پتہ کرے۔ پھر شہزاد کا خیال آیا۔ وہ آج آفس نہیں آیا تھا۔

اس نے فوراً سے پیشتر موبائل نکال کر شہزاد کو فون ملایا۔ خود کھڑکی میں آ کھڑا ہوا۔

جہاں سے مین گیٹ کا منظر صاف نظر آتا تھا۔ کچھ دیر بعد ولیہ وہاں سے نکلتی ہوئی نظر آئی۔ کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد اس نے چہرہ موڑ لیا۔ موبائل کان سے لگائے چلتا ہوا وہ میز کے قریب آیا۔

کچھ دیر بعد شہزاد نے فون اٹھا لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہیلو سر "شہزاد کی آواز میں بھی اسے غیر معمولی پن لگا۔

"ہیلو۔۔ شہزاد۔۔ ولیہ کے گھر کیا ہوا ہے ؟" دارم کی بات پر وہ بمشکل ہنکارا بھر کر رہ گیا۔

"سر آپ نے ایسا کیوں کیا؟" شہزاد کے سوال پر اس کا دماغ پھر سے چکرا گیا۔

"یار میں نے ایسا کیا کیا ہے جو مجھے بھی نہیں پتہ۔ پلیز تم ابھی یہ بات چھوڑو کل ولیہ کے ہونے والے شوہر کو جو کال آئی۔۔ پلیز وہ سب بات مجھے ایسے سمجھ کر بتاؤ جیسے کسی انجان بندے کو بتا رہے ہو۔۔ پلیز یار" وہ بے بسی سے بولا۔ اور پھر شہزاد کی ساری بات سن کر وہ سر پکڑ کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میرے خدا یار یقین کرو۔۔ میرا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں میں ولیہ کو پسند کرتا تھا۔ مگر اس نے مجھے انکار کیا اور میں نے دوبارہ اس سب کا نام نہیں لیا۔ میں پاگل ہوں کہ۔۔ افففف" وہ حقیقت میں چکرا گیا تھا۔ یہ کیا ہو گیا تھا اس

بیچاری کے ساتھ۔اس سے پہلے کے وہ کچھ اور کہتا۔اسکا گیٹ کیپر عجلت میں آفس میں داخل ہوا۔

"سر جی۔۔سر جی وہ جو بی بی یہاں آئیں تھیں۔انہیں کوئی وین اغوا کر کے لے گئ ہے"اسکی بات پر دارم کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا ہوا ہے سر؟"دوسری جانب شہزاد پریشان ہوا۔

"کچھ نہیں میں بعد میں بات کرتا ہوں"دارم نے عجلت مین فون بند کیا۔

"تم وہاں کھڑے کیا کر رہے تھے"وہ غرایا اس پر۔

"سر میں نے گولی ماری بھی مگر وہ چار بندے تھے۔بی بی کو ڈال کر فٹافٹ لے گ ئے۔مگر مین نے گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا ہے"وہ تیزی سے بولا۔اتنی ہی تیزی سے دارم نے صفی کا نمبر ملایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہیلو صفی۔۔۔کچھ لوگ میرے آفس کے باہر سے ولیہ کو کڈنیپ کر کے لے گئے ہیں۔" اسکی بات سن کر صفی اللہ بھی پریشان ہوا۔

"گاڑی کا نمبر میرے گن مین نے نوٹ کر لیا ہے" کہتے ساتھ ہی دارم نے فون اسے پکڑایا۔

"نمبر بتاؤ" فون اسے پکڑا کر وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"یہ لیں سر" دارم نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

"ہاں صفی۔" اسکی آواز کی پریشانی اس سے چھپی نہ رہ سکی۔

"تم فکر مت کرو۔مجھے لگتا ہے یہ شمس سومرو کا کام ہے۔گاڑی کا کنفرم ہو جائے کہ اسی زیر تصرف ہے تو اسکے اڈوں پر ریڈ کرواتا ہوں"

www.novelsclubb.com

"پلیز یار۔۔ولیہ کو کچھ نہ ہو" دارم کے لہجے مین بے بسی تھی۔

"اس کا ایک فارم ہاؤس میرے فارم ہاؤس کے پاس بھی ہے وہاں بھی چیک کرو۔۔پلیز جلدی۔اس پر آنچ نہ آئے" دارم کا بس نہیں چل رہا تھا کسی طرح اسے ڈھونڈ نکالے۔

"تم فکر مت کرو۔۔"

"میں تمہارے پاس آرہا ہوں" دارم یک دم گاڑی کی چابی اٹھاتے اٹھا۔

"اوکے آجاؤ" صفی نے اسے منع نہیں کیا۔

وہ غم سے نڈھال دارم کے آفس سے باہر نکل کر بے دلی سے اپنی مطلوبہ بس کا انتظار کر رہی تھی کہ ایک کالے شیشوں والی کالی ہی وین اسکے قریب آئی۔اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی چار نقاب پوش اس میں سے باہر نکلے۔

www.novelsclubb.com

ولیہ ڈر کے پیچھے ہوئی مگران میں سے ایک نے اسے کچھ سوچنے کا موقع نہ دیا۔

رومال والا ہاتھ آگے بڑھا کر ایک ہاتھ سے اس کا بازو پکڑا اور ایک ہاتھ سے رومال اسکے منہ پر رکھا۔ وہ اس کی گرفت میں مچل کر رہ گئی۔ باقی تینوں نے پھرتی سے اسے اندر گھسیٹا۔

دارم کے آفس کے باہر کھڑے گیٹ کیپر نے گولی چلائی مگر وہ صاف بچ کر تیزی سے گاڑی میں بیٹھ کر نکل گئے۔

"اوئے خبیثو۔۔ چھوڑو بچی کو" مگر اسکی چیخ و پکار بے سود تھی۔

اس نے دور ہوتی گاڑی کا نمبر ذہن نشین کیا اور اندر کی جانب بھاگا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جس لمحے اسے ہوش آیا وہ بیڈ پر چت لیٹی تھی۔ سر اور آنکھیں شدید بھاری ہو رہے تھے۔ آنکھیں پہلے آہستہ سے کھولیں اور پھر آس پاس کا منظر دیکھ کر پٹ سے کھل گئیں۔

وہ تیزی سے اٹھ بیٹھی۔ کسی لگژری گھر کا وہ کمرہ ولیہ کو پریشان کر گیا۔ اسے یاد آیا اسکے ساتھ قسمت نے ایک اور ستم ظریفی کر دی ہے۔

اس کا ذہن کہیں اور نہیں اب بھی دارم کی جانب گیا تھا۔

"افففف۔۔۔اور کتنا گرے گا یہ شخص" وہ نفرت سے سوچ کر رہ گئ۔

"مگر یوں اٹھوالینا" وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھی۔ زور زور سے ہینڈل پکڑ کر بجایا مگر بے سود۔ وہاں سے نظر کھڑکی پر پڑے دبیز پردوں پر پڑی۔ تیزی سے اسکی جانب بڑھی مگر وہ بھی بند۔۔اور باہر شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔

وہ بے بسی سے رو دینے کو تھی۔

"یا اللہ مجھے نہیں معلوم تھا وہ شخص ایسا نکلے گا۔ میں نے غلط نیت نہیں رکھی تھی۔ میں تو تیری رضا میں راضی ہو گئ تھی۔ پھر یہ سزا کیوں" وہ روتے ہوئے وہیں بیٹھتی چلی گئ۔

یکدم کچھ یاد آنے پر ادھر ادھر دیکھا۔ صوفے پر اس کا بیگ موجود تھا۔

جلدی سے اسے کھولا تو اس میں موبائل ندارد تھا۔ وہ پھر سے رو دی۔

پھر کچھ یاد آنے پر اندر ایک خفیہ جیب کو کھنگالا۔۔اور تیزی سے ہاتھ مارا تو وہ چاقو وہیں موجود تھا۔ جلدی سے نکال کر اسے اپنی چادر کے دوپٹے میں گرہ میں باندھ دیا۔ وہ اتنا چھوٹا سا تھا کہ کسی کو شک بھی نہ ہوتا اور وہ آرام سے اسکی چادر کی گرہ میں بھی آگیا۔

اسی اثناء میںن دروازے کے پاس ہلچل ہوئ۔ وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئ۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دروازے کا لاک کھلا۔

ایک ڈیل ڈول والا غنڈہ سا اندر داخل ہوا۔اسکے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔

"یہ لے اور کھا" اسکے سامنے ٹیبل پر کھانا رکھ کر وہ بدتمیزی سے بولا۔

"کون ہو تم لوگ اور کیوں لائے ہو یہاں ؟" وہ خود کو کمپوز کرتی بیگ پر گرفت مضبوط کر کے بولی

"زبان کم چلا۔۔۔چپ کر کے کھا اسے" وہ کر ختگی سے بولا۔

"کیوں اغوا کیا ہے مجھے۔۔ کہاں ہے تمہارا سرغنہ" وہ چلائی۔

اس کے انداز پر اس غنڈے نے ولیہ کا منہ زور سے اپنے ہاتھ میں لے کر گرفت سخت کی۔

www.novelsclubb.com

"اگر سومر وسر کی ہدایت نہ ہوتی تو تیرے اس حکمیہ انداز پر ان سے پہلے میں تیرے ہوش ٹھکانے لگا دیتا۔ لیکن پہلے وہ تجھے خراج بخشیں گے پھر ہماری باری

آئے گی" اسکی بات پر ولیہ کے اوسان خطا ہو گئے۔اسکے ہاتھ میں موجود اپنے چہرے پر اسکی سخت گرفت کی تکلیف وہ بھول گئ۔

مگر اسکی نظروں میں جو ہوس جاگی وہ ولیہ کو منجمد کر گئ۔

"یہ دارم نہیں کوئ اور تھا۔" اسکے منہ سے کسی سومرو کا نام سن کر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکے دیکھ کر رہ گئ۔ایک جھٹکے سے اس نے ولیہ کا منہ چھوڑا۔

"اسے کھا۔۔مر۔۔۔میں دس منٹ میں آؤں تو یہ سب ختم ہو۔سومرو سر کا آرڈر ہے۔ورنہ وہ تھوڑی دیر تک آکر تیرا دماغ سیدھا کر دیں گے۔" وہ آنکھیں نکالتا وہاں سے چلا گیا۔

"یااللہ یہ کون ہیں۔۔کہاں پھنس گئ" وہ سر پر ہاتھ رکھ کر پریشان ہو گئ۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر میں وہ صفی اللہ کے پاس موجود تھا۔

"کچھ پتہ چلا ہے ؟" اسکے آفس میں داخل ہوتے ہی اس نے بے صبری سے پوچھا۔

"یار گاڑی کے نمبر سے گاڑی کا ماڈل اور وہ شاپ پتہ کروالی ہے جہاں سے گاڑی لی گئ ہے۔" صفی اللہ نے تمہید باندھی۔ صفی نے بتاتے اسے اپنی میز کے دوسری جانب پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تو پھر ؟" ایک کرسی پر ٹکتے اس نے کچھ الجھ کر اسے دیکھا۔

"تو پھر یہ میری جان آجکل کچھ گاڑیوں میں ٹریکرز لگے ہوئے ہیں۔ بس شاپ کے مالک سے وہ ٹریکر لے کر ہم خود ٹریک کریں گے کہ وہ گاڑی کہاں گئ ہے" صفی اللہ کی بات پر اسے یک گونہ سکون ملا۔

"کتنی دیر مین یہ کام ہو جائے گا؟" اسکی بے چینی عروج پر تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جتنی جلدی وہ ہمیں ٹریکر دے گا سمجھو اتنی جلدی ہم اسے ٹریس کر لیں گے"

صفی کی بات پر وہ لمحہ بھر کے لئے خاموش ہوا۔

"تمہارے خیال میں انہوں نے ٹریکر آن کیا ہو گا۔؟" ایک اور خیال کے آتے ہی وہ بولا۔

"مالک کے مطابق وہ ٹریکر آن کر کے ہی اس نے دیا تھا۔ گاڑی کے مالک کو معلوم نہیں تھا۔ دعا کرو کہ وہ آن ہی ہو۔ ویسے بھی جب انسان اپنے ہی بنے ہوئے جالے میں پھنسنے لگتا ہے تو اپنی ہی کسی غلطی کے سبب پھنس جاتا ہے" صفی کی بات پر وہ محض سر ہلا کر رہ گیا۔ دل سے دعا نکلی کے ایسا ہی ہو۔

www.novelsclubb.com

دارم نے کچھ یاد آنے پر موبائل جیب سے نکالا۔

"ہیلو ڈیڈی ایک ایشو ہو گیا ہے" اس نے یاور کو کال ملائی۔ اور دھیرے دھیرے انہیں سب بتاتا چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم پریشان مت ہو۔اللہ بہتر کرے گا۔ میں شمس سومرو کے بھائی کو بہت اچھے سے جانتا ہوں۔اسکی نسبت وہ کافی سادہ سا بندہ ہے۔ میں اس سے اگلوانے کی کوشش کرتا ہوں" یاور کی بات نے اس کا حوصلہ اور بھی بڑھایا۔

" تھینکس ڈیڈی" وہ تشکر آمیز لہجے مین بولا۔ جس قدر وہ ہاتھ پاؤں مار سکتا تھا اس وقت مار رہا تھا۔

وہ جیسے ہی فون بند کر کے فارغ ہوا

صفی اللہ کے فون پر شاپ کے مالک کی کال آگئ۔

"ہیلو۔۔ہاں بولو" وہ غور سے صفی کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

" دیٹس گریٹ۔۔ فورا مجھے ڈیٹل واٹس ایپ کرو۔۔ آگے کا کام ہمارا ہے" اس کے فون بند کرتے ہی دارم سیدھا ہوا۔

"کیا ہوا؟"

"ٹریکر آن ہے" اسکی بات پر دارم نے سکھ کا سانس لیا۔

"بس وہ مجھے ٹریکر آئی ڈی بھیج دے آگے ہم خود پتہ کرواتے ہیں" کہنے کے ساتھ ساتھ وہ مسلسل فون پر مصروف تھا۔

پھر سے کسی کو فون ملایا۔

"ہاں دانش۔۔ میں نے تمہیں ایک ٹریکر آئی ڈی بھیجا ہے مجھے چند منٹوں میں پتہ کر کے بتاؤ یہ گاڑی اس وقت کہاں موجود ہے" اس نے اپنے کسی آفسر کو فون کر کے ہدایات دیں۔

"گاڑی ایشو کس کے نام پر ہوئی تھی؟" دارم کی بات پر صفی نے پل بھر کو موبائل سے نظر ہٹا کر اسکی پریشان شکل دیکھی اور ہولے سے مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری جان ایسے لوگ اپنا سراغ نہیں لگنے دیتے۔اسکے کسی بندے کے نام سے گاری نکلوائی گئی ہے" صفی کی بات پر وہ خاموشی سے بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔ہر گزرتا لمحہ اسکے اضطراب کو بڑھا رہا تھا۔

"فون کرو اسے۔آخر کہاں رہ گئی ایک گھنٹے کا کہہ کر گئی تھی اب شام پڑ رہی ہے" سائرہ کب سے ولیہ کا انتظار کر رہی تھیں۔دو ایک بار اسکے موبائل پر بھی کال کی مگر وہ بند تھا۔

"اماں دو تین بار فون کر چکی ہوں۔مگر فون ہی بند جا رہا ہے" یمنہ موبائل ہاتھ میں لئے پریشانی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"دلاور کو فون ملاؤ یا شہزاد کو۔انہیں شاید پتہ ہو" سائرہ کے کہنے پر یمنہ نے دلاور کی بجائے شہزاد کو فون کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہیلو شہزاد بھائی۔آپ کو کچھ پتہ ہے کہ آپا کہاں گئی ہیں۔ صبح کی نکلی ہوئی ہیں اب تک واپس نہیں آئیں "یمنہ نے چھوٹتے ہی اسے اپنی پریشانی بتائی۔

"کب سے نکلی ہیں۔ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا"شہزاد پریشان ہوا اٹھا۔جو بھی تھا وہ ان سب کو بہت عزیز تھی۔

"حالات ایسے تھے میں کیسے فون کرتی۔"یمنہ کی بات پر وہ چپ رہ گیا۔

"دلاور سے پوچھا ہے؟"شہزاد کے سوال پر وہ استہزائیہ ہنسی۔

"انہیں کیسے فون کرتی وہ تو کل سے ہم سے سارے تعلقات توڑے بیٹھے ہیں" یمنہ کی بات کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تم فون رکھو میں دیکھتا ہوں"شہزاد نے یمنہ کی کال کاٹتے دلاور کو فون ملایا۔

"ہیلو دلاور۔باجی صبح کی گھر سے نکلی ہوئی ہیں اب تک گھر نہیں آئیں۔ان کا فون بھی بند ہے"دلاور نے جیسے ہی فون اٹھایا اس نے پریشانی بتائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو مجھے فون کر کے کیوں بتا رہے ہو۔ دھیان رکھنا کہیں کورٹ میرج کرنے نہ چلی گئیں ہوں "اس کا تمسخر اڑاتا لہجہ شہزاد کا دماغ گھوما گیا۔

"بکواس مت کرو۔۔۔ تم جانتے ہو وہ ایسی نہیں ہیں "شہزاد غصے سے بولا۔

"ہاں! اب تک یہی گمان تھا کہ وہ ایسی نہیں ہیں "دلاور اس سے شدید بد گمان تھا۔

"دلاور وہ لوگ اس وقت تنہا ہیں۔پلیز یار۔۔۔مجھے شک ہے کہ کہیں شمس سومرو نے تو کوئی چال نہیں چل دی "شہزاد کی بات پر وہ جو خود پر بے حسی کا خول طاری کئے ہوئے تھا۔اب کی بار پریشان ہوا۔

"تم ایک کام کرو۔پہلے اپنے باس سے پوچھو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"دلاور۔۔"

" تحمل سے بات سنو۔۔"دلاور اسکی بات کاٹ کر بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپا اگر واقعی ایسی نہیں ہیں تو یقیناً آج وہ تمہارے باس کا دماغ ٹھکانے لگانے گئیں ہوں گی۔وہیں سے کوئی خبر مل سکتی ہے۔فوراً انہیں فون کرواور پھر مجھے بتاؤ"

شہزاد ہولے سے مسکرایا۔

"باجی کو نہ جاننے کا دعوی بھی کرتے ہو۔۔۔ مگر انکی عادت سے واقف بھی ہو"

شہزاد کی بات پر وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوا۔

"تم کال کرو فورا" دلاور نے مزید کوئی بات کئے بنا فون بند کر دیا۔

"سمجھ نہیں آرہی کہ مبارک دوں یا کیا کہوں۔تمہارا گمان صحیح تھا۔" صفی فون بند کر کے دارم کی جانب متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ گاڑی شمس کے ہی زیر استعمال ہے اور یہ گاڑی اس وقت اسکے فارم ہاؤس کے باہر کھڑی ہے" صفی نے اس سے بات کرتے کرتے پھر سے فون ملایا۔

"ہاں سب کو تیار کرو۔ ہم شمس کے اڈے پر ریڈ کرنے جارہے ہیں۔ کیس اغوا کا ہے" صفی نے اپنی فورس کو اطلاع دی۔

اسی اثناء میں دارم کے فون پر شہزاد کی کال آنے لگی۔

"ہیلو۔ہاں شہزاد" فون اٹھاتے ہی اس نے پوچھا۔

"سر باجی آج آپ کے آفس آئیں تھیں؟" اسکے سوال پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اسی فون کی بابت پوچھنے اور میری انسلٹ کرنے۔ لیکن جو بات میں تمہیں بتانے لگا ہوں وہ اب تحمل سے سننا" دارم نے توقف لیا۔

"سر وہ گھر نہیں پہنچیں ابھی تک" شہزاد نے شاید اسکی اگلی بات سنی نہیں تھی۔

"میں تمہیں وہی بتانے لگا ہوں۔ میرے آفس کے باہر سے شمس سومرو کے بندوں نے اسے اغوا کر لیا ہے" دارم نے ٹھہر ٹھہر کے اسے بتایا وہ جانتا تھا وہ اور دلاور ولیہ کے بارے میں بہت ٹچی ہیں۔

"کیا۔۔۔کیا کہہ رہے ہیں سر" اسکے منہ سے چیخ نما آواز نکلی۔

"پلیز یار اس وقت میں بہت پریشان ہوں۔ ہم نے پتہ کروالیا ہے کہ وہ ولیہ کو کہاں لے کر گیا ہے۔ میں پولیس کے ساتھ ہی ہوں اس وقت میرا ایک کزن جس کا مین نے تمہیں بتایا تھا۔ وہ بس اسکے اڈے پر ریڈ کرنے جارہے ہیں۔ تم دعا کرنا اور اسکی امی اور فیملی کے پاس جاؤ۔ انہیں اس وقت تم لوگوں کی ضرورت ہو گی۔ اور پلیز یہ بات زیادہ نہ پھیلے۔

www.novelsclubb.com

ان شاءاللہ ہم اسے صحیح سلامت بازیاب کروالیں گے۔ اور ہاں اگر اس دوران اسکی فیملی کو شمس سومرو کی جانب سے کوئی بھی فون آئے۔ یا کسی بھی انجان نمبر سے یا

پھر کوئی اور مشکوک نقل و حرکت دیکھو تو مجھے فورا فون کرنا" دارم نے بڑی مشکل سے اسے سب حقیقت بتائی۔

"جی سر میں جارہا ہوں۔پلیز ہماری باجی کو بچالی جئے گا" اسکے لہجے کی نمی محسوس کر کے دارم نے بڑی مشکل سے خود پر بند باندھا۔وہ اسے کیا بتاتا کہ اسکی باجی تو کب سے اسکی رگوں میں خون کے ساتھ بس گئی ہے۔

اس وقت اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ شمس سومرو کے ٹکڑے کر دے۔

"اللہ کی ذات بچانے والی ہے۔اور وہ ولیہ کی حفاظت کرے گا۔مجھے پورا یقین ہے" دارم نے اس سے زیادہ شاید خود کو یقین دلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

فون بند کرے وہ صفی کی جانب متوجہ ہوا جو اپنا ہولیسٹر چیک کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"صفی مجھے بھی ساتھ جانا ہے" دارم کی بات پر صفی کا کیپ صحیح کرتا ہاتھ پل بھر کو رکا۔

"دارم یہ پولیس کیس ہے میں تمہیں ایسے ساتھ لے کر نہیں جا سکتا" صفی نے اسے سمجھانا چاہا۔

"میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا۔ میں الگ اپنی گاڑی میں ہوں گا۔ پلیز یار میں ۔۔۔ میں ولیہ کو کسی کی نظر میں نہیں آنے دینا چاہتا۔ میں اسے واپس اپنی گاڑی میں لاؤں گا۔ پلیز یار۔۔" دارم کی بے بسی اسکی خواہش پر صفی نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

"بہت محبت کرنے لگ گئے ہو اسے ؟" صفی کے سوال پر اس نے نظروں کا زاویہ بدلا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے نہیں معلوم یہ کیا ہے۔ مگر اس لمحے جب وہ ایسے درندوں میں گھری ہے میرا بس نہیں چل رہا ہر قانون کو بالائے طاق رکھ کر میں خود وہاں جا کر اس پہ پڑنے والی ایک ایک نگاہ کو۔۔ان ہاتھوں کو جنہوں نے اسے گھسیٹا چیر کر رکھ دوں" وہ جبڑے بھینچ کر بمشکل اپنا غصہ ضبط کرتا بولا۔

"چلو۔۔ مگر تم اندر نہیں جاؤ گے۔۔یہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ولیہ تمہارے ساتھ ہی واپس آئے گی۔بس دعا ہے کہ وہ صحیح سلامت واپس آئے" صفی کی بات پر اس نے شدت سے آمین کہا۔

کپکپاتے ہاتھوں سے وہاں موجود کھانا اس نے زہر مار کیا۔

رہ رہ کر اسے اپنی حالت پر رونا آ رہا تھا۔

وہ ابھی تک اسی گمان میں تھی کہ دارم نے یہ سب کروایا ہے۔

"کون ہے یہ سومرو" کھانے سے ہاتھ کھینچ کر وہ اب سر پکڑے تیزی سے دماغ کو دوڑا رہی تھی۔

یکدم پھر سے کمرے کے باہر قدموں کی چاپ ابھری۔

ولیہ نے اب کی بار چاقو جلدی سے دوپٹے سے نکال کر اپنے دائیں ہاتھ میں قابو کیا۔ساتھ ساتھ کمرے میں ایسی چیزوں پر نظر دوڑائی جن کو وہ اپنی حفاظت کے لئے استعمال کر سکتی تھی۔بیڈ کے دائیں جانب ڈریسنگ پر بہت سی پرفیوم کی شیشیاں موجود تھیں وہ ایک ہی جست میں ڈریسنگ کے پاس پشت ڈریسنگ کی جانب کئے اور چہرہ دروازے کی جانب کئے کھڑی تھی۔

دروازہ آہستہ سے کھلا۔اندر آنے والے شخص کو دیکھ کر وہ حیرت سے منہ کھولے کھڑی تھی۔

یہ تو ایک مشہور سیاسی شخصیت شمس سومرو تھا۔

"ارے واہ میرے استقبال میں کھڑی ہو" اسے سامنے ڈریسنگ کے آگے کھڑے دیکھ وہ خوشگوار حیرت سے ہنسا۔اپنے پیچھے دروازے کا لاک بند کیا۔

اسکی حریص نظریں ولیہ کے آر پار ہوئیں۔

"کک۔۔کیوں لے کر آئے ہو مجھے۔۔ میں تو تمہیں جانتی بھی نہیں" ولیہ کی بات پر اس نے بڑا سا قہقہہ لگایا۔

"میری جان جو میں تم سے چاہتا ہوں اس میں جان پہچان کی ضرورت نہیں ہوتی۔" اسکی غلیظ نظریں ولیہ کو اندر تک ہلا گئیں۔

"پلیز مجھے چھوڑ دو۔۔ تم۔۔ تمہارے لئے تو اور بھی بہت سی لڑکیاں ہوں گی۔ جو۔۔ یہ سب بخوشی کر لیتی ہیں۔ مگر پلیز مجھے چھوڑ دو" ولیہ اسکے آگے گڑ گڑا ہی سکتی تھی۔شاید کے اسے رحم آجاتا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے واہ۔۔ پاگل سمجھا ہے۔۔اتنے دنوں سے تیرے پیچھے اپنے بندوں کو پاگل کرر کھا تھا۔اب کوئی بھی منافع کمائے بغیر تجھے چھوڑ دوں۔" وہ اسکے قریب آتا جا رہا تھا۔

"دیکھو تمہیں بھتہ چاہیئے تھا ہم نے بغیر کوئی جھگڑا کیئے وہ تمہارے بندوں کو دے دیا تھا۔ میں نے تو ایسی کوئی دشمنی کی ہی نہیں جس کے لئے تم یہ سب کرو" ولیہ کی بات پر وہ ایسے ہنسا جیسے کسی بچے کی بات پر ہنستے ہیں۔

ہرے رنگ کی شلوار قمیض پہنے۔۔ بازو اور گلے میں چینیں ڈالے۔لمبے بال جو اسکے شانوں پر جھول رہے تھے۔پان کھا کھا کر دانت اور زبان عجیب لال کالے لگ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بھتہ تو ایک بہانہ تھا۔۔مجھے تو تو چاہیئے تھی" اسکے قریب کھڑے وہ للچائی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"دیکھو تمہیں اللہ کا واسطہ یہ مت کرو" ولیہ روہانسی لہجے مین بولی۔

"دیکھنے کے لئے ہی تو یہاں لایا ہوں۔ اپنے عاشق کے پاس تو دوڑ دوڑ کے جاتی ہے۔۔ وہاں جاتے ڈر نہیں لگتا تھا" شمس کی بات پر وہ پل بھر کو حیران ہوئ۔

"کک۔۔ کس کی بات کر رہے ہو؟" وہ ہکلائ۔ اسکے بڑھتے قدم رک ہی نہیں رہے تھے۔

ولیہ نے غیر محسوس انداز میں ایک ہاتھ پیچھے کر کے پرفیوم کی ایک شیشی پہ گرفت مضبوط کی۔

"ارے وہی دارم یاور ملک" وہ آنکھیں گھما کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"اسے تو نجانے کون کون سے جلوے دکھا دئیے ہیں کچھ ہمیں بھی دکھا دے۔" وہ ایک آنکھ دبا کر خباثت سے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس سے پہلے کہ وہ اسکی چادر پر ہاتھ ڈالتا ولیہ نے تیزی سے شیشی گھما کر وہی ہاتھ زور سے اسکے سر پر مارتے شیشی توڑی اور اسکا سر بھی

شمس ولیہ سے ایسی جرآت کی توقع نہیں کرتا تھا۔اسکے ماتھے سے خون منہ پر بہنے لگا۔وہ غصے میں بپھرا۔

" کمینی تیری تو" ولیہ یکدم بھاگ کر بیڈ پر چڑھی۔

"میرے قریب مت آنا ورنہ اس سے بھی برا حال کروں گی۔" وہ ہاتھ اٹھاتی اسے وارن کرنے لگی۔اس وقت اپنی عزت سے بڑھ کر اسکے لئے کچھ نہیں تھا۔

یکدم باہر سے پولیس کا سائرن سنائی دینے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اب تو تجھے نہیں چھوڑوں گا۔" اس سے پہلے کے ولیہ بیڈ کے دوسری جانب اترتی وہ پاگل ہو کر اسے ایک ہی جست میں قابو کرنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر وہ بھی اس لمحے بپھری ہوئی شیرنی بنی تھی۔ کچھ پولیس کا سائرن سن کر اسے اور بھی حوصلہ ہوا۔

ایک بازو تو شمس کے قبضے میں آگیا مگر دوسرے بازو سے ولیہ نے چاقو والا ہاتھ سیدھا اسکی آنکھ میں مارا۔ وہ تکلیف سے بلبلا اٹھا۔

"تو کمینی عورت" وہ آنکھ پکڑے پیچھے کو گرا۔

وہ پھر سے اسکی جانب بڑھا مگر ولیہ بیڈ سے نیچے اتر کر دروازے کی جانب بڑھ چکی تھی۔

شمس تکلیف پیچھے چھوڑ کر پھر سے اسکی جانب بڑھا۔ اسکی چادر اسکے ہاتھ میں آگئی زور سے جھٹکا دیا۔ ولیہ نے چادر ہٹا کر پھر سے رخ اسکی جانب کرے اب کی بار پے در پے چاقو کے وار اسکے منہ پر۔۔۔ کندھوں پر کئے۔

www.novelsclubb.com

"ذلیل انسان۔۔اللہ غارت کرے تم جیسے فرعونوں کو۔۔" وہ تکلیف سے چلا رہا تھا۔اسی لمحے دروازے پر دھڑ دھڑ کی آواز آئی۔

"شمس باہر نکلو۔۔تمہارے سارے بندے پولیس کی حراست میں ہیں" ولیہ نے آگے بڑھ کر دروازہ تیزی سے کھولا۔

شمس زمین پر پڑا چہرہ ہاتھوں میں تھامے تکلیف سے دوہرا ہو رہا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی صفی اندر آیا۔باقی سب کو اس نے ہاتھ کے اشارے سے باہر رکنے کے لئے کہا۔

گن تھامے وہ اندر آیا مگر اندر کا منظر دیکھ کر حیرت سے اس کا منہ کھل چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

شمس کو تکلیف سے تڑپتے دیکھ کر اس نے حیران نظریں دائیں جانب موڑیں جہاں ولیہ ہاتھ میں خون سے لتھڑا چاقو لئے اڑے ہوئے حلیے میں کھڑی تھی۔آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔چادر ندارد تھی۔

صفی نے فوراً آگے بڑھ کر زمین پر گری چادر ولیہ کی جانب بڑھائی۔ مگر وہ شدید شاک میں کھڑی تھی صفی کے بڑھے ہوئے ہاتھ کی بجائے شمس کو بے یقین نظروں سے تڑپتا دیکھ رہی تھی۔

صفی نے آگے بڑھ کر چادر اس کے گرد لپیٹی۔ جیب سے رومال نکال کر اسکا چاقو والا ہاتھ تھام کر چاقو نکالا تو جیسے ولیہ کو ہوش آیا۔

"مم۔۔ میں"

"ششش" صفی نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروایا۔ جس کی آنکھون سے اب آنسو بہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"چہرہ ڈھانپیں" اس نے ولیہ کو ہدایت دی۔

اسکے چہرہ ڈھانپتے ہی صفی نے باہر کھڑے بندوں کو اندر آنے کو کہا اور ولیہ کا بازو تھامے اسے باہر لے کر نکلا۔

کب سے وہ فارم ہاؤس کے باہر کھڑا محوِ انتظار تھا۔ایک ایک لمحہ اس وقت اس پر بھاری تھا۔آخر گاڑی سے نکل کر وہ بے چینی سے بار بار اندر کی جانب دیکھ رہا تھا۔

اسکی بے چینی یک لخت تھمی جب اس نے صفی کے بازو کے گھیرے میں ولیہ کو چادر میں چھپے اپنی جانب آتے دیکھا۔

گیٹ سے باہر آتے جیسے ہی ولیہ کی نظر سامنے پڑی وہ حیرت سے گنگ رہ گئی۔

"لو اپنی امانت۔انہیں لے کر فوراً یہاں سے نکلو۔۔ابھی میڈیا پہنچتا ہی ہو گا۔اس سے پہلے پہلے تم انہیں لے جاؤ" صفی اسکے قریب رکتے عجلت میں بولا۔ولیہ کے کندھے سے بازو ہٹاتے وہ اندر کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

دارم بے ساختہ اسے بازو کے حلقے میں لے کر خود سے لگا گیا۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی دارم اسے بچانے کے لئے یہ سب کرے گا۔

دارم نے اسے خود میں بھینچ کر جیسے اسکے صحیح سلامت ہونے کا یقین کیا۔

ولیہ کسی اپنے کو دیکھ کر بکھر گئ۔اسکے ساتھ لگتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر روئ۔

"ریلیکس سب ٹھیک ہے۔۔آپ کو کچھ نہیں ہوا" دارم نے اسکی متحوش ہوتی حالت دیکھ کر بمشکل اسے خود سے الگ کیا۔

"سب مصیبتیں ہم غریبوں پر ہی کیوں ٹوٹتی ہوتی ہیں" ولیہ نے آنسو ضبط کرتے بمشکل کہا۔

"مجھے واپس نہیں جانا۔۔آ۔۔آپ مجھے یہیں مار دیں۔۔کسی سے کہیں۔۔نہیں بلکہ آپ میرا گلہ دبا دیں" ولیہ کی بات پر وہ چکرا گیا۔۔کیا اسکے ساتھ۔۔۔۔اس سے آگے وہ کچھ سوچ نہیں سکا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہو گیا ہے۔۔پاگل ہو گئیں ہیں" دارم نے اسے جھڑکا۔پھر زبردستی گاڑی میں بٹھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے لگتا ہے وہ مر گیا ہے۔ میں نے بہت چاقو مارے ہیں اسے۔۔یہاں سے بچ گئ ہون۔ مگر مجھے لگتا ہے اب پولیس مجھے پکڑ لے گی۔ پھر مجھے سزائے موت ہو جائے گی۔"ولیہ وحشت سے بولی۔

اسکی بات سن کر دارم بھونچکارہ گیا۔

"آپ نے چاقو سے اسے مارا ہے"گاڑی چلاتے وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

"تو۔۔تو کیا کرتی۔اسے اپنی عزت کے ساتھ۔۔۔"ولیہ جملہ پورا نہ کر پائ روتے ہوئے لب بھینچ گئ۔

"آپ نے اپنے ڈیفینس میں اسے مارا ہے۔ولیہ۔۔اور اگر وہ مر بھی جاتا ہے تو آپ پر کوئ کیس نہیں بنے گا۔۔یو آر مائ بریو گرل"ایک بازو اسکے کندھے پر رکھے دارم نے روتی تڑپتی ولیہ کو خود سے لگایا اور دوسرے سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں۔۔وہ۔۔وہ پولیس والا مجھے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے میں مجرم ہوں" ولیہ نے صفی کا بتایا۔

"وہ میرا کزن ہے وہ آپ کو کچھ نہیں کہے گا۔۔پلیز یار سنبھالو خود کو" دارم نے اسے یقین دلایا۔

"نہیں وہ سب مجھے پکڑ کر۔۔۔ل۔۔لے "اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات پوری کرتی وہ دارم کی بازو میں جھول گئ۔

دارم نے گاڑی کو فورا بریک لگائے۔

"ولیہ۔۔ولیہ۔۔۔"اسکے چہرے کو تھپتھپایا جو بے جان تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے فورا کلائ چیک کی تو وہ مدھم چل رہی تھی۔گاڑی کی سیٹ پیچھے کر کے اسے احتیاط سے لٹایا۔سیٹ بیلٹ باندھ کر گاڑی سٹارٹ کی۔

یقینا وہ اسٹریس سے بے ہوش ہو گئ تھی۔

اس نے گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی وہ جلد از جلد کسی ہاسپٹل یا کلینک پہنچنا چاہتا تھا۔

شہزاد اور دلاور مسلسل دارم سے رابطے میں تھے۔

کچھ دیر پہلے دارم نے فون کر کے بتایا تھا کہ وہ ولیہ کی بازیابی کے لئے شمس کے فارم ہاؤس پہنچ چکے ہیں۔

"اسی لئے اس کی جلدی جلدی شادی کا بندوبست کر رہی تھی۔ مگر یہ فرعون ہم جیسوں کو انسان نہیں کیڑے مکوڑے سمجھتے ہیں" یمنہ کے ساتھ لگی سائرہ مسلسل رو رہی تھیں۔

"آپا کو کچھ نہیں ہو گا اماں آپ پریشان نہ ہوں" یمنہ کا خود رو رو کر برا حال تھا۔

www.novelsclubb.com

اسی اثناء میں شہزاد کا فون بجا۔

"جی سر۔۔ کیا۔۔ اوہ اللہ تیرا شکر ہے۔ ہم۔۔ میں اور دلاور ابھی آرہے ہیں۔"

شہزاد کی آواز میں خوشی جھلکی تھی۔

"آپا مل گئیں ہیں۔ابھی بے ہوش ہیں۔ سر انہیں لے کر ہاسپٹل گ ےئے ہیں۔

دلاور چلو۔۔ سر نے بلایا ہے" شہزاد فون بند کر کے عجلت میں انہیں بتاتا ہوا۔دلاور کو لئے بائیک کی چابی اٹھا کر دروازے کی جانب بڑھا۔

"اللہ تیرا شکر۔۔ میری بچی ٹھیک ہو اب۔۔اے اللہ اسکی عصمت محفوظ ہو" سائرہ آسمان کی جانب دیکھے مسلسل گرہ وزاری کر رہی تھیں۔

ہاسپٹل کے احاطے میں گاڑی روکتے وہ اپنی جانب کا دروازہ کھول کر تیزی سے ولیہ کی جانب آیا۔اسے بازوؤں میں اٹھائے وہ اندر کی جانب بھاگا۔

اس ہاسپٹل کی انتظامیہ اسے صدف کے حوالے سے بہت اچھی طرح جانتی تھی۔

"سر خیریت "ایک نرس اسے یوں ایک لڑکی کو اٹھائے بھاگ کر آتے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ایمرجنسی کیس" دارم نے اسکی بات کا مختصر جواب دیا۔

"رکیے سر میں اسٹریچر لاتی ہوں۔" وہ بھاگتی ہوئی ایک جانب سے اسٹریچر گھسیٹ لائی۔

"سر آپکی گاڑی کھلی ہے آپ بند کر کے آجائیے۔ میں انہیں لے جاتی ہوں۔" اس نے فوراوہاں موجود وارڈ بوائز کو آواز لگا کر بلایا۔ دارم احتیاط سے اسے اسٹریچر پر ڈال کر باہر کی جانب گیا۔ اسے ولیہ کے علاوہ اس وقت کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔

گاڑی لاک کر کے وہ تیزی سے ایمرجنسی کی جانب بڑھا۔ جہاں ڈاکٹرز پہلے سے ہی ولیہ کو چیک کرنے پہنچ چکے تھے۔

"خیریت بیٹا۔۔ یہ کون ہیں؟" ایک ڈاکٹر ایمرجنسی سے باہر آتے ہوئے بولا۔

"سر میری کزن ہیں۔ کیسی طبیعت ہے۔۔ کیا ہوا ہے انہیں" دارم کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا پوچھے۔

"یہ تو آپ مجھے بتائیں کے انہیں کیا ہوا ہے۔انکی ایک بازو سے آستین کا کپڑا اپھٹا ہوا ہے اور وہاں انگلیوں کے نشان ہیں جیسے کسی نے تشدد کیا ہے" وہ دارم کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"سر کچھ غلط لوگ انکے پیچھے پڑے تھے۔بس انہیں سے بچا کر لایا ہوں" دارم نے نظریں جھکائے بات بنائ۔وہ اسکی عزت پر اس سے زیادہ آنچ نہیں آنے دے سکتا تھا۔

"اوہ اللہ رحم کرے۔بس بچی اسی ٹینشن کی وجہ سے بے ہوش ہوئ ہے۔میں نے سکون آور انجکشن لگا دیا ہے اسٹریس کم ہو گا تو تھوڑی دیر مین ہوش میں آجائیں گی" اسکی بات سن کر انکے چہرے کے تاثرات بہتر ہوئے۔

"جی شکریہ" دارم ان سے ہاتھ ملایا۔

"آپ انہیں روم میں شفٹ کر دیں تو بہتر نہیں ہو گا" اسکی بات پر وہ سر اثبات میں ہلا کر ولیہ کو روم میں شفٹ کروانے کا بندوبست کرنے لگے۔

دارم باہر ہی کھڑا تھا۔ دائیں جانب نظر کی تو دلاور اور شہزاد اپنی جانب آتے ہوئے دکھائی دئیے۔

" کیسی ہیں آپا؟" دلاور نے اس سے ہاتھ ملاتے ہی تفکر سے پوچھا۔

"الحمداللہ بالکل ٹھیک ہیں۔ بس اسٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں تھیں۔" دارم نے دونوں کو تسلی دی۔

"وہ خبیث پکڑا گیا ہے؟" شہزاد نے جبڑے بھینچ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بروقت ہم پہنچ گ ئے تھے۔ اسے حراست میں لے لیا گیا ہے" دارم کی بات پر دونوں نے سکھ کا سانس لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایکسکیوزمی سر آپکی پیشنٹ کو روم میں شفٹ کر دیا ہے آپ لوگ وہاں جا سکتے ہیں" ایک نرس نے انکے قریب آتے دھیمے لہجے میں کہا۔

"شکریہ "تینوں تیزی سے بڑھے۔ دلاور آگے تھا۔ شہزاد نے یکدم دارم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔

"سر آپ سے کچھ بات کرنی ہے "شہزاد کی بات پر اس نے الجھ کر شہزاد کے پریشان چہرے کی جانب دیکھا۔

"ہیلو صدف کیسی ہو؟"فون اٹھاتے ہی ڈاکٹر مبشرہ کی آواز دوسری جانب سے سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں بالکل ٹھیک تم سناؤ۔ آجکل کہاں بزی ہو "وہ خوشگوار لہجے میں بولیں۔

"بس یار ہاسپٹل۔۔اور ہاسپٹل سے گھر اور کیا مصروفیت ہونی ہے" وہ ابھی بھی مصروف سے ہی انداز میں بولیں۔

"اچھا میں نے ایک بات پوچھنی تھی" وہ رازدارانہ لہجے میں بولی۔

"ہاں ہاں پوچھو" صدف نے بھی فوراً ہامی بھری۔

"دارم اس وقت کہاں ہے؟" انکے سوال پر وہ یکدم چونکیں۔

"آفس میں ہی ہوتا ہے کیوں خیریت؟"

"آفس میں تو نہیں ہمارے ہاسپٹل میں ہے۔کسی لڑکی کو لے کر آیا ہے۔لڑکی کی حالت بہت بکھری ہوئی سی تھی۔۔تم۔۔تم سمجھ رہی ہو نا" مبشرہ نے جتنا سرسری انداز اپنایا تھا وہ چاہنے کے باوجود سرسری ہرگز نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا مطلب۔۔ کیا کہنا چاہ رہی ہو تم۔۔اور دارم تمہارے ہاسپٹل مین۔۔ نہیں نہیں تمہیں کوئ غلط فہمی ہوئ ہو گی" صدف الجھ کر رہ گئیں تھیں۔ پھر مبشرہ کو جھٹلایا۔

"خیر ہے تو وہ دارم ہی۔ میں تمہیں لڑکی کی تصویر بھیجتی ہوں۔ جوان لڑکا ہے دھیان رکھا کرو" وہ تو مزے سے تیلی لگا کر فون بند کر گئیں اور صدف حیران پریشان فون ہاتھ میں لئے بیٹھی رہ گئیں۔

کچھ دیر بعد واٹس ایپ پر جس لڑکی کی تصویر آئ وہ ولیہ تھی۔ ہاسپٹل کے بیڈ پر وہ بے ہوش پڑی تھی۔ صدف بے یقین نظروں سے تصویر کو دیکھ رہی تھیں۔

"آپ کب آئیں؟" یاور اسٹڈی روم سے نکل کر لاؤنج میں آئے جہاں صدف موبائل ہاتھ میں لئے بے یقین نظروں سے کچھ دیکھ رہی تھیں۔

"صدف کیا ہوا ہے؟" انکے برابر بیٹھتے انہوں نے زور سے کہا۔

صدف نے چونک کر یاور کو دیکھا پھر موبائل کا رخ یاور کی جانب کیا۔

یاور نے ایک نظر موبائل کی جانب دیکھا جہاں ولیہ کی تصویر تھی۔یکدم وہ لب بھینچ گ ےئے۔صدف نے بڑے غور سے انکے تاثرات دیکھے۔

"لگتا ہے کہ اس تصویر کے پیچھے چھپی کہانی سے آپ اچھی طرح واقف ہیں"

صدف کے طنز پر وہ لب کاٹنے لگے۔

"آپ مصروف تھیں اسی لئے میں آپ کو بتا نہیں سکا۔۔۔۔۔۔"اور پھر یاور نے سب بات انہیں کہہ سنائی سوائے اس کے کہ دارم اسے پسند کرتا ہے۔

"تو دارم وہاں کیا کر رہا ہے۔پولیس کیس تھا تو پولیس ہینڈل کرتی" وہ چیخ کر بولیں۔

www.novelsclubb.com

"صدف کیا ہو گیا ہے۔ہم اس بچی کو جانتے ہیں اسی لئے دارم اسکی مدد کے لئے پہنچا۔"صدف کی بات پر انہوں نے بمشکل اپنا لہجہ ہموار رکھا۔

"یہ صرف مدد ہے یا کچھ اور۔۔"انکی بات پر ایک بار پھر یاور کا چہرہ متغیر ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری اطلاع کے مطابق صرف مدد ہے" انہوں نے بھی متوازن لہجہ اپنا کر جواب دیا۔

"یہ مدد ہی ہونی چاہئے" وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولیں۔ سائیڈ والے صوفے پہ موجود اپنا بیگ اٹھایا اور غصے سے اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھیں۔

دارم نے انہیں سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ صدف کو دارم کی ولیہ کے لئے پسندیدگی کی رتی بھر بھی خبر نہ ملے۔

جس لمحے اسے ہوش آیا شہزاد۔ دلاور اور دارم تینوں اسکے پاس موجود تھے۔ آنکھیں کھول کر انہیں دیکھتے۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔

"کیسی طبیعت ہے آپا" دلاور یکدم اسے اٹھتا دیکھ کر اسکے قریب آیا۔ ولیہ نے تینوں سے نظریں چرائیں۔ اپنی چادر کو کھینچ کر کچھ اور اپنے گرد لپیٹا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ٹھ۔۔ٹھیک ہوں" دارم نے اسے نظریں چراتے دیکھ کر بڑی مشکل سے خود پر ضبط کیا۔

"مجھے گھر جانا ہے" وہ ٹانگیں لٹکا کر بیڈ پر بیٹھی۔

"پہلے ڈاکٹر کو چیک کرنے دیں۔اگر آپ بالکل ٹھیک ہیں تو ہم گھر چلتے ہیں" دارم نے اسکے ارادے بھانپ کر فوراً شہزاد کو اشارہ کیا جو ڈاکٹر کو بلانے بھاگا۔

ولیہ نے اسکی بات پر کوئی جواب نہیں دیا۔اس دارم سے شدید جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔اپنی کچھ دیر پہلے کی متوحش حالت یاد آئی جب وہ اسکے بازوؤں کے گھیرے میں بکھری ہوئی تھی اور وہ اسے سمیٹ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر مبشرہ اندر آئیں۔اسے اچھے سے چیک کیا۔

"آپ اپنا ٹیسٹ کروانا چاہئیں گی؟" انہیں ڈاکٹر ساجد نے وہی کہانی بتائی تھی جو دارم نے انہیں ولیہ کے بارے میں بتائی تھی۔

"کس بات کا ٹیسٹ ؟" اس نے الجھ کر انکی جانب دیکھا۔

"دیکھو بیٹا میں ڈاکٹر ہوں۔ اور جس حالت میں آپ یہاں آئ تھی۔ شاید آپکے ساتھ زیادتی۔۔۔۔" انہوں نے بات ادھوری چھوڑی۔ دلاور۔۔ دارم اور شہزاد کی موجودگی میں انکی اس بات کو سن کر اس کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

شہزاد اور دلاور نے یکدم نظریں چرائیں۔

"ایکسکیوزمی آنٹی۔ میری پیشنٹ اس وقت ٹھیک نہیں ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ سب چیزیں کلئیر کروادیں۔ ہم بہتر جانتے ہیں کہ کیا کروانا ہے اور کیا نہیں" دارم نے ان کی اس گھٹیا بات پر اپنے غصے کو بمشکل قابو کیا۔ وہ اسکی ماں کی دوست نہ ہوتیں تو وہ اچھی طرح انہیں سبق سکھاتا۔

"اور ایک بات اور۔۔۔ کوشش کریں کہ ڈاکٹری کے ساتھ انسانیت کی ٹریننگ بھی سیکھیں۔۔تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ اپنے پیشنٹ کو تکلیف دہ لمحوں سے نکالنا کیسے ہے؟" دارم کے ٹھہرے سرد لہجے پر وہ چپ کی چپ رہ گئیں پھر تیزی سے باہر نکلیں۔

"شہزاد یہ چابی پکڑو۔انہیں گاڑی میں بٹھاؤ میں بل کلئیر کر کے آرہا ہوں" دارم نے فوراً ولیہ کو وہاں سے ہٹایا۔اس کا زرد پڑتا چہرہ اس سے چھپا نہیں رہ سکا تھا۔دلاور اور شہزاد کے سامنے وہ اس سے زیادہ فی الحال اسے حوصلہ اور تسلی نہیں دے سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

تمام راستہ وہ سب خاموش ہی رہے۔۔شہزاد دارم کے برابر بیٹھا تھا جبکہ دلاور ولیہ کے ساتھ پیچھے موجود تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکے گھر کے سامنے گاڑی رکی۔ وہ تینوں ولیہ کے ہمراہ گھر کے دروازے پر کھڑے تھے۔

شہزاد نے زور سے گیٹ بجایا۔

یمنہ نے جلدی سے دروازہ کھولا۔

دلاور نے ولیہ کو ہاتھ کے اشارے سے اندر داخل ہونے کا کہا۔

جیسے ہی وہ اندر آئی۔۔ سائرہ بھاگ کر اسکے پاس آئیں۔ محبت سے اسکے ایک ایک نقش کو چھو کر دیکھا اسے ساتھ لگائے بھینچا۔۔۔

"شکر اللہ کا میری بچی واپس آ گئی" وہ شدت گریہ سے رو رو کر بے حال ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"خالہ اندر چلیں۔ سر آپ آئیے" دلاور نے ان دونوں کو پکڑ کر اندر کی جانب کیا اور مڑ کر دروازے میں ایستادہ دارم کو دیکھ کر اندر آنے کا اشارہ کیا۔

"السلام علیکم" دارم نے اندر داخل ہوتے سائرہ کو سلام کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وعلیکم سلام۔ بیٹے بہت بہت شکریہ۔۔ تم نے آج ہماری بہت مدد کی" سائرہ اسکے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتیں۔ اسے لئے بیٹھک والے کمرے میں آئیں۔

یمنہ ولیہ کو لئے دوسرے کمرے میں جاچکی تھی۔

"بیٹا میں کس منہ سے آپکا شکریہ ادا کروں" سائرہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر بولیں جو نظریں نیچے کئے انکے سامنے والے صوفے پر براجمان تھا۔

"پلیز آنٹی۔ آپ بار بار ایسے مت کہیں۔ ان شاءاللہ مجرم جلد ہی کیفر کردار تک پہنچے گا۔ میں نے آپ کے گھر کے باہر مزید سیکیورٹی بڑھادی ہے۔ اول تو اب کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ اگر پھر بھی کوئی پریشانی والی بات ہو آپ پلیز مجھے فوراً کال کیجئے گا" دارم نے سہولت سے انہیں سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"میں اب چلتا ہوں۔ ایک دو دن تک ڈیڈی کے ساتھ آؤں گا" دارم کی بات پر انہوں نے کچھ چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ کیا یہ کسی بات کا عندیہ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ۔۔پلیز ولیہ کا خیال رکھئے گا۔اور پلیز ان سے فی الحال کسی قسم کی پوچھ گچھ مت کیجئے گا۔ابھی انہیں نارمل ہونے دیں" دارم کی بات پر پھر سے وہ چونکی۔ولیہ کے ذکر پر اسکی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔انہیں احساس ہوا۔انہوں نے ولیہ کے ساتھ زیادتی کر دی ہے۔

"جی بیٹا۔" وہ بس اتنا ہی کہہ سکیں۔

"شہزاد اور دلاور۔۔یار پلیز تم لوگ ان کا خیال رکھنا۔میں بھی آتا جاتا رہوں گا" دارم کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ تھوڑی دیر بیٹھتے بیٹا" اسے اٹھتے دیکھ کر وہ بولیں۔

www.novelsclubb.com

"پھر ان شاءاللہ" کہتے ساتھ ہی وہ انکے آگے جھکا۔سائرہ نے محبت سے اس کا یہ انداز دیکھا اسکے سر پہ پیار دیا۔

ان کے دل سے اس لمحے دارم کے لئے جو کدورتیں تھیں وہ زائل ہونے لگیں۔

ان کی بربادی کا سبب انہیں وہ نفیس شخص بالکل نہ لگا۔ نجانے کس بدبخت نے وہ فون کیا تھا جہاں سے ولیہ کی بربادی شروع ہوئی تھی۔

وہ بس سوچ کر رہ گئیں

جس لمحے وہ گھر آیا پاپا اور صدف دونوں لاؤنج میں موجود تھے۔ انکے درمیان خاموشی دیکھ کر دارم کو کچھ انہونی کا احساس ہوا۔

"السلام علیکم" وہ ذہنی طور پر اس وقت اتنا منتشر تھا کہ لہجے میں خوشگواریت نہیں لا سکا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم سلام۔۔ تو تم نے بھی سوشل ورک شروع کر دیا ہے" صدف کے کاٹ دار لہجے پر اس نے الجھی نظروں سے ماں کو اور پھر سوالیہ نظروں سے باپ کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"صدف۔۔یہ طریقہ نہیں بات کرنے کا" انہوں نے بیوی کو ٹوکا۔

"آپ ایک منٹ چپ رہیں۔۔۔کیوں تم اس لڑکی کی اس قدر مدد کرتے پھر رہے ہو۔پوچھ سکتی ہوں میں" انکی بات سنتے وہ خاموش ہی رہا۔انکے سامنے موجود صوفے پر دھپ سے بیٹھتے اس نے سر صوفے کی پشت سے ٹکایا۔

"نہیں میں نے سوشل ورک شروع نہیں کیا۔" اب کی بار وہ سیدھا ہوا اور ماں کی غصے سے گھورتی آنکھوں کو دیکھ کر بولا۔

"تو پھر ؟" وہ تڑخ کر بولیں۔

"پھر یہ کہ مجھے ولیہ سے شادی کرنی ہے۔" اس نے تو بڑے آرام سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا مگر صدف کو لگا اس نے کوئی بم پھوڑا ہے۔

www.novelsclubb.com

"دماغ خراب ہے تمہارا" اب کی بار وہ غصے سے چلائیں۔

"کیوں شادی کرنے سے دماغ خراب ہوتا ہے" دارم ٹھنڈے لہجے میں بولا۔ یاور اسے فون کر کے ڈاکٹر مبشرہ والا معاملہ بتا چکے تھے۔ اسی لئے وہ ذہنی طور پر خود کو صدف کے سوالوں کے جواب کے لئے تیار کر کے آیا تھا۔

"دیکھو بیٹا یہ کوئی کھیل تماشا نہیں ہے" اب کی بار ان کا لہجہ دھیمہ ہوا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ شادی کھیل تماشا ہے۔ میں بالکل سنجیدہ ہوں۔ اور بہت پہلے سے ولیہ کو پسند کرتا ہوں۔ میرے خیال میں ایک سوشل ورکر کی حیثیت سے آپ کو خوش ہونا چاہیئے کہ آپ کا بیٹا اتنا نیک کام کر رہا ہے" وہ بڑے تحمل سے ان کے ایک ایک سوال کا جواب دے رہا تھا۔

"ہاں میں سوشل ورکر ہوں مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایک ایسی لڑکی کو بہو بنا کر لے آؤں جو کسی کی زیادتی کا شکار ہو" انکی بات پر دارم نے مٹھیاں بھینچیں۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا۔ بالفرض۔۔ خدانہ کرے ہو بھی جاتا میں تب بھی اسی سے شادی کرتا" اس نے اٹل لہجے میں کہا۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔ یہ بات تمہیں اس نے بتائی اور تم نے یقین کر لیا" وہ درشت لہجے میں بولتیں یکدم اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں۔ دارم بھی انکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"جی بالکل ویسے ہی جیسے صارم نے ایک غیر مذہب کی لڑکی کو پسند کر کے شادی کی۔۔ اس نے کہا کہ وہ لڑکی اچھی ہے اور آپ نے بنا دیکھے یقین کر لیا کہ وہ اچھی ہے۔ کیا تب آپ نے چھان بین کروائی کہ وہ کیسی ہے۔۔ وہاں کا تو معاشرہ ایسا ہے جہاں شادی ریلیشن شپ کی ترجیحات میں سب سے آخر میں آتی ہے۔ وہاں تو بچے بھی شادی سے پہلے ہو جاتے ہیں۔ کیا تب آپ کو فکر نہیں ہوئی کہ آپ کے بیٹے سے پہلے وہ کس کس سے یہ تعلق بنا چکی ہے" دارم کے سرد لہجے پر صدف کا یکدم ہاتھ اٹھ گیا۔

"شٹ اپ"

"صدف" یاور غصے سے کھڑے ہوتے چلائے۔

"مجھے آپ ایسے ہزاروں تھپڑ مار لیں مجھے افسوس نہیں ہو گا۔ مگر آپ کے ڈبل اسٹینڈرڈ پہ بہت افسوس ہے۔ وہ غریب ہے اسکے ساتھ کسی نے اسکی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر کیا اسی لئے اس میں آپ کو ہزاروں عیب نظر آگئے۔ صارم کی بیوی امیر تھی۔ اسی لئے وہ آپ کو بے عیب لگی۔ ممی آپ یہ سوشل ورک چھوڑ دیں۔ کیونکہ آپ بھی ویسی ہی سوشل ورکر ہیں جیسی اور عورتیں ہیں۔ ڈرائینگ رومز میں بیٹھ کر زیادتی کا شکار ہونے والی لڑکیون کے لئے تو آپ لوگ سارا سارا دن بول سکتی ہیں۔ مگر انہیں اپنا نہیں سکتیں" دارم کے ٹوٹے بکھرے لہجے پر وہ لب بھینچ گئیں۔

"ڈیڈی آپ کو کوئی اعتراض" اب کی بار اس نے یاور کی جانب دیکھا۔ اسکی ویران آنکھیں دیکھ کر انہیں لگا ان کا دل کسی نے بڑی زور سے جکڑا ہے۔

"نہیں بیٹے۔ نہ مجھے کل اعتراض تھا نہ آج ہے۔ میں کل تمہارے ساتھ ان کے گھر جاؤں گا" انہوں نے اپنی رضامندی دی۔

"تمہیں کل چلنا ہو گا تو چلی چلنا۔ ورنہ تمہارے بغیر بھی میں اس کا نکاح کروا کر اپنی بچی کو گھر لے آؤں گا" یاور نے اپنا فیصلہ سنایا۔

صدف کوئی بھی جواب دیئے بنا کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔

"تم دل چھوٹا مت کرو۔ دیکھو دارم ہم نے اپنی زندگیاں گزار لیں ہیں۔ اور مجھے ایسے ماں باپ بہت برے لگتے ہیں جو اولاد پر اپنی مرضی تھوپتے ہیں۔ میں نے کبھی ایسا نہیں کیا اور نہ کبھی کروں گا۔ تمہاری خوشی کے لئے جس حد تک جانا ہوا میں جاؤں گا۔ اور جہاں تک بات تمہاری ماں کی ہے۔ تو یہی کہوں گا۔ ہم زندگی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مین ہر کسی کو خوش نہیں کر سکتے۔نہ ہم اسی لئے دنیا میں آئے ہیں۔اسکی بے وقوفی کو میں بالکل بھی یہ کہہ کر جسٹیفائی نہیں کروں گا کہ وہ تمہاری ماں ہے تو اسکی بات ماننا تم پر فرض ہے۔ نہیں بیٹے۔وہ غلط کر رہی ہے اور اس غلطی میں میں اس کا ساتھ دے کر تمہارے ساتھ زیادتی نہیں کروں گا۔

صرف اولاد کو ہی ماں باپ کے حوالے سے اللہ کے سامنے جواب دہ نہیں ہونا ہو گا۔ ہم والدین کو بھی جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ہم کل ہی ولیہ کے گھر جائیں گے۔ اب تم جا کر آرام کرو" وہ ہمیشہ اسے ایسے ہی سمیٹ لیتے تھے۔وہ یکدم انکے گلے لگا۔

تھینک یو ڈیڈی" محبت سے انہیں خود سے بھینچا۔

"اینی ٹائم مائی ڈئیر" انہوں نے بھی اسی محبت بھرے انداز میں اسے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اگر وہ شخص حوالات سے باہر آیا۔ تو صفی یہ جان لینا کے میں پھر کسی بھی قانون کو کچھ نہیں سمجھوں گا۔ اسکے سینے میں گولیاں میں خود اتاروں گا" رات کے پہر اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا وہ صفی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

"تم فکر مت کرو۔ اسکے خلاف اتنے کیسیز کھول دئیے ہیں کہ وہ کسی صورت باہر آہ ہی نہیں سکتا۔ لیکن اسے ہاسپٹل صرف اسی لئے رکھا ہے کہ اس کا ٹریٹمنٹ ہو رہا ہے۔" صفی کی بات پر وہ بس ہنکارا بن کر رہ گیا۔

"ویسے ایک بات ہے بھابھی بہت جلالی ہیں۔ اب تو بچ کر رہنا" اس کا موڈ بحال کرنے کے لئے صفی نے خوشگوار سا مذاق کیا۔ ولیہ کا ذکر سنتے ہی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"عورت کو اتنا ہی نڈر ہونا چاہئیے۔ اس کی یہی بہادری مجھے پسند ہے۔ وہ کسی حال میں کم ہی خوفزدہ ہوتی ہے۔" دارم کا موڈ واقعی بدل چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بہت بری طرح شمس کا چہرہ بگڑا ہے" صفی کچھ دیر پہلے ہی اس دیکھ کر آیا تھا۔

اسکے چہرے کی بگڑی حالت یاد کر کے وہ جھر جھری لے کر رہ گیا۔

"ایسوں کے ساتھ اس سے بھی برا ہونا چاہئیے" دارم دانت بھینچ کر بولا۔

"بے شک۔۔ پھر میں کل آپ کا گواہ بن کر آسکتا ہوں" دارم اسے نکاح کے بارے میں بتا چکا تھا۔

"جی جناب۔۔ آپ کی کل بھی مجھے اشد ضرورت ہے" دارم خوشگوار لہجے میں بولا۔

"تو ہمیشہ ہم سب کے لئے انسپریشن ہی رہا ہے۔ اب بھی نمبر لے گیا ہے" صفی کے لہجے مین اسکے لئے فخر اور محبت تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب بس۔۔۔ مجھے ساتویں آسمان پر بٹھانے کی ضرورت نہیں۔۔" وہ ہنس پڑا اسے کیا بتاتا ولیہ اسکے لئے کیا تھی۔

"آنٹی کا موڈ ٹھیک ہوا ہے؟" اس نے تشویش سے پوچھا۔

"نہیں لیکن مجھے امید ہے ٹھیک ہو جائیں گیں" اس کے لہجے میں امید تھی۔

"ان شاءاللہ۔ چل ملتے ہیں پھر کل شام کو" صفی نے الوداعیہ کلمات کہہ کر فون بند کر دیا۔

ابھی وہ اندر جانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ ایک بار پھر فون گنگنایا۔

آنے والی کال دیکھ کر اس کے چہرے پر بڑی خفیف سی مسکراہٹ بکھری۔

"میں تو امید کر رہا تھا آپ کی جانب سے کال کل ہی آجائے گی۔ لیکن اچھا لگا آپ نے ایک پورا دن اس بارے میں سوچا" دارم کا لہجہ بشاش تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کل نہیں آئیں گے" دوسری جانب سے کہے جانے الفاظ پر اب کی بار وہ کھل کر مسکرایا۔

"بتا رہی ہیں یا پوچھ رہی ہیں؟" ولیہ کو اس لمحے اس کا ہشاش بشاش لہجہ کھل رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں آپ کو بتا رہی ہوں۔ کہ کل میرے گھر آنے کی غلطی مت کیجئے گا۔۔ کیوں آپ نے انکل کو مجھ سے بات کرنے کے لئے بھیجا" وہ غصے سے بھری بیٹھی تھی۔

"میں نے انہیں ہر گز نہیں کہا تھا کہ وہ آپ سے ڈائریکٹ یہ سب بات کریں" دارم کا لہجہ اب کی بار سنجیدہ ہوا۔

"آپ انکار کر دیں بس" وہ ہٹیلے لہجے میں بولی۔

"سوری آپ کی یہ خواہش میں پوری نہیں کر سکتا۔۔ جب آپ کے انکل آپ سے یہ بات کرنے آئے تھے تب آپ انہیں انکار کر دیتیں" بڑے مزے سے وہ بال اس کے کوٹ میں پھینک چکا تھا۔

"مجھے آپ سے شادی کا شوق نہیں چڑھا جو میں انکار کروں" وہ چڑ کے بولی۔

"چلیں پھر جسے شوق چڑھا ہے اسے تو اپنا کام پورا کرنے دیں" ولیہ اسکے اطمینان پر اور بھی چڑ رہی تھی۔

"یہ آپکی حماقت ہے" وہ کسی طرح اسے اس سب سے دستبردار ہونے کے لئے منا لینا چاہتی تھی۔

"یہ آپکی غلط فہمی ہے" اس برجستہ جواب پر ولیہ کو گاڑی میں ہونے والی گفتگو یاد آئی وہ تب بھی اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹا تھا۔

"میں کل کچھ کھالوں گی" اس نے دھمکی دی۔

"بالکل ضرور کھائیے گا۔ جو نکاح کے لڈو ہم لے کر آئیں گے۔ آپ وہ شوق سے کھائیے گا۔ میں ہر گز منع نہیں کروں گا" اس کا شرارتی لہجہ ولیہ کو ایک آنکھ نہیں بھارہا تھا۔

"آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔۔ آپ مجھے ایک دوزخ سے نکال کر دوسرے دوزخ میں لے جارہے ہیں" وہ بے بسی سے بولی۔

"کوئی بات نہیں اس دوزخ میں آپ اکیلی ہیں۔۔اس دوزخ میں میں ہر پل آپ کے ساتھ رہ کر اسکی آگ بجھانے کی پوری کوشش کروں گا" اس نے غصے سے فون بند کر دیا۔

دارم نے فون ہاتھ میں لئے آنکھوں کے سامنے کیا۔چند پل وہ پر سوچ انداز میں وہیں کھڑا رہا۔اسے نارمل ہونے میں ابھی بہت وقت چاہئیے تھا اور تب تک دارم کو اسکی ہر بات کو ہنس کر سہنا تھا۔

ولیہ کے گھر کے لئے نکلنے سے پہلے وہ صدف کے پاس آیا۔

"میری کوئی بھی خوشی آپ کے بغیر ادھوری ہے۔آپ کیسے سوچ سکتی ہیں کہ اپنی زندگی کے اس اہم لمحے کو میں آپ کے بغیر گزاروں گا۔" یاور تیار کھڑے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

شیشے کے سامنے بال بنا رہے تھے جس وقت وہ دروازہ ناک کر کے اندر آیا۔ صدف سادہ حلیے میں ناراض سی بیڈ پر بیٹھی تھیں۔

"یہ تمہاری خوشی ہو گی۔ میرے لئے یہ خوشی کا باعث نہیں" وہ جوان کے سامنے بیڈ پر ایک آس لئے بیٹھا تھا کہ وہ شاید مان جائیں۔ مگر ان کا وہی انداز دیکھ کر مایوس سا ہو گیا۔

"تمہارے ڈیڈی ہیں نا تمہارے ساتھ میری کیا ضرورت ہے تمہیں" وہ ایک ناراض نظر یاور پہ ڈال کر بولیں۔

"بچوں کو اتنا ہی اپنے ماتحت رکھنا چاہئیے کہ وہ بغاوت پر نہ اتریں۔۔" برش ڈریسنگ پر رکھ کر کف کے بٹن درست کرتے ہوئے وہ سنجیدہ نظر صدف پر ڈال کر بولے۔

"میں نے اب انہیں ماتحت کیا ہے۔اس نے اور صارم نے ہمیشہ جو چاہا وہ مانا ہے"

وہ حیرت سے بولیں۔

"تو پھر اب کس لئے یہ سب واویلا کر رہی ہو" یاور کی آواز بلند ہوئی۔

"وہ غریب نہ ہوتی تو تمہیں قابل قبول ہوتی۔۔ویسے تو تم اسکی تعریفیں کرتی نہیں تھکتیں تھیں۔"وہ بھنویں سکیڑ کر بولے۔

"اس طرح تو میں ہزاروں لڑکیوں کی تعریفیں کرتی ہوں"انہوں نے نظریں چرائیں۔

" بات کو طول مت دو۔چلنا ہے تو چلو" یاور نے بات سمیٹی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز ممی"وہ بھی مصر ہوا۔

"تمہیں یہ سب کرتے یہ کیوں نظر نہیں آرہا کہ لوگ کیا کیا نہیں کہیں گے۔میرا ایک سرکل ہے"وہ اس کے ارادے متنزلزل کرنا چاہتی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں وہ سر کل عزیز ہے۔ مگر اپنی اولاد نہیں۔" یاور نے ملامتی نظروں سے انہیں دیکھا۔

"چھوڑ دو دارم۔۔۔ تم اٹھو" سفید شلوار قمیض میں ملبوس انہوں نے اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھا۔

"ممی آپ کچھ مت کریئے گا۔ بس صرف شامل ہو جائیں" وہ پھر آس بھرے لہجے مین بولا۔

"میں وہاں صرف تماشائی کی حیثیت سے جاؤں گی۔ مجھے کسی سے خوش اخلاقی سے پیش آنے کا مت کہنا" وہ جس نے کبھی ضد نہیں کی تھی۔ نجانے اس لڑکی کے پیچھے اتنا ضدی کیوں ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک نظر اسے دیکھ کر وہ ان پر احسان کرنے والے انداز میں اٹھیں۔ غصے سے وارڈروب سے کپڑے نکال کر ڈریسنگ روم میں چلی گئیں۔

"ٹھیک ہو جائے گی" اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے اسے پھر سے تسلی دی۔ وہ محض سر ہلا کر رہ گیا۔

وہ لوگ پہنچنے والے تو اور وہ ابھی تک سر جھاڑ منہ پھاڑ بیٹھی تھی۔ دارم نے صبح ہی ڈرائیور کے ہاتھ سفید خوبصورت سا سوٹ اسکے لئے بھجوا دیا تھا۔

سائرہ گھنٹے سے اسکی منتیں کر رہی تھیں مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

"آپ میرا گلہ گھونٹ دیں۔ مگر میں یہ شادی نہیں کروں گی" پلنگ کی پشت کے ساتھ ٹیک لگائے ٹانگیں سینے کے ساتھ لگائے۔ وہ سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں میری زندگی کو مشکل بنا رہی ہو۔۔" سائرہ رونے والی تھیں۔

"اماں یہ اس اچھے انسان کے ساتھ زیادتی ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیٹا وہ خوشی سے تمہیں قبول کر رہا ہے۔" سائرہ نے اسے قائل کرنا چاہا۔

"یہ خوشی چند دنوں میں ختم ہو جائے گی۔ جب ہر کوئی انہیں ایک اغواکار لڑکی سے شادی کرنے پر طعنے دے گا" وہ استہزائیہ ہنسی۔

"میری بربادی تو اسی دن سے شروع ہو گئی تھی جس دن وہ منحوس فون کال والا مسئلہ اٹھا تھا۔ نجانے وہ کون ہے۔۔ اللہ کرے اسکے ساتھ زندگی میں کبھی اچھا نہ ہو" اندر آتی یمنہ نے بڑے کرب سے بہن کو دیکھا۔

"تم اس وقت سب کچھ چھوڑو اور بس اٹھ کر تیار ہو جاؤ۔۔ یہ دیکھ۔۔ میرے ہاتھ جڑے ہیں تیرے آگے" سائرہ کو اور کوئی حل نہ ملا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہر بار ایسے ہی کرتی ہیں میرے ساتھ۔۔ تب فہد کی بار بھی آپ نے میرے ساتھ یہی کیا تھا۔۔ اور اب بھی یہی ہتھیار آزما رہی ہیں۔۔" وہ چیخ کر بولی۔

"تو کیا کروں۔۔ کیسے مانے گی تو" وہ بھی چلا اٹھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آج تو وہ اپنی خوشی سے اس در پہ آیا ہے۔اسکے جانے کے بعد کوئی نہیں آئے گا"

انہوں نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا۔

"مت آئے کوئی مجھے فرق نہیں پڑتا۔" وہ ہٹ دھرم لہجے میں بولی۔

"ولیہ تو ایسی تو نہیں تھی۔۔۔" سائرہ بے بسی سے بولیں۔

"پہلے میں داغدار بھی تو نہیں تھی اماں" وہ آنسو بھری آنکھوں سے ماں کو دیکھ کر بولی

انہوں نے بڑھ کر اسے خود میں بھینچ لیا۔

"تو داغدار نہیں ہے" وہ اسے یقین دلا رہی تھیں یا خود کو۔

www.novelsclubb.com

"کس کس کو یقین دلائیں گے ہم" وہ ان کے شانے سے سر اٹھا کر بولی۔

"دارم بھائی کو اس یقین کی ضرورت نہیں" کب کی خاموش کھڑی یمنہ بولی۔

"اٹھ جاؤ آپا بس کردو" وہ بھی اسکے قریب آتی بولی۔

وہ گہرا سانس بھر کر کھڑی ہوئی۔

نکاح کے پیپرز پر سائن کرتے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ انہیں آگ لگا دیتی۔

صدف آتو گئیں تھیں۔ مگر سلام دعا کے بعد کسی سے مخاطب ہونا ضروری نہیں سمجھا۔ سائرہ کو تو اول انکی آمد کی امید نہیں تھی۔ مگر صدف کے روکھے رویے کا انہیں دکھ نہیں تھا۔

دلاور اور شہزاد کے گھر والے موجود تھے۔

اسکے علاوہ سائرہ نے کسی کو نہیں بلایا۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ محلے کے اور لوگ آکر انکی خوشی کو برباد کریں۔

www.novelsclubb.com

چائے کے ساتھ چند لوازمات رکھے تھے۔

نکاح کے بعد یاور ولیہ کے پاس آئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بہت شکریہ بیٹے میرا مان رکھنے کا" سفید شرٹ۔ چوڑی دار پاجامے اور دوپٹہ سر پر رکھے۔ بمشکل اس نے لپ اسٹک لگا رکھی تھی۔ اس روپ میں بھی وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

ولیہ بس سر جھکائے بیٹھی رہی۔

"بہن اب رخصتی کریں" اسکے کمرے سے نکلتے وہ سائرہ سے مخاطب ہوئے۔

انکے ہمراہ یاور کے ہی چند دوست اور رشتے داروں میں صرف صفی تھا۔ باقی کسی کو انہوں نے نہیں بلایا تھا

یاور کے کہتے ہی یمنہ ولیہ پر چادر ڈال کر اسے اپنے ساتھ لئے کمرے سے باہر آئی۔

www.novelsclubb.com

صدف پہلے ہی گاڑی میں جا کر بیٹھ چکی تھیں۔

"بھائی صاحب کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو معاف کر دی جیئے گا" سائرہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔ وہ سب اس لمحے صحن میں کھڑے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دارم نے ایک اچٹتی نظر چادر میں چھپی ولیہ پر ڈالی۔

"بیٹی بنا کر لے جا رہا ہوں۔ کوئی شکایت ہوئی بھی تو آپ تک بات نہیں آئے گی۔ ہم خود ہی حل کر لیں گے" یاور خوشگوار لہجے میں بولے۔

"بہت شکریہ" دارم بھی سب سے مل کر ولیہ کا ہاتھ تھام کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔

اس کا سرد کپکپاتا ہاتھ دارم کے گرم ہاتھ میں اور بھی کپکپا رہا تھا۔

گھر آتے ہی یاور نے کام کرنے والی ملازماؤں کو ولیہ کو دارم کے کمرے میں پہنچانے کا کہا۔

www.novelsclubb.com

صدف پہلے ہی اپنے کمرے میں جا چکی تھیں۔

دارم لاؤنج میں موجود صوفے پر بیٹھا ہاتھ آپس میں باندھے نجانے کیا سوچ رہا تھا۔

"پریشان کیوں ہو؟" یاور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکے قریب بیٹھے۔

"نہیں پریشان نہیں ہوں۔۔" وہ انکی جانب مسکرا کر دیکھنے لگا۔

"ہونا بھی نہیں۔۔ تمہیں ابھی اسے نارمل زندگی کی جانب لانا ہے۔۔ باقی دنیا کیا کہہ رہی ہے کیا سوچ رہی ہے۔ بھول جاؤ۔ صرف یہ یاد رکھو کہ اللہ کے بعد اگر وہ کسی پر اعتماد بحال کر کے زندگی کی جانب لوٹے گی تو وہ صرف تم ہو گے۔۔ اسکے لئے خود کو مضبوط رکھو" یاور کی ہر بات اسکے دل میں اتر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈی تھینک یو سو مچ" وہ تشکر سے لبریز لہجے میں بولا۔

"اٹھو جاؤ اب اسکے پاس" اسکا کندھا دبا کر وہ بھی اسکے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

وہ بھی اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھا۔

ولیہ چادر اتار کر بیڈ پر رکھ چکی تھی۔آنسو سے بھری آنکھیں اٹھا کر کمرے کو دیکھا۔

ہاں اس نے خواہش کی تھی یہاں اسی حیثیت سے آنے کی مگر ان حالات میں نہیں۔۔

بیڈ سے ٹانگیں نیچے لٹکائے وہ خاموش بیٹھی بس فرش کو گھورے جا رہی تھی۔

آنسو چہرے پر متواتر بہہ رہے تھے۔

سائرہ نے اسے ایک بیگ دیا تھا جس میں چند کپڑے تھے۔اور کچھ ضرورت کا سامان

www.novelsclubb.com

وہ ابھی اٹھ کر ان کپڑوں سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی جو اسے اپنے جسم پر کیڑے کی طرح کاٹتے محسوس ہو رہے تھے کہ دروازہ کھول کر دارم کمرے میں آچکا تھا۔

ولیہ نے سر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا۔ خاموشی سے اٹھ کر اس بیگ کی جانب بڑھی۔

وہ اسے بری طرح اگنور کرنا چاہتی تھی۔

دارم نے اسکے متورم چہرے کو نظر بھر کر دیکھا۔ وہ جو کل تک اسکے آنسو نہیں پونچھ سکتا تھا۔

اب اس کا محرم بن کر اسکے ہر درد کا مداوا کسی سے بھی پہلے کر سکتا تھا۔

دروازے کے لاک کی آواز سن کر ولیہ کے ہاتھ کپکپائے۔

مگر اس نے پھر بھی سر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

صوفے پر موجود بیگ سے کپڑے نکالنے میں مصروف رہی۔ جب اپنے کندھے پر

www.novelsclubb.com

دارم کا ہاتھ محسوس ہوا۔

اب کی بار وہ اسے اگنور نہیں کر سکی۔

اس کا ہاتھ غصے سے جھٹک کر آنسو سے لبریز آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"کیوں انکار نہیں کیا آپ نے کیوں؟" وہ چیخ کر بولی

"کیونکہ مجھے یہ نہیں کرنا تھا" دارم نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"کیا ملے گا آپ کو مجھ سے شادی کر کے۔۔ داغدار ہوں میں۔۔۔ سنا آپ نے داغدار۔۔۔۔" وہ چلا کر بولی

"آپ کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا جانتی ہو نا آپ" دارم نے اپنے الفاظ پر زور دے کر کہا

"یہ میں جانتی ہون۔۔۔ آپ جانتے ہیں۔۔ مگر دنیا نہیں جانتی۔۔ وہاں سے عزت بچا کر نکلی تھی یہ نہیں معلوم تھا کہ دنیا داغدار بنا کر چھوڑے گی۔ کہا تھا نا مار دیں مجھے۔۔۔ نہیں مارا آپ نے۔۔

دیکھیں۔۔ دیکھیں یہاں۔۔" وہ اپنے ہذیانی انداز میں اس سے پرے ہٹتے اپنے دامن پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"یہاں بھی داغ ہے۔۔یہاں بھی داغ ہے ادھر ادھر ہر جگہ داغدار ہے" وہ اپنے چہرے۔۔ بازو۔۔ہاتھ کندھے۔ ہر جگہ کو ہاتھ سے رگڑتے ہوئے وحشت سے بولی۔

"اس دنیا نے مجھے داغدار کر دیا ہے۔۔بتائیں۔ کوئی جواز ہے میرے پاس زندہ رہنے کا۔ کس کس کا منہ بند کریں گے۔ کس کو میری صفائی میں یہ بتائیں گے کہ میرے ساتھ وہاں کچھ نہیں ہوا تھا۔

کاش یہ سب پتہ ہوتا تو ایک چاقو میں اپنے سینے پہ بھی مار کر وہیں مر جاتی" روتے روتے وہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔

دارم اسکے قریب بیٹھ کر اسے خود میں بھینچ گیا۔ اسکی متوحش حالت دیکھ کر وہ خود پر ضبط نہیں کر پا رہا تھا۔

"لڑکی عزت لٹا دے تو بھی وہ بری۔۔ وہ عزت بچا لے تو بھی وہ بری۔۔ کہ کسی کے پاس چند گھنٹے گزار آئی ہے۔۔ میں کیسے دنیا کو دکھاؤں میں پاک ہوں" اسکے کندھے سے لگی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"ولیہ ہمیں دنیا کی ضرورت نہیں" دارم نے اسے خود میں بھینچ کر بے بسی سے کہا۔

"مت لیں میرا نام۔۔ جانتے ہیں۔ اس کا مطلب پاک صاف ہے۔۔ یہ تو ولیوں کے نام ہوتے ہیں نہ۔۔ میں تو ولی نہیں۔۔ مجھ پر تو اندر باہر سے اس دنیا نے گند لیپ کر دیا ہے" اسکا بازو تھامے سر اٹھا کر روتے ہوئے کرلائی۔

"مجھے دنیا کی پرواہ نہیں ہے۔۔ مجھے صرف آپ سے غرض ہے۔۔ مت خود کو ایسے کہو" وہ کرب سے بولا۔۔ اس کا لفظ لفظ اسے تکلیف سے دوچار کر رہا تھا۔

"مت ہاتھ لگائیں آپ بھی داغدار ہو جائیں گے" اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے وہ درد سے بولی

"سٹاپ اٹ ولیہ۔۔ خبردار جواب ایسا ایک بھی لفظ کہا" وہ غصے سے اسکے کندھوں کو جھٹکا دے کر بولا

ولیہ اس کا جارحانہ انداز دیکھ کر ساکت ہوئی۔

"میری ولیہ بالکل پاک صاف ہے۔اور اسکے لئے مجھے کسی کے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت نہیں۔خاموش سے کپڑے چینج کرو۔۔ میں آپ کے لئے کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔اور اب ایک بار بھی اپنے لئے ایسے اذیت بھرے لفظ استعمال کئے تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گا" اسکی آنکھوں میں اتری بے یقینی کو سنجیدگی سے دیکھتے وہ اسے بہت کچھ باور کروا رہا تھا۔

"میں ہر داغ مٹا دوں گا" اسکی پیشانی پر محبت سے لبریز پہلی مہر ثبت کر کے بولا۔

ولیہ کا جنون یکدم تھما۔

"اٹھو۔ چینج کرو اور اچھے سے منہ ہاتھ دھو۔ کچھ کھانے کے لئے لاتا ہوں" خود کھڑا ہوا پھر ہاتھ پکڑ کر اسے بھی فرش سے اٹھایا۔ کپڑے اسکے ہاتھ میں تھما کر وہ کمرے سے باہر نکلا۔

کچھ دیر بعد کھانے کی ٹرے تھامے وہ کمرے میں آیا تو وہ کپڑے بدل چکی تھی۔

اور صوفے پہ ٹانگیں اوپر کئے کسی گہری سوچ میں بیٹھی تھی۔

عام سا پرنٹڈ سوٹ اور ہم رنگ دوپٹہ شانے پر پڑا ہوا تھا۔ بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے کی شکل دے رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

دارم نے پہلی بار اسے یوں بنا سر پر دوپٹے لے فرصت سے دیکھا تھا۔ ورنہ جب بھی اس حلیے میں دیکھا۔ نظریں سرعت سے اسکے روپ سے ہٹا لیتا تھا۔ مگر آج وہ اسے یوں دیکھنے کا ہر حق رکھتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

صوفے کے آگے چھوٹی سی شیشے کی میز پڑی تھی۔دارم نے ٹرے اس پر رکھی۔

ولیہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

پھر ٹانگیں صوفے سے لٹکالیں۔

دارم اسکے قریب بیٹھا۔وہ نا محسوس انداز میں پیچھے کھسکی۔

"مجھے بھوک نہیں "بھاری لہجے میں اس سے نظریں چرا کر بولی۔

"کبھی کبھی بھوک کے بغیر بھی کھانا پڑتا ہے۔کیونکہ یہ ضرورت ہے۔۔چاہت نہیں "دارم نے پلیٹ میں تھوڑی سی بریانی نکال کر اسکی پلیٹ میں ڈالی۔۔ساتھ سلاد اور رائتہ اور کباب رکھا۔

www.novelsclubb.com

چمچ اور کانٹا رکھنے کے بعد پلیٹ اسکے سامنے رکھی۔

وہ ویسے ہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں کھلا دوں؟" اسکے کندھے کے ساتھ کندھا ٹکراتے۔۔۔اس کا لہجہ گمبھیر ہوا۔

ولیہ یکدم اور کھسکی۔ دارم نے ہاتھ بڑھا کر اسے نزدیک کرتے اسکی دور ہونے کی کوشش ترک کی۔

"ایسے دور ہوں گی۔ تو میں ہر مصلحت بالائے تاک رکھ دوں گا۔" اس کا سرگوشی نما لہجہ ولیہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا۔

"ہہ۔۔ہا۔۔ہاتھ چھوڑیں۔۔ مم۔۔ میں کھاتی ہوں" بے ترتیب سانسوں کو بمشکل ہموار کرتے وہ ہکلا کر بولی۔

"گڈ گرل" اس کا ہاتھ چھوڑ کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔ اور دوسری پلیٹ میں اپنے لئے چاول اور باقی چیزیں رکھنے لگا۔

"ایک بات پوچھوں" کچھ دیر خاموشی سے کھانے کے بعد ولیہ کی آواز سنائی دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سو پوچھیں" محبت سے چور لہجے میں بولا۔

"یقیناً آپکے بہت سے رسور سز ہوں گے۔ کیا آپ اس کال کو ٹریس کروا سکتے ہیں جو اس دن فہد کو کی گئی تھی" ولیہ کی بات پر منہ کی جانب چمچ لے جاتا اس کا ہاتھ تھما۔ رقابت کا شدید احساس جاگا۔

"آپ کو بہت دکھ ہے فہد کے ساتھ شادی نہ ہونے کا؟" چمچ واپس پلیٹ میں رکھ کر چہرہ موڑ کر اسکی جانب گہری سنجیدگی سے دیکھا۔ ولیہ کا منہ اسکی بات پر کھل گیا۔

"میری اس بات میں یہ بات کہاں سے نکلتی ہے" وہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ جس کسی نے بھی کیا۔۔ مجھے اب نہیں جاننا۔ آپ میری ہیں میرے لئے یہی کافی ہے۔ دوبارہ کسی کا نام یوں میرے سامنے مت لینا۔۔ میں اتنا اچھا بھی نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہ اپنی بیوی کے منہ سے اسکے ایکس کا نام سن کر خاموش رہوں" دارم بات کو کس جانب لے گیا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ وہ تو بس یوں ہی پوچھنا چاہ رہی تھی تا کہ یہ گرہ کھلے۔

"فاریور کائنڈ انفارمیشن ۔۔ میں نے اس کی تصویر تک نہیں دیکھی" ولیہ نے چبا چبا کر کہا۔

"تو دکھ ہے ؟" کھانے سے ہاتھ کھینچ کر کمر پیچھے صوفے کی پشت سے ٹکاتے ایک ہاتھ بھی اس پر دھرا ایسے کہ ولیہ اسکے بازو کے حلقے میں آ گئی۔

"جی نہیں" وہ چڑ کر بولی۔ کچھ دیر پہلے کی تکلیف دہ سوچیں۔ دارم کے ساتھ اسکی بیوی کی حیثیت سے ہونے والی تکلیف سب کچھ معدوم ہو گیا تھا۔ وہ اسکے چڑنے پر ہولے سے مسکرایا۔ مگر یہ مسکراہٹ ولیہ سے فوراً ہی چھپا لی۔

"ہونا بھی نہیں چاہئے۔مجھے تو کبھی غور سے دیکھا نہیں۔اس ایکس کا بڑا دکھ ہو رہا ہے" پھر سے اسے چڑایا۔

"مجھے کسی کا دکھ نہیں ہو رہا۔۔اندازہ نہیں تھا کہ آپ شکی بھی ہوں گے" پلیٹ ٹیبل پر پٹخنے والے انداز میں رکھی۔

"ابھی آپ نے مجھے جانا ہی کتنا ہے۔۔"اسکے کندھے پر ہولے سے انگلیاں پھیرتے وہ ولیہ کو کنفیوز کر رہا تھا۔

اس کے چہرے پر بکھرنے والی سرخی اسے مزہ دلا رہی تھی۔وہ اب اسکی تھی۔یہی احساس ہی بہت تھا۔

وہ یکدم اٹھ کر بیڈ کی جانب بڑھی۔دارم نے اس کا بھاگنے والا انداز دیکھ کر مسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مم۔۔مجھے سونا ہے" بیڈ پر بیٹھتے اس نے دارم کی کچھ بولتی آنکھوں سے نظریں چرائیں۔

"ضرور" اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ملتوی کر کے وہ اٹھا انٹر کام پر ملازمہ کو کمرے میں آنے کا کہا۔

کچھ دیر بعد دروازے پر ناک کر کے ملازمہ اندر آئی اور ٹرے لے کر واپس چلی گئی۔

دارم دروازہ بند کر کے لاک کرتا۔سائیڈ ٹیبل کے قریب گیا۔دراز کھول کر اس میں سے دوائی نکالی۔

سائیڈ ٹیبل پہ پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا۔ایک گولی نکال کر ولیہ کی جانب بڑھائی۔

"یہ کھالیں۔۔ذہنی تھکاوٹ ختم ہو گی۔"اسکی ہتھیلی پر گولی رکھ کر پانی کا گلاس بڑھایا۔

اس نے خاموشی سے گولی کھالی۔دارم نے کھڑکی کے پردے درست کئے۔نائیٹ بلب آن کر کے لائیٹ آف کی ولیہ سانس روکے ایسے ہی بیٹھی رہی۔دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔رشتے کا احساس اب ہو رہا تھا۔دارم بیڈ کے دوسری جانب آکر بیٹھا۔

"لیٹ جائیں"اسے یوں ہی بیٹھے دیکھ کر نرم لہجے میں کہا۔

ولیہ نے جھجھکتے ہوئے ٹانگیں اوپر بیڈ پر رکھیں۔

www.novelsclubb.com

دارم نے اپنی جگہ پر لیٹ کر اس کا جھجھکنا پوری شدت سے محسوس کیا۔پھر ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے ساتھ لٹا کر بازو کے گھیرے میں لیا۔

"اس رشتے کو آگے بڑھانے کی مرضی میں آپ پر چھوڑتا ہوں۔۔" اسکے الفاظ ولیہ کے دل کی تیز ہوتی دھڑکن پر پھوار بن کر برسے۔ایک سکون سارگ و پے میں اتر آیا۔ ہولے سے اسکی جانب کروٹ لیتے۔۔اسکے سینے پر کپکپاتا ہاتھ رکھا۔۔

دارم نے ایک بار پھر پیشانی کو محبت سے چھوا۔۔

"آپ سے محبت۔۔ صرف آپ کو حاصل کرنے کے لئے نہیں کی۔۔آپ کی روح تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کی ہے۔۔اسی لئے مجھ سے خوفزدہ مت ہونا۔۔ محبت زبردستی کی قائل نہیں ہوتی۔" محبت سے اپنے سینے پر رکھے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے وہ اسے اپنے لفظوں سے سیراب کر رہا تھا۔

ایک ہاتھ ہولے سے اسکے بالوں میں پھیر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے اعصاب اس گولی سے تو نہیں ۔۔ہاں دارم کے الفاظ اور محبت بھرے لمس سے ضرور پر سکون ہو گ ئے تھے۔چند لمحوں میں ہی وہ پر سکون ہو کر سو چکی تھی۔

دارم نے آہستہ سے اسے بازو کے حلقے سے نکال کر اس کا سر تکیے پر رکھا۔کچھ دیر اسکے خوبصورت چہرے کو یوں ہی دیکھتا رہا۔پھر اسکے قریب ہوتے محبت بھرا لمس باری باری اسکی دونوں آنکھوں پر چھوڑا۔اسکی جانب سے کروٹ لے لی۔

"میں فرشتہ نہیں "خود سے مخاطب ہوتے۔۔ تھوڑا سا فاصلہ بڑھا کر لیٹا۔

صبح جس لمحے اسکی آنکھ کھلی۔دارم کی کروٹ ولیہ کی ہی جانب تھی۔خاموشی سے کتنے ہی لمحے وہ اسکے خوبرو چہرے کو دیکھتی رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے کی خوبصورتی کو اپنے پوروں سے محسوس کرنا چاہا۔ مگر پھر ہاتھ پیچھے کھینچ کر ایک گہری سانس بھری۔ اٹھ کر بیٹھتے اپنے بال لپیٹے۔ اور خاموشی سے بیڈ سے اتر کر کھڑکی کی جانب بڑھی۔ باہر صبح ابھی پوری طرح سے نہیں ہوئ تھی۔ گردن موڑ کر سامنے لگی گھڑی پر ٹائم دیکھا تو صبح کے چھ بجے تھے۔ اکتوبر کے اوائل دن تھے۔ اسی لئے باہر ہلکی ہلکی خنکی تھی۔ کھڑکی سے لان کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔ یکدم اسے اندر گھٹن محسوس ہونے لگی۔

واش روم جا کر پہلے منہ ہاتھ دھویا۔ اور خاموشی سے کمرے سے باہر آگئ۔

دو بار اس گھر میں آئ تھی اسی لئے گھر کے نقشے سے واقف تھی۔

سیڑھیوں سے نیچے اتری۔ ہر سو خاموشی تھی۔ وہ بھی اسی خاموشی سے باہر لان میں آگئ۔

جا بجا خوبصورت پھول پودے درخت لہلہا رہے تھے۔خاموشی سے کتنی ہی دیر وہ وہاں چکر لگاتی رہی۔

پھر تھک کر سامنے درخت کے نیچے لگے بینچ پر بیٹھ گئ۔

دروازے سے اندر آتے یاور نے حیرت سے اس وقت اسے لان میں بیٹھے دیکھا۔

وہ اس وقت روزانہ واک پہ جاتے تھے۔اور دارم جاگنگ پر۔۔ مگر آج وہ نہیں اٹھا۔انہوں نے بھی ان دونوں کو ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

اندر جانے کی بجائے وہ لان میں ہی اس کے پاس آگۓ۔

ولیہ نے قدموں کی چاپ محسوس بائیں جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یاور کو اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ تیزی سے کھڑی ہوئ۔

"ارے بیٹھو بیٹھو" وہ اسے بوکھلاہٹ میں کھڑے ہوتے دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگے۔

"السلام علیکم انکل" وہ بیٹھتے ہوئے بولی۔

"وعلیکم سلام انکل نہیں ڈیڈی" وہ اسکی تصیح کرنے لگے۔

اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"دارم کا ڈیڈی تو تمہارا ابھی ڈیڈی" اس کی نظروں میں چھپا سوال دیکھ کر وہ محبت سے بولے۔

"اتنی صبح کیوں اٹھ گئیں۔۔دارم سویا ہوا ہے؟" انکے سوال پر وہ ہولے سے جی کر کے رہ گئی۔

"پہلے سوال کا جواب نہیں ملا" اسے ہنوز خاموش دیکھ کر انہوں نے بولنے پر اکسایا۔

www.novelsclubb.com

"میں روز اسی وقت اٹھتی ہوں۔بس آج بھی آنکھ کھل گئ۔دوبارہ نیند نہیں آئ تو سوچا یہاں آجاؤں۔۔کتنا سکون ہے نا یہاں" اب کی بار اس نے تفصیل سے جواب دیا۔

"بیٹے سکون ہمیں تب ہی محسوس ہوتا ہے جب وہ ہمارے اندر ہوتا ہے۔۔" انکی بات پر اس نے الجھ کر انکی جانب دیکھا

"جب ہم اندر سے بے چین ہوں تو کسی چیز میں سکون نہیں ملتا۔۔چاہے ارد گرد مہیب خاموشی ہو اندر کا شور اس خاموشی کو محسوس نہیں کرنے دیتا" انکی بات پر اسے دارم کا رات کا رویہ یاد آیا۔

"تو کیا یہ سکون اس شخص کی مرہون منت تھا" اس نے خود سے سوال کیا۔

"ایک بات پوچھوں۔۔۔۔۔ڈیڈی" جھجھکتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔

"جی میرا بیٹا ضرور" وہ چہرے پر نرم تاثرات لئے اسے دیکھ رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ نے دارم کو مجھ سے شادی پر کیوں سپورٹ کیا۔ میں جانتی ہوں آنٹی اس حق میں نہیں ہیں۔۔ ہے نا" ان سے سوال کرتے تصدیق چاہی۔

"یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہمارے فیصلوں میں ہر دفع ہمارے ساتھ جڑے لوگ ہمارا ساتھ دیں۔ ہر ایک کی اپنی سوچ ہوتی ہے۔ اور ہم اسکی سوچ کو نہ تو ٹھیک کرنے کا اختیار رکھتے ہیں نا ہمیں کرنا چاہئیے۔ مجھے ان کی سوچ سے سروکار نہیں۔۔ ہاں میں نے دارم کی آنکھوں میں تمہارے لئے محبت بھانپ لی تھی۔۔ اور وہ ایسی محبت تھی جس میں امیری غریبی۔۔ خوبصورتی۔۔ یا معمولی شکل۔۔ یہ سب باتیں معنی نہیں رکھتی۔۔ تو میرے بیٹے۔۔ ایسی محبت کی بہت قدر کرتے ہیں۔۔" وہ اپنے نرم لہجے میں اسے سمجھا رہے تھے۔ ولیہ کو اس لمحے اندازہ ہوا کہ لہجے کی یہ نرمی دارم نے یاور سے ورثے میں لی ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔جب جب وہ تمہیں دیکھتا ہے ایسا لگتا ہے کہ وہ ارد گرد کی ہر چیز فراموش کر چکا ہے۔۔بیٹے جو کچھ آپ کے ساتھ ہوا۔اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔نہ ہے۔

آپ خود کو اس چیز سے باہر نکالو۔۔۔اور یہ تبھی ممکن ہے۔جب اپنے ارد گرد کی محبتوں پر یقین کرو گی۔اور دنیا کو فیس کرو گی۔"ان کی بات پر وہ سر جھکا گئی۔

"انسان خود کو بڑی جلدی اذیت میں مبتلا کر لیتا ہے۔۔لوگ شاید اسے اتنی جلدی اذیت نہیں دیتے جتنی جلدی وہ خود کو دیتا ہے۔۔اور پتہ ہے کیسے؟"انکے سوال پر اس نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔

"خود ترسی سے۔۔۔یہ بہت بڑی اذیت ہے۔اور جب تک آپ خود اپنے آپ کو اس سے نکالنے کی نیت نہیں کرتے۔کوئی دوسرا آپ کو اس سے نہیں نکال سکتا"

وہ بڑے سبھاؤ سے اسے سمجھا رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آج اکیلے اکیلے واک پہ چلے گ ئے" یاور کے کندھوں پر پڑنے والے دباؤ کے ساتھ دارم کی بشاش سی آواز انہیں بے حد بھلی لگی۔

ولیہ جو ہاتھوں کو مروڑنے میں مصروف تھی اسکی آواز پر چند لمحوں کے لئے ہاتھوں کی حرکت روکی۔

کچھ دیر پہلے ہی اسکی آنکھ کھلی ولیہ کو کمرے میں نہ پا کر اس نے کھڑکی سے باہر لان میں دیکھا۔ یاور اور وہ بینچ پر بیٹھے باتیں کرتے دکھائی دئیے۔ انہیں دیکھ کر وہ مسکرایا۔ اور پھر قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

"ہمارے لئے چائے بنادیں گی؟" ولیہ سے مخاطب ہوتے وہ ان کے سامنے آیا۔

"جی" وہ جو پہلے ہی وہاں سے بھاگنے کے لئے پر تول رہی تھی فوراً اٹھ کر اندر کی جانب بڑھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مطمئن ہو؟" وہ جو اندر جاتی ولیہ کو دیکھ رہا تھا اور یاور اسے۔ ان کے سوال پر ایک جاندار مسکراہٹ اس کے لبوں پر کھلی۔

"بہت۔۔امید ہے وہ جلد ہی اس فیز سے باہر آجائے گی" اس نے مسکراتی نظر ان پر ڈالی۔

ان شاءاللہ"

"ممی نے رات میں آپ سے کچھ کہا؟" یکدم اس کا چہرہ سنجیدہ ہوا۔ یاور کی بھی مسکراہٹ سمٹی۔

"اسے وقت لگے گا ولیہ کو قبول کرنے میں۔۔امید اچھی رکھنی چاہیئے" وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ رات میں اس سب کو لے کر ان دونوں کے درمیان کافی تلخی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کچھ اور سوچ رہا ہوں۔۔ خیر پھر بات کرتا ہوں۔۔" کچھ کہتے کہتے وہ رکے۔
اسے لئے وہ اندر کی جانب چل دیئے۔

ناشتے پہ ولیہ کی صدف سے ملاقات ہوئی۔

"السلام علیکم آنٹی" وہ تینوں پہلے سے ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔ صدف کا انتظار کر رہے تھے۔

صدف نے بادل نخواستہ جواب دیتے دارم کے برابر میں بیٹھی ولیہ پر ایک اچٹتی نگاہ ڈالی۔

www.novelsclubb.com

یاور اور دارم نے خاموشی سے صدف کا اکھڑا اکھڑا رویہ دیکھا۔

"اب اگر یہ ہمارے خاندان کا حصہ بن ہی گئی ہے تو کوئی ڈھنگ کے کپڑے بھی اسے دلوا دو" اسکے کپڑوں کو دیکھ کر انہوں نے دارم کو دیکھ کر طنز کیا۔

"ویسے تو یہ مجھے ہر حال میں پیاری لگتی ہیں۔۔لیکن خیر۔۔آپ کا حکم سر آنکھوں پر تھوڑی دیر تک شاپنگ کروالاتا ہوں "ماں کی بات پر لمحہ بھر کو اس نے ان کی جانب دیکھا۔

پھر ساتھ بیٹھی ولیہ کو بازو کے گھیرے میں لے کر اسکے سر پر پیار کرتے ماں کو گویا چڑایا۔

وہ اس محبت بھرے نظارے کو دیکھ کر سلگ گئیں۔اپنی طرف سے انہوں نے اسکی کم مائیگی پہ چوٹ کر کے دارم اور ولیہ دونوں کو سنانا چاہا تھا۔

مگر سامنے بھی دارم تھا۔وہ ماں کے وار اچھے سے جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور ولیہ۔۔

وہ تو سب کے سامنے اس محبت بھرے مظاہرے پر گنگ رہ گئ۔

دارم بنا دیکھے اسکی آنکھوں میں چھپی حیرت اور اس کے شرم سے سرخ پڑتے چہرے سے واقف تھا۔

"ریسیپشن کا کیا کرنا ہے اب۔۔آخر ہم یہ بات کب تک چھپائیں گے لوگوں سے" وہ مسلسل ولیہ کو کچو کے لگا رہی تھیں۔

"چھپا تو ہم اب بھی نہیں رہے۔۔نہ ہمیں ضرورت ہے چھپانے کی۔ میں تو ویسے بھی رات کو اپنے سب ملنے والوں اور رشتہ داروں کو میسج کر چکا ہوں" یاور نے بڑے مزے سے ایک اور بم ان پر گرایا۔

"اور جہاں تک بات ہے ریسیپشن کی۔۔بچے ذرا ریلیکس ہو جائیں تو وہ بھی کر لیں گے۔ ویسے بھی رات ہی صارم کو بتایا تھا۔ وہ دو ہفتوں تک آ رہا ہے۔ کہہ رہا تھا ڈیڈی میرے آنے پہ رکھئے گا" ان کی بات سن کر صدف کو تو گویا پتنگے ہی لگ گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"واہ یہ بھی ٹھیک ہے۔۔آپ سب تو ایک جانب ہیں۔۔مجھے یہ بھی نہ بتاتے۔۔ جس دن ریسیپشن ہوتا۔۔دعوت نامہ دکھا دیتے کہ تم بھی آجانا" وہ تڑخ کر بولیں۔

"جب تم خود کو اس گھر سے لاتعلق رکھو گی اور بچوں کے معمالات میں دلچسپی لینے کی بجائے ان کے راستے کھوٹے کرو گی۔تو یہی ہو گا" وہ نیپکن سے ہاتھ اور منہ صاف کر کے ٹیبل سے اٹھ چکے تھے۔دارم کو ساتھ آنے کو کہا۔

وہ اس کا ہاتھ تھپتھپا کر اٹھ گیا۔

ان کے جاتے ہی صدف نے ایک کٹیلی نظر اس پر ڈالی۔جو سر جھکائے چائے پی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جب ریشم میں ٹاٹ کا پیوند لگتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔۔گھر بکھرتے ہیں" وہ اسے سنا کر زور سے کرسی گھسیٹ کر اٹھ گئیں

یکدم اسے چائے بے حد کڑوی لگی۔ کپ ٹیبل پر رکھ کر وہ بمشکل آنسو پی گئ۔

ناشتے کے بعد وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی۔ صدف کی باتیں بار بار اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔۔

وہ وقت یاد آیا جب اس سب کے ہونے سے پہلے وہ میٹھے لہجے میں بولتی تھیں۔۔ کتنی اچھی لگتیں تھیں وہ اسے۔ وہ ہمیشہ سوچتی تھی کہ اس کے پاس بھی بہت سے پیسے آئے تو وہ بھی انہی کی طرح غریبوں کی مدد کرے گی۔ مگر اس اندازہ نہین تھا کہ یہ صرف دکھاوے کی مدد تھی۔

اندر سے وہ بھی امیری غریبی کے فرق میں بری طرح جکڑی ہوئ تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس کی سوچوں کا رخ دارم کی آمد نے موڑا۔

"چلیں۔۔ میم۔۔ آپ کو شاپنگ کروالائیں" اسکے قریب بیڈ پر بیٹھتے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جسے ولیہ نے فوراً پیچھے کیا۔۔ صدف غلط تو نہیں کہہ رہی تھیں۔ وہ اس قابل نہیں تھی کہ ان کے اتنے اچھے دل والے بیٹے کی قسمت میں لکھی جاتی۔

"مجھے نہیں جانا۔۔" وہ سہولت سے انکار کر گئی۔ اس کے لہجے کی اداسی دارم سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

"کیا ہوا ہے؟" رات تک اسے دارم کی قربت سے مسئلہ نہیں تھا تو پھر اب۔۔ یقیناً یہ صدف کے رویے کے بعد ہوا تھا۔

"بس مجھے نہیں جانا۔۔ مجھے دنیا کو نہیں دیکھنا۔۔ ان کی تمسخر اڑاتی نظریں مجھ سے برداشت نہیں ہوتیں۔۔" وہ بس رو دینے کو تھی۔

"ولیہ۔۔۔ آپ تو بہت بہادر تھی نا۔۔ مجھے تو اس ولیہ سے محبت ہوئی تھی جو مردوں میں شان سے کھڑی کام کرتی تھی۔ جو مردوں کی حریص نظروں کو اپنی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جوتی کی نوک پر رکھتی تھی۔ جو اپنے حق کے لئے ڈٹ جاتی تھی۔ پھر یہ کیوں۔۔"

اسے لمحہ لمحہ اس کا حوصلہ بڑھانا تھا۔ کچھ دیر پہلے کی کہی یاور کی بات اسے یاد آئی۔

"بیٹا ابھی روز اس کا حوصلہ شکن ہو گا اور تمہیں روز اس کا حوصلہ بڑھانا پڑے گا۔ وہ جیسے جیسے لوگوں میں جائے گی۔ وہ اسے طعنے دیں گے۔۔ مگر تمہیں اسے اتنی مضبوطی دینی ہے کہ وہ ان طعنوں سے ڈھے نہ جائے۔ اسے یہ اطمینان ہو کہ تم اسے تھامنے کو ہر پل تیار کھڑے ہو۔۔ وہ تم سے بھی روڈ ہو گی۔ مگر تمہیں برداشت کرنا ہو گا۔ لوگوں کے حوصلے توڑنا لمحوں کا کام ہے۔۔ مگر انہیں دوبارہ جوڑنے میں دن۔۔۔ ہفتے۔۔ مہینے اور کبھی تو سال بھی لگ جاتے ہیں"

"میں بہادر نہیں رہی۔۔ کیونکہ تب میرا کردار صاف تھا۔ کوئی میرے کردار پر انگلی اٹھانے والا نہیں تھا۔ اب جس کا دل کرے گا وہ میرے کردار کو روند دے گا۔ میں جواب میں کچھ بھی نہیں کہہ سکوں گی" اس کے لہجے میں کیا کچھ نہ تھا۔

تکلیف۔۔ حسرت۔۔ اور شدید ترین دکھ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا اپنی امی سے تو ملنے چلیں گی نا" دارم نے اس کے ارادے بھانپتے بات بدلی۔

وہ چند لمحے خاموش رہی۔ پھر آنسو پیتے ہاں میں سر ہلایا۔

"اٹھیں پھر ریڈی ہوں" دارم کی بات پر اس نے پل بھر کو سر اٹھایا۔

"تیار ہو کر کیا کروں گی" اس کے لہجے میں بے زاری تھی۔

"وہی جو ہر بیوی کرتی ہے۔۔ اپنے میاں کا دل خوش کرتی ہے۔۔ تعریف وصول کرتی ہے" وہ مزے سے اسے اٹھتے دیکھ کر بولا۔

"آپ کو بہت تجربہ ہے" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے اس طرح کی بحث میں حصہ لے لیتی تھی۔ پتہ نہیں کیوں۔

www.novelsclubb.com

"تجربہ نہیں مشاہدہ ہے" اس نے اپنی بات پر زور دیا۔

ولیہ نے بیگ سے کپڑے نکال کر ابھی تک دارم کی الماری میں نہیں رکھے تھے۔

اسے بیگ سے کپڑے نکالتے دیکھ کر دارم نے افسوس سے سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ نے کیا ابھی واپس اپنی امی کے گھر جانا ہے؟" ولیہ کپڑے نکال کر مڑتی اس کی بات کا مطلب سمجھنے سے قاصر تھی۔

"کیا مطلب؟" سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"اب آپ کو یہیں رہنا ہے ڈئیر۔۔ تو اپنے کپڑے اس بیگ سے نکال کر میری الماری میں رکھ کر اس کو اپنے ہونے کا شرف بخشیں" دارم کی بات پر اس نے ایک خاموش نگاہ اس پر ڈالی۔

"اور اگر میں آپ کی چیزوں اور جگہ پر حصے دار نہ بننا چاہوں" اپنی بات کا اثر اس کے چہرے پر دیکھا۔ جہاں اسکی بات سن کر اس کا چہرہ متغیر ہوا۔ آہستہ سے چل کر وہ اسے مد مقابل آیا۔

www.novelsclubb.com

"حصے دار تو آپ نکاح کے پیپرز پر سائن کرتے ہی بن گئیں تھیں۔ اس حصے پر اپنا حق نہ جتانا چاہئیں تو وہ الگ بات ہے۔۔ مگر اس کے علاوہ اگر کوئی فضول بات آپ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے دماغ میں پک رہی ہے تو اسے ٹھیک کرنا مجھے آتا ہے۔رات میں بھی آپ کو باور کروایا تھا۔اب پھر کہہ رہا ہوں۔۔آپ کو اپنایا ہے تو یہ ساتھ مرتے دم تک نبھاؤں گا۔ مجھ سے دور ہونے یا اس رشتے کو ختم کرنے کا سوچنا بھی نہیں" اسکی آنکھون میں جھانکتے وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

ولیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ کیسے اس کی سوچ تک رسائی حاصل کر گیا۔

"میں آپ کو ڈیزرو نہیں کرتی" سر جھکا کر وہ پھر دارم کا امتحان لے گئی۔

اسے کندھوں سے تھامتے اپنے نزدیک کیا۔

"یہ آپ نہیں میں نے ڈیسائیڈ کرنا تھا۔اور یہ ڈیسائیڈ کر کے ہی آپ کو اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔"محبت نے اب کی بار اسکے چہرے کو چھوا۔اس نے پیچھے ہونا چاہا مگر دارم نے پھر سے یہ کوشش ناکام بنادی۔

www.novelsclubb.com

"یوں دور مت ہوا کریں۔۔کیوں میرا ضبط آزماتی ہیں" دارم کی بات پر اب کے اس نے خفا نظر اس پر ڈالی۔

"فضول باتیں نہیں کریں میرے ساتھ" منہ پھلا کر بولتی وہ اس لمحے دارم کو اور بھی پیاری لگی۔

"جائیں چینج کریں" خود پر بند باندھتے اس نے ولیہ کے بازوؤں پر سے ہاتھ ہٹایا۔ وہ تیزی سے واش روم کی جانب بڑھی۔

پیچ کلر کا ہلکے کام والا خوبصورت سا سوٹ پہنے وہ دارم کے ساتھ اسکی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔ کن اکھیوں سے اسے دیکھا جو آسمانی شلوار قمیض پہنے گاڑی چلا رہا تھا۔یقینا اس کا لباس بہت قیمتی ہو گا۔آج سے پہلے اسے اپنی کم مائیگی کا احساس اس بری طری نہیں ہوا تھا جتنا اب ہو رہا تھا۔

یقیناً یہ صبح کی صدف کی باتوں کا اثر تھا۔

دارم نے ایک نظر خود کو دیکھتی ولیہ پر ڈالی۔

اسکے دیکھتے ہی ولیہ نے سرعت سے چہرہ موڑ لیا مگر وہ بھی نظروں کی چوری دیکھ چکا تھا۔ہاتھ بڑھا کر اسٹیریو آن کیا۔

پھر ولیہ کا ایک ہاتھ مضبوطی سے اپنے بائیں ہاتھ میں تھاما اور دوسرے سے گاڑی چلاتا رہا۔اس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی مگر دوسری جانب گرفت مضبوط تھی۔

"آپ جتنا مجھ سے دور ہونے کی کوشش کریں گی میں اتنا ہی قریب آؤں گا" ایک گہری نظر اس پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"آپ تنگ کر رہے ہیں مجھے" وہ روہانسی لہجے میں بولی۔

دارم نے ایک جاندار قہقہہ ہوا کے سپرد کیا۔

"بس اتنے سے میں ہی آپ کی ہمت جواب دے گئ"اس کی بات کا مفہوم سمجھتے ولیہ نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

,o a molecule I belong to you

.You're my galaxy, not a star

,Never doubt the impact you've had on me

.Know you've always been the best by far

Already in love, you got back in touch, I just couldn't turn you down

www.novelsclubb.com

Already in love, you got back in touch, I just couldn't turn you down

,And you wanted a reason

,An escape route to leave him

,Was I selfish letting you choose

?When you had everything to lose

اسٹیریو پہ گونجنے والی سنگر کی آواز اور الفاظ نے اسے اور بھی منجمد کیا

"اچھا نا اب پیچھے نہیں ہوں گی۔۔ہاتھ چھوڑدیں ابھی" وہ بے چارگی سے بولی۔

"دیٹس مائی گرل" دارم نے اس کا سر دیکھتا ہاتھ چھوڑا۔

گھر کے باہر گاڑی روک کر وہ دونوں اترے۔

ولیہ نے دروازہ بجایا۔کل تک وہ اس گھر اور اس محلے میں ذلت اور رسوائی سہہ رہی تھی۔آج اسے گھر کے باہر کھڑا دیکھ کر کتنے ہی جاننے والے گلی میں پھرتے حسرت بھری نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو یہ ہے پیسے کی طاقت ۔۔ کل کی وہ کم مایہ آج سب کے لئے رشک کی حیثیت رکھتی تھی ۔اس نے تلخی سے ارد گرد لوگوں کو دیکھا۔

دارم اسکے ساتھ سائے کی طرح کھڑا تھا۔

اور اس سائبان نے ہی اسے آج فرش سے عرش پر بٹھا دیا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی دارم نے اسے اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔

"اماں دیکھیں آپا اور دارم بھائی آئے ہیں۔" مصطفی اسے دیکھ کر خوشی سے چلایا۔

ولیہ نے محبت سے بھائی کو پیار کیا۔

پھر دارم نے اسے ساتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

سائرہ اور یمنہ تیزی سے کمرے سے نکل کر صحن میں آئیں۔

"ماشاءاللہ میرے بچے آئے ہیں" ولیہ بڑھ کر ماں کے بازوؤں میں سما گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایسے لگا بے قرار دل کو سکون مل گیا ہے۔

اور اس کا شانت چہرہ دیکھ کر سکون تو سائرہ کو بھی مل گیا تھا۔ ورنہ وہ کل کی بہت پریشان تھیں۔ دارم محبت سے پہلے سائرہ سے ملا۔ پھر یمنہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"کیسی ہو لٹل گرل" محبت سے اس سے پوچھا۔

"بالکل ٹھیک دارم بھائی" وہ بھی خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔

"اور بھئی۔۔ پڑھائی کیسی چل رہی ہے "مزے سے مصطفی کے کندھوں پر بازو دھرے اسے لئے وہ اسی کے کمرے کی جانب بڑھا۔

اس کے کمرے میں جاتے تک ولیہ نے اس پر سے نظر نہیں ہٹائی۔

www.novelsclubb.com

کیسا ساحر تھا وہ یکدم سب کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا تھا۔ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ کچھ دن پہلے وہ ان سب کے لئے انجان تھا۔

"تو خوش ہے ولیہ "سائرہ نے دارم کے جاتے ہی اس سے پوچھا۔وہ تینوں بھی یمنہ کے کمرے میں آ گئیں۔

"ہاں اماں بہت "اس نے نظریں چرا کر کہا۔کہیں ماں آنکھوں میں چھپا درد نہ جان جائے۔

"تم دونوں باتیں کرو۔میں کچھ چائے پانی کا بندوبست کرتی ہوں "سائرہ اٹھتے ہوئے بولیں۔

"اماں بس چائے بنادیں۔ناشتہ دیر سے کیا تھا۔بس تھوڑی ہی دیر بیٹھنا ہے "وہ جانتی تھی کہ سائرہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر کرنے کی کوشش کریں گی۔وہ انہیں اس تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

"اچھا اچھا "وہ اسکی بات پہ سر ہلا کر کچن کی جانب بڑھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"افف آپا آج تمہیں اور دارم بھائی کو اکٹھے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے"

یمنہ اسکے گلے لگ کر خوشی سے جگمگاتے لہجے میں بولی۔

"تمہاری اس خوشی کے لئے میں بہت تکلیفوں سے گزری ہوں" اسکی خوشی کے برعکس ولیہ کا لہجہ تھکا تھکا تھا۔

یمنہ نے پیچھے ہو کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"تمہاری ساس اچھی نہیں نا" اس کی بات پر وہ استہزائیہ ہنسی۔

"وہ اچھی ماں ہیں۔۔اور اچھی مائیں کبھی کبھی اچھی ساسیں نہیں ہوتیں۔کیونکہ انہیں بیٹے کے لئے اپنی بہوئیں انکے معیار کی نہیں لگتیں۔۔اور وہ حق پر ہیں" ولیہ نے حقیقت پسندی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کیسے تم تو اتنی اچھی ہو۔۔اور پہلے تو انہیں اچھی لگتی تھیں" یمنہ نے اسکی بات پر منہ پھلا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پہلے میں صرف غریب تھی۔ مگر اب اغوا شدہ ہوں۔ غریب کو تو وہ شاید قبول کر لیتیں۔ مگر اغوا شدہ کو قبول کرنا ہے کسی کے بس کی بات نہیں" ولیہ کے جواب پر یمنہ کا دل سکڑا۔

"اچھا یہ بتاؤ۔۔اماں زیادہ اداس تو نہیں تھیں" اس نے بات کا رخ موڑا۔

"ہاں تھیں تو۔۔بس تمہاری ساس کے رویے سے ہی زیادہ پریشان تھیں" وہ صاف گوئی سے بولی۔

"اماں سے کہنا پریشان نہ ہوں۔۔ڈیڈی اور دارم بہت اچھے ہیں" اس نے تسلی دی۔

"اچھا سنو۔۔گھر کے خرچے کی فکر مت کرنا میں کچھ دنوں میں آنلائن کام شروع کرنے لگی ہوں۔ تم کسی کو مت بتانا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپا وہ تو دارم بھائی نے کل اماں کو خرچ کے پیسے دے دئیے تھے۔اور کہہ رہے تھے کہ اب سے اس گھر کی ذمہ داری میری۔"یمنہ کی بات پر وہ ہکا بکا اسے دیکھتی رہ گئی۔

"نہیں تم اماں کو کہنا وہ پیسے وہ ہر گز استعمال نہیں کریں گی۔ میں دوں گی۔۔ ویسے بھی ابھی اس سب سے پہلے میں نے جو ایونٹ آرگنائز کئے تھے انکے کافی سارے پیسے پڑے ہیں۔۔ تم میرا بیگ اماں کو دے دینا۔۔اس میں اتنے ہیں کہ چار پانچ ماہ تو آرام سے نکل جائیں گے۔ پھر میں کچھ اور انتظام کروں گی" وہ فکر مند لہجے میں بولی۔

وہ دارم کا مزید احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔۔ صدف کو پتہ چلتا تو ایک اور طعنہ ملتا۔

"آپا مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔ دیکھو پلیز ڈانٹ لینا مار لینا مگر خفا مت ہونا" یمنہ جھجھکتے ہوئے بولی۔

ولیہ اسکے انداز پر چونکی۔

"وہ آپا۔۔وہ نا۔۔"

"ولیہ بیٹا ادھر بیٹھک میں آجا" اس سے پہلے کہ یمنہ کی بات پوری ہوتی سائرہ کی آواز پر وہ چپ کر گئی۔

"آئی اماں" ولیہ نے اونچی ساری آواز دی۔

"بولو" ولیہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"تم پہلے چل کر چائے پیو" یمنہ نے بات بدل دی۔

---

www.novelsclubb.com

وہاں سے نکل کر دارم کا رخ کس جانب تھا ولیہ کو نہیں معلوم تھا۔ وہ تو اسکے گھر کے راستوں سے ابھی ناواقف تھی۔

دارم خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا کہ اس کا فون گنگنایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وائرلیس ہیڈ فونز اسکے کان میں لگے ہوئے تھے۔فون کو آن کیا تو حاجرہ کی کچھ عصیلی اور کچھ چہکتی آواز سنائی دی۔

"یو چیٹر۔۔اتنی خاموشی سے شادی بھی کرلی اور کسی کو ہوا بھی نہیں لگنے دے"

دوسری جانب وہ چلا رہی تھی اور دارم مسکرا رہا تھا۔

"آخر مل ہی گئ تمہیں تمہاری محبت" اسکے لہجے میں بے حد خوشی پنہاں تھی۔

کیوں نہ ہوتی وہ دارم کی ولیہ کے لئے محبت سے اچھے سے واقف تھی۔

"ہاں یار الحمداللہ" اسکے لہجے میں بھی سرشاری تھی۔

"اتنی جلدی کی وجہ؟" حاجرہ کے سوال پر اسکے مسکراتے لب سکڑے۔

www.novelsclubb.com

"بس یار کچھ ایمرجنسی تھی۔اسی لئے اتنی جلدی میں شادی ہوئی" وہ نہیں جانتی تھی کہ دارم کس سے بات کر رہا ہے مگر اسکی اس بات پر وہ تکلیف سے لب بھینچ کر رہ گئ۔

"چلو خیر کوئی بات نہیں۔۔۔ریسیپشن کب ہے" وہ دارم کی عادت سے واقف تھی جو بات وہ بتانا نہ چاہے اسے کریدا جائے تو وہ شدید غصہ ہوتا تھا۔اسی لئے حاجرہ نے کریدا مناسب نہیں سمجھا۔

"دو ہفتے بعد صارم آرہا ہے۔فیملی سمیت۔تو بس اسکے آنے پر رکھیں گے" موڑ کاٹتے اس نے بتایا۔

"ولیہ تمہارے پاس ہے؟" اسکے سوال پر دارم نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی ولیہ کو دیکھا جو نظارے دیکھنے میں مگن تھی

"ہاں"

"میری بات کرواؤ" وہ مصر ہوئی۔

"سوری ابھی کل ہماری شادی ہوئی ہے۔اب تم لوگ بیچ میں ٹپک پڑو۔۔۔مجھے اپنی بیوی کے ساتھ کچھ وقت انجوائے کرنے دو" وہ مزے سے دامن بچا گیا۔جانتا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا ابھی کسی کی ذرا سی بات بھی اسکے حوصلے ڈگمگا دے گی۔ بڑی مشکل سے وہ اسے صدف کی باتون کے اثر سے نکال پایا تھا۔

اس کی بات پر ولیہ کے چہرے پر لالی بکھری۔

"دارم یو مین۔۔۔۔اچھا جناب بیوی کے آتے ہی بدل گئے" وہ اسے صلواتیں دینے لگی

"ہاہاہا۔۔اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں" وہ کہاں ہاتھ آنے والا تھا۔

"رات میں بات کرواتا ہوں" اسے تسلی دیتے دارم نے فون بند کیا۔

www.novelsclubb.com

ایک مال کے سامنے گاڑی روکتے دیکھ کر ولیہ پر یکدم وحشت سوار ہوئی۔

"میں نے آپ کو کہا تھا مجھے کچھ نہیں لینا" وہ خفگی بھری نظروں سے دارم کو دیکھ کر بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا۔۔مجھے شاید سنائی کم دینے لگ گیا ہے۔۔کل ہی ڈاکٹر کے پاس جاتا ہوں" وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

"اب تو آگ ئے ہیں۔۔اب اتریں" اپنی جانب کا دروازہ کھولتے اسے بھی اترنے کا اشارہ کیا۔

"آپ خود ہی چلے جائیں۔۔۔مجھے نہیں اترنا" وہ ہٹ دھرمی سے بولی۔

دارم نے گہری سانس کھینچی

"یہاں کوئی ایسا نہیں جو آپ کو جانتا ہو۔لہذا کوئی آپ کو تمسخر بھری نظروں سے نہیں دیکھے گا۔ویلیہ لوگوں کے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں ہوتا کہ وہ لوگوں کو دیکھتے اور ان کے بارے میں تبصرے کرتے رہیں" اسے تحمل سے سمجھایا۔

"مجھے وحشت ہو رہی ہے۔۔ڈر لگ رہا ہے" اس کے اندر یہ کیسا خوف تھا۔

"میں آپ کے ساتھ ہوں نا۔۔اتریں شاباش" دارم نے پھر سے اسے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"ولیہ "اب کی بار دارم نے آنکھیں دکھائیں۔

"اچھا اب ڈرائیں تو مت۔۔"اسے دارم کا رات والا روپ یاد آیا جب زور سے چلاتے ہس نے ولیہ کو جھنجھوڑا تھا۔وہ اس کے غصے سے بہت ڈر گئی تھی۔

اب بھی ڈر کر جلدی سے گاڑی سے اتری۔

"بہت برے لگ رہے تھے ابھی آپ۔۔آنکھیں دکھاتے "منہ پھلائے مزے سے اسکے ساتھ چلتے اس کا بازو تھامتے اسی کی برائیاں کر رہی تھی۔

"آپ بھی بہت بری لگتی ہیں یوں بے وجہ ڈرتی ہوئیں۔۔بزدل سی ولیہ سے مجھے بالکل محبت نہیں ہے "وہ بھی مزے سے اسکی برائیاں اسی سے کر رہا تھا۔

"ابھی تو ایک دن میں بری لگنے لگ گئی" ولیہ نے چڑ کر جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں نا۔۔پیار تو دکھا ہی نہیں رات سے۔۔ کبھی رونا دھونا تو کبھی لڑنا۔۔"

مسکراہٹ دباتے وہ پھر سے اسے چڑانے لگا۔

"خود تو بڑا پیار نچھاور کر دیا ہے "غصے سے بولتے وہ کیا کہہ گئی۔ سمجھ تب آیا جب

دارم کھل کر ہنسا۔۔

"میں نے تو ممی اور ڈیڈی کے سامنے بھی پیار نچھاور کیا تھا۔۔آپ ہی لال ٹماٹر بن

رہیں تھیں "دارم کا گمبھیر لہجہ اس کی بولتی بند کر گیا۔

اسے پرواہ نہیں تھی اس لمحے کون اسے دیکھ رہا ہے۔وہ کہاں آگئی ہے۔۔

اور یہ نوک جھونک ہی تو دارم نے اسکی زندگی کا حصہ بنانی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے جواب دینے کی بجائے وہ تیزی سے ایک دکان میں داخل ہوئی۔

پھر دارم نے اسے کیا کچھ دلا کر دیا وہ شمار نہیں کر پا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بس کردیں میں اب گر جاؤں گی کہیں" وہ تنگ پڑ گئی تھی مگر دارم پھرتے ہوئے تنگ نہیں پڑا تھا۔

"لوگ غلط کہتے ہیں کہ مردوں کو دکان دکان پھرنے سے چڑ ہوتی ہے" ولیہ نے اسکی مستقل مزاجی دیکھ کر چوٹ کی۔

"ہاں تو یہ آفر محدود مدت کے لئے ہے۔۔ آئندہ آپ کو فکس ٹائم ملے گا اسی میں شاپنگ کرنی ہو گی۔" وہ ہری جھنڈی دکھا کر بولا۔

"پھر تو میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں" ولیہ نے جلدی سے بات بدلی۔

دارم مسکرا کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ کھانا ہے؟" دارم کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں کہیں بیٹھ کر نہیں۔۔ یا تو گھر چلیں یا پھر گاڑی میں بیٹھ کر کچھ کھلا دیں" وہ واقعی میں تھک گئی تھی۔

دارم اسے لئے گاڑی کی جانب بڑھا۔

صبح جس لمحے ولیہ کی آنکھ کھلی دارم آفس کے لئے تیار ہو رہا تھا۔

"گڈ مارننگ "ڈریسنگ سے بیڈ کا منظر واضح نظر آتا تھا۔ وہ شیشے سے ولیہ کو اٹھتے دیکھ چکا تھا۔

"مارننگ۔۔ آپ کہاں جا رہے ہیں؟" وہ اٹھ کر بیٹھی۔ پاس پڑا دوپٹہ اٹھا کر شانوں پر ڈالا اور بال سمیٹے۔

"آفس جا رہا ہوں۔ ایک ضروری میٹنگ ہے۔۔ جلدی ختم کر کے آجاؤں گا" پرفیوم اسپرے کرتے وہ مصروف سے لہجے میں بولا۔

ولیہ نے آنکھیں بند کر کے اس مسحور کن خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔۔ نجانے وہ کون سا پرفیوم استعمال کرتا تھا۔ بہت ہی دلفریب خوشبو ہوتی تھی اس کی۔

www.novelsclubb.com

"آپ ریسٹ کرنا۔۔ڈیڈی شاید گھر پر ہوں۔۔ان سے باتیں کر لینا۔۔نہیں تو اسٹڈی روم میں جا کر کتابیں پڑھ لینا۔" اسکی جانب آتے وہ اسے وقت گزارنے کے طریقے بتا رہا تھا۔

وہ سر ہلا کر بیڈ سے اتری جب وہ اسکے مقابل آیا۔ ولیہ نے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

" کیسی بیوی ہیں۔۔ شوہر کے ناشتے کی کوئی فکر نہیں۔۔ میں نے کہا جا رہا ہوں تو بھی پوچھا ہی نہیں کہ ناشتہ کیا یا نہیں" اسکی نیند کے خمار میں ڈوبی آنکھوں کو اپنی گہری آنکھوں میں جکڑے محبت بھرا شکوہ کیا۔

"آئم سوری۔۔۔۔مجھے خیال نہیں رہا۔آپ بس دس منٹ ویٹ کریں میں ابھی ناشتہ بنا دیتی ہوں" وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتے تیزی سے اسکے سائیڈ سے گزر کر واش روم کی جانب بڑھنے ہی والی تھی کے بازو دارم کے ہاتھ کے شکنجے میں آ گیا۔

"مذاق کر رہا ہوں۔۔اب ٹائم نہیں۔۔آفس جا کر کروں گا۔۔"اسے واپس اپنے مقابل کھڑا کیا۔

"آپ مجھے پہلے اٹھا دیتے نا۔۔پتہ نہیں اتنی نیند کیوں آنے لگ گئ ہے"وہ شرمندگی سے بولی۔

"جب آپ کے دکھ بانٹنے والے موجود ہوں تو پھر سکون بھری نیندیں ہی آتی ہیں"محبت سے اسکے صبیح چہرے پر انگلیاں پھیریں۔

ولیہ خفیف سا پیچھے ہونا چاہتی تھی۔پھر یاد آیا اس نے دھمکی دی تھی۔"جتنا دور ہوئ اتنا

قریب آؤں گا"اسی لئے دھڑکتا دل لئے وہیں کھڑی رہی۔

"اب جائیں نا۔۔دیر ہو رہی ہے"اسے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر یاد دلایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکی بات کا جواب دینے کی بجائے دارم نے بڑھ کر اسے خود سے لگا یا۔۔اسکی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا۔

"آ۔۔آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں۔۔"وہ گھبرائی۔۔

" کبھی یہ مت سوچنا کے میں آپکے ساتھ نہیں۔۔یا کوئی کچھ بھی کہہ کر مجھے آپ سے متنفر کر دے گا۔۔اب اس گھر یہاں کی ہر چیز پر آپ کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا ہم سب کا ہے۔آپ اس گھر کا حصہ ہیں۔۔ ممی کی باتوں کو پلیز دل پر مت لینا۔۔ ایک طرف آپ کا اعتماد بحال کرتا ہوں۔تو آپ انکی باتوں کو دل سے لگا کر سب تہس نہس کر دیتی ہو۔۔ مجھ پر اتنا ظلم کر کے آپ کو ترس نہیں آتا"اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکائے بوجھل آواز میں وہ اسے بے بس کرنے کے سب حربوں سے واقف تھا۔

شام میں جب وہ شاپنگ سے واپس آئے۔دارم نے اسے ماں کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں چیزیں دکھادے شاید ماں کا موڈ بحال ہو۔۔ مگر صدف کے روڈ رویے پر وہ پھر سے دارم کے ساتھ اجنبی ہو گئ۔اور یہ اجنبیت رات تک برقرار رہی۔۔وہ تو سو گئ۔مگر وہ رات دیر تلک جاگتا رہا۔

"میں جان بوجھ کر نہیں کرتی۔۔مجھے۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے اگر آپ۔۔آپ بھی مجھ سے بیزار ہو گ ئے۔میں آپ کی محبت کو چاہتے ہوئے بھی قبول نہیں کر پا رہی۔۔اگر کل کو آپ نے منہ موڑ لیا تو میں کہیں کی نہیں رہوں گی" اسکی آنکھوں میں بھرنے والا پانی دارم نے بہنے سے پہلے ہاتھون سے چن لیا۔

"جب سب جانتے ہوئے آپ کو اپنایا ہے۔تو ایسے کیسے کسی کی باتوں میں آکر چھوڑ دوں گا" دارم کے محبت بھرے لہجے نے اسے تقویت پہنچائ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ سب آپ کو اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ ابھی میں جا رہا ہوں۔ میرے پیچھے کوئی بھی بات ہو آپ نے کوئی حماقت نہیں کرنی۔۔پلیز۔۔ڈیڈی مسلسل ممی کو سمجھا رہے ہیں۔۔ مگر کچھ لوگ سمجھتے ہوئے وقت لیتے ہیں۔۔اور شاید عورتیں کچھ زیادہ ہی" آخری بات پہ اسے چوٹ کی۔

"آپ نے مجھے ٹونٹ کیا ہے؟" اسکی شرارت پر توقع کے مطابق وہ بھڑک اٹھی۔

"کوشش تو نہیں کی تھی۔۔ لیکن اگر آپ نے محسوس کر لیا ہے تو کچھ کہہ نہیں سکتا" کندھے اچکاتے اس کے پاس سے ہٹتے الماری کی جانب بڑھا لیپ ٹاپ بیگ سمیت نکالا۔

"اچھا اب موڈ آف نہیں کرو۔ اچھے سے سی آف کرو مجھے" وہ ابھی بھی وہیں کھڑی اسے گھور رہی تھی۔

دارم اسکے انداز پر مسکرایا۔

"اتنا غصہ کہاں سے آگیا ہے آپ میں؟" شرارت سے پھر اس پر چوٹ کی۔

"آپ غصہ دلاتے ہیں" سارا الزام اس پر۔

"اس مان کے لئے شکریہ۔۔ ہم غصہ اور نخرے اسی کو دکھاتے ہیں نا جس پر سب سے زیادہ مان ہوتا ہے" اسکی غصے سے لال ہوتی ناک پر محبت بھری نشانی دیتے اسے نظریں چرانے پر مجبور کیا۔

"جلدی آجانا" کمرے سے نکلتے اسکی آواز پر دارم کا ہینڈل پر دھرا ہاتھ لمحہ بھر کو تھما۔

"ان شاءاللہ جلد آجاؤں گا" مڑ کر اسے دیکھا جس کے چہرے پر خوف سا تھا۔۔ ایسے جیسے بھیڑ میں بچہ اکیلا رہ جائے۔ مگر اسے مضبوط بنانے کے لئے کچھ جنگیں اسے خود لڑنے کے لئے اسے اکیلا چھوڑنا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دارم نے گھر سے نکلتے وقت کام والی کو کہہ دیا تھا کہ ولیہ کا ناشتہ اسکے کمرے میں ہی دے آئے۔

ناشتے سے فارغ ہو کر جس وقت کام والی برتن اٹھانے آئی ولیہ نے اسے پکارا۔

"آ۔۔آنٹی ہیں گھر پہ؟" جھجک کر پوچھا۔

"نہیں وہ تو دارم صاحب کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی چلی گئیں تھیں۔بس بڑے صاحب گھر پہ ہیں" وہ سر ہلا گئی۔

کچھ سوچ کر کمرے سے باہر نکلی۔

لاؤنج سے ٹی وی کی آواز آرہی تھی۔ولیہ نے سیڑھیوں سے جھانکا تو یاور بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ سکون کی سانس لیتی نیچے اتری۔

یاور اسے سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر مسکرائے۔

"کیسا ہے میرا بچہ ؟" اسے اپنے قریب صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ بھی آرام سے بیٹھ گئ۔

"مجھے دارم نے بتایا تھا یہاں اسٹڈی روم ہے" کچھ دیر ٹی وی کی جانب بے تاثر نظروں سے دیکھنے کے بعد اس نے یاور سے پوچھا۔

"ہاں ہاں۔۔ بالکل ہے۔۔ آؤ تمہیں اپنی کلیکشن دکھاؤں" وہ اس کے یوں کتابوں میں دلچسپی لینے پر بے حد خوش ہوئے۔ ٹی وی بند کرتے اسے لئے دائیں جانب بنے کمروں کی طرح بڑھے۔ ایک کمرے کے دروازہ کھولا۔

کمرے کی تین دیواروں میں الماریاں بنی ہوئ تھیں۔ اور ان مین کتابیں سجی تھیں۔ ایک جانب ٹیبل رکھی تھی جس کے گرد چار ٹیبلز تھیں۔ جو دیوار خالی تھی وہاں ان چاروں کی فیملی پکچر لگی تھی۔ اسی کے نیچے آرام دہ صوفہ رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ابھی تک صارم کو نہیں دیکھا تھا۔ مگر اس وقت اس تصویر میں دیکھ لیا تھا۔ اس کی دارم سے کافی شکل ملتی تھی۔ مگر دارم کی گہری آنکھیں اور مسکراہٹ الگ ہی تھی۔

اس نے مسکرا کر محبت سے اس تصویر میں اسے دیکھا۔

"یہ صارم ہے" اسے تصویر کی جانب دیکھتے دیکھ کر یاور نے بتایا۔

"ان کی وائف اور بچوں کی تصویریں ہیں؟" اس نے بھی دلچسپی ظاہر کی۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ تم بیٹھو میں تمہیں البمز دکھاتا ہوں" اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ تیزی سے ایک جانب بڑھے۔ بڑا سا البم نکال کر وہ صوفے پر ہی ولیہ کے پاس بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور پھر کتنے گھنٹے وہ ان کے ساتھ وہاں بیٹھی باتیں کرتی رہی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا۔ تصویروں کے علاوہ مختلف کتابوں پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ چند کتابیں یاور سے اجازت لے کر وہ کمرے میں لے آئی۔

اس کا موڈ بے حد خوشگوار ہو چکا تھا اس لمحے۔

ایک کتاب لئے ہو بیڈ پر بیٹھی کہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل گنگنایا۔ ہاتھ بڑھا کر اٹھایا تو دارم کالنگ لکھا تھا۔

"کب سے آپ کو اور ڈیڈی کو کال کر رہا تھا۔ دونوں نہیں اٹھا رہے تھے۔" اسکے فون اٹھاتے وہ پریشانی سے بولا۔

"سوری وہ میں ڈیڈی کے ساتھ اسٹڈی روم میں تھی۔" وہ شرمندہ ہوئی۔

"واؤ گریٹ" خوشگوار لہجے میں کہا۔

"آپکی میٹینگ ہو گئی؟" وہ یاد آنے پر پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میٹینگ ہو گئ۔ان فیکٹ دبئ کی ایک کمپنی کے ساتھ کچھ ڈیل چل رہی تھی تو وہ آج فائنل ہونی تھی "اس نے تفصیل سے بتایا۔

"مبارک ہو "اس نے بھی خوشدلی سے مبارک دی۔

"چلیں کچن مین دیکھیں کیا بنا ہے۔۔ میں بس گھر پہنچنے والا ہوں۔۔ پھر اکٹھے لنچ کرتے ہیں "وہ فون بند کرنے سے پہلے اسے کام پہ لگا چکا تھا۔

فون اور کتاب سائیڈ پر رکھتی وہ تیزی سے اٹھی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ سامنے رکھے کام میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

بیڈ کے دوسری جانب وہ کتاب ہاتھوں میں لئے پڑھنے سے زیادہ کچھ سوچنے میں مصروف تھی۔

"سنیں "یکدم کچھ سوچ کر اسے پکارا۔

"ہمم" دارم نے مصروف انداز میں جواب دیا۔

"آپ کے پاس اور لیپ ٹاپ ہے؟" ولیہ کی بات پر اس نے چونک کر دیکھا۔

"ہاں اسٹڈی میں پڑا ہوا ہے ایک اور۔۔کیوں" پھر سے کام کی جانب متوجہ ہوتے اس نے اسی انداز میں پوچھا۔

"بس ویسے ہی سوچ رہی تھی کچھ سرچ کر لیا کروں" وہ بات بنا گئی۔

"مثلا کیا سرچ کرنا ہے۔۔میاں کو قابو میں کرنے کے 101 طریقے" وہ غیر سنجیدگی سے بولا۔

"یہ طریقے دیکھنے کی ضرورت نہیں مجھے" وہ سر جھٹک کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"اف اف۔۔۔۔کیا کہنے اس اعتماد کے۔۔ادھر دیکھنا ذرا میری طرف" شرارت سے اسکے بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کوئی نہیں دیکھ رہی میں آپ کو" اسکی شرارت وہ جان گئی تھی۔ نفی میں سر ہلاتے سر اور جھکایا۔

"شام میں کچھ اچھا سا بنا دیں۔۔۔ کیا فائدہ شیف بیوی کا۔۔ جس کے ہاتھ کا کچھ ابھی نہیں کھایا" وہ لہجے میں بے چارگی سمو کر بولا۔

"کیا کھائیں گے ؟" کتاب بند کر کے اب اس نے دارم کی جانب رخ کیا۔

"جو آپ کھلا دیں گے۔۔ بلکہ اکٹھے چل کر بناتے ہیں ؟" گھڑی پر وقت دیکھا شام کے ساڑھے چار بج چکے تھے۔

"چلیں" یکدم لیپ ٹاپ بند کرتا اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"میں بنا لاتی ہوں نا۔۔ آپ اپنا کام کریں" اسکی عجلت پر وہ بوکھلائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں اکٹھے بناتے ہیں۔ پتہ ہے جب آپ فارم ہاؤس میں باربی کیو بنا رہی تھیں۔ میرا دل چاہ رہا تھا آپکے ساتھ استحقاق سے کھڑے ہو کر وہ سب بناؤں" اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ اپنی خواہشیں بتا رہا تھا۔

"تو اب یہ خواہش پوری ہونے دیں" معصومیت سے بولتا وہ اس لمحے ولیہ کو چھوٹا بچہ لگا۔

"اچھا چلیں" شاہانہ انداز میں اسے اجازت دیتی اس سے پہلے باہر نکلی۔

کچن میں پہنچ کر اس نے وہاں کام کرتی ملازماؤں کو جانے کا حکم دیا۔

دو ایپرن کچن کے کیبنٹ سے نکالے۔ وہ لئے اسکے قریب آیا۔ بجائے اسے پکڑانے کے۔ کندھے سے تھام کر اس کا رخ موڑا۔ اور مزے سے اسے ایپرن پہنانے لگا۔

ولیہ نے دائیں بائیں ہاتھ کھول کر حیرت کا اظہار کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ میں خود بھی پہن سکتی تھی" جیسے ہی وہ باندھ کر اسکے سامنے آیا وہ خشمگیں نگاہوں سے دیکھ کر بولی۔

"جی بالکل مگر میرا ماننا یہ ہے کہ جب آپ کو اسسٹ کر رہا ہوں تو پوری طرح کروں"

"اچھا بتائیں کہ کیا بنانا ہے؟" اسکے چہرے کے زاویے بگڑتے دیکھ کر وہ موضوع بدل گیا۔

وہ خاموشی سے فریج کی جانب بڑھی۔ کچھ دیر اس میں دیکھتی اور ساتھ ساتھ سوچتی رہی۔

"مسئلہ فیثا غورث تو نہیں پوچھ لیا" اپنے سوال کے جواب میں اتنی لمبی خاموشی دیکھ کر اس نے ہانک لگائی۔

"سوچنے دیں نا" مڑ کر اسے گھورا۔

پھر فریج سے کریم کا پیکٹ نکالا

"لیمن ٹارٹ تو نہیں مگر اس سے ملتی جلتی ایک چیز بنانے لگی ہوں۔ بسکٹس کہاں ہوں گے ؟" دارم دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔

پھر بڑھ کر ایک کیبنیٹ سے بسکٹس نکال کر اسکے سامنے رکھے۔

ولیہ نے جلدی سے چند بسکٹس کے پیکٹ کھول کر ایک جانب رکھے بلینڈر میں ڈالے۔

"اب ان کو آپ بلینڈ کریں "مزے سے اسے بھی کام پہ لگایا۔

"اوکے میڈم" سینے پہ ہاتھ رکھے وہ ہلکا سا جھکا۔

www.novelsclubb.com

اتنی دیر میں کریم کو کھول کر اس میں سامنے رکھی کافی میں سے ایک چمچ کافی کا ڈالا۔، پھر چینی کے جارے میں سے چینی لے کر حسب ذائقہ ڈالی اور اسے بیٹر سے بیٹ کرنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بٹرپیپر ہے ؟"اسکے سوال پر دارم نے ایک کیبنٹ کی جانب اشارہ کیا۔ ولیہ نے بڑھ کر اس میں سے بٹرپیپر لیا وہیں کافی سارے بیکنگ مولڈ پڑے تھے۔ایک اٹھا۔

بٹرپیپر پھیلا کر اچھی طری اسے مولڈ سے چپکایا۔

"یہ لو"دارم نے بلینڈر کا جگ اسکی جانب بڑھایا۔

ولیہ نے بلینڈ ہوئے بسکٹس کی اچھی طرح تہ بچھائی۔

دارم نے کریم کے مسکیچر کو چکھا۔

"واؤ"بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا۔

www.novelsclubb.com

"ٹیسٹی ہے نا"ولیہ اسکے توصیفی انداز پر خوش ہوئی۔

"بہت تھوڑا سا میٹھا اور تھوڑا سا کڑوا بالکل آپ کی طرح"محبت سے اسے دیکھتے۔۔تھوڑی سی کریم لے کر اسکی ناک کی نوک پر لگائی۔

"دارم" وہ ہولے سے چلائی۔

'میری توجہ خراب نہ کریں۔اچھا نا بنا تو بھی کھانا پڑے گا" وہ اسے دھمکانے لگی۔

وہ کھلکھلایا۔جب تہہ اچھی طرح بچھ گئی تو ولیہ نے مولڈ اسکی جانب بڑھایا۔

"اب اسے آدھے گھنٹے کے لئے فریزر میں رکھیں۔تاکہ یہ سیٹ ہو جائے" دارم نے اسکے ہاتھ سے مولڈ لیا اور فریزر کی جانب بڑھا۔

"یہ تو فریزر میں رکھنے سے سیٹ ہو جائے گا۔۔آپ کو کہاں رکھوں کہ آپ بھی میرے ساتھ سیٹ ہو جاؤ" دارم کے غیر متوقع سوال پر اس کے چہرے کے رنگ بدلے۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہر بات میں میری اور اپنی بات کیوں نکال لیتے ہیں" وہ خفگی بھری نظریں اس پر ڈال کر بولی۔

"کیونکہ وہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے

اتنی من مانیاں اچھی نہیں ہوتیں

تم صرف اپنے نہیں، میرے بھی ہو "اس کا ذو معنی لہجہ ولیہ کی نظریں جھکانے کے لئے بہت تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی۔ کسی کی ہیل کی آواز کچن کی جانب آئ۔

وہ تو شکر تھا کہ دارم اس سے فاصلے پر کھڑا تھا۔ صدف کچن کے دروازے میں نمودار ہوئیں۔

ان دونوں کو تیکھی نظروں سے دیکھا۔

دارم تو نارمل تھا ولیہ کا رنگ اڑ چکا تھا انہیں دیکھ کر۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم ممی کیسی ہیں "محبت سے ماں کی جانب بڑھ کر انہیں ساتھ لگاتے محبت سے ماتھے پہ پیار کیا۔

"وعلیکم سلام ٹھیک ہوں۔ "ایک کاٹ دار نظر ولیہ پر ڈالی۔

"سب کام والیاں کہاں گئیں ہیں؟" سوال دارم سے تھا مگر نظریں ولیہ کی جانب تھیں۔

"میں نے ولیہ سے کچھ بنانے کی فرمائش کی تھی پھر ان کو لے کر کچن میں آگیا تو ان کو بھیج دیا۔

آپ کو کیا چاہئیے ولیہ دے دیتی ہے" محبت سے اسکی جانب دیکھ کر ماں سے مخاطب ہوا۔

"میرے پاس کام والیوں کی کمی نہیں" فریج کی جانب بڑھتے اسے کھول کر پانی کی بوتل نکالی اور کٹیلی نظر ولیہ پر ڈال کر طنز کیا۔ کچن میں موجود ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی کو گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے گلاس سیدھا کر کے پانی اس میں ڈالا اور گھونٹ گھونٹ پینے لگیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی بالکل۔۔وہ آپ کی بہو کی طرح آپ کا دھیان نہیں رکھ سکتیں" دارم کے چہرے پر اب کی بار گہری سنجیدگی آئی۔ایک نظر ولیہ کو دیکھا جس نے آنسوؤں سے لبریز آنکھیں جھکائیں۔

"وہ ہمیشہ سے میرا دھیان ہی رکھ رہی ہیں۔۔دو دن پہلے سے بھی۔۔" دارم کو جتایا۔

"چلیں اب دو دن بعد آپ انکی بجائے اپنی بہو سے یہ توقع رکھ لیں" وہ ہر ممکن طور پر انہیں نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اپنی پسند کو ہم پر مت تھوپو۔۔تمہیں جی جان سے پسند ہو گی۔۔مجھے ہر گز نہیں ہے" انہوں نے ہر لحاظ بالائے طاق رکھ کر اپنی ناپسندیدگی کا کھل کر اظہار کیا۔

ماں کا احساس سے عاری لہجہ اسے شدید تکلیف سے دوچار کر گیا۔

ایک نظر ولیہ کو دیکھا جو ہونٹوں پر ہاتھ رکھے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔دارم نے بے بسی سے اسے دیکھا

پھر ایپرن اٹھا کر زور سے ٹیبل پر پھینک کر سامنے رکھی کرسی کو زوردار ٹھوکر ماری صدف تو صدف ولیہ بھی ڈر گئی۔

دونوں نے سہم کر غصے سے تن فن کرتے دارم کو کچن سے جاتے دیکھا۔

"سکون مل رہا ہوگا تمہیں میرے بیٹے کو میرے مقابلے پر لاتے "ایک کڑی نگاہ اس پر ڈالی۔

"آنٹی ایسا کچھ نہیں ہے۔یقین کریں میرے بس میں ہوتا تو مین کبھی یہ نکاح نہ کرتی۔۔ میں جانتی ہوں مین آپکے بیٹے اور اس خاندان کے لائق نہیں "جب سے وہ آئی تھی پہلی بار اپنے دفاع میں بولی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اتنی ہی میرے بیٹے کی ویل وشر ہو تو اس سے دور رہو۔۔ تمہیں زندگی گزارنے کے لئے کسی کا نام چاہئیے تھا وہ مل گیا۔۔یہی تمہارے لئے کافی ہونا چاہئیے۔۔۔اس کی بیوی بن گئیں تو وہ اپنی ماں کھو دے گا۔اگر اس خاندان کے اس احسان کی قدر کرتی ہو تو اسے دوسری شادی کے لئے راضی کرو۔۔ تم جیسی سے تو مین ہر گزاسکی نسل چلانے کی خواہشمند نہیں ہوں "اسکے کانوں میں زہر انڈیل کر وہ بھی کچن سے باہر جا چکی تھین۔

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بے بسی سے رو پڑی۔

کچھ دیر بعد وہ کمرے مین آئ۔

دارم نے اس کے آنے کا کوئ نوٹس نہیں لیا۔خاموشی سے لیپ ٹاپ کھولے اپنے کام میں مصروف رہا۔چند لمحے بیڈ کے پاس کھڑی رہی کہ شاید وہ دیکھے کچھ کہے۔

مگر وہ مسلسل اسے اگنور کر رہا تھا۔خاموشی سے سر جھکائے واش روم میں بند ہو گئ۔

دارم نے سر اٹھا کر واش روم کا بند ہوتا دروازہ دیکھا پھر سر جھٹک گیا۔

رات تک اس کا موڈ ویسا ہی رہا۔ کھانے کی ٹیبل تک وہ خاموش ہی رہا۔

"صارم دو ہفتوں کی بجائے ویک اینڈ پہ آرہا ہے" یاور نے اطلاع دینے والے انداز مین کہا۔

"میری تو صبح اس سے بات ہوئ تھی۔اس نے مجھے تو نہیں بتایا" صدف نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"تمہارے بچے اب تمہیں کم ہی کچھ بتاتے ہیں" یاور انہیں طنز کرنے کا کوئ موقع جانے نہیں دیتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ نے وہ ٹارٹ بنالیا تھا؟" دارم ان دونوں سے یکسر بے نیاز یکدم ولیہ سے مخاطب ہوا۔ وہ یکدم چونکی۔ امید نہیں تھی کہ اا تنی دیر کی ناراضگی کے بعد وہ بلائے گا۔

"جی بنالی تھی" ولیہ نے دھیرے سے جواب دیا۔

"تولائیں" دارم نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے کہا۔

صدف یہ التفات دیکھ کر پیچ و تاب کھا رہی تھیں۔

"آج آپ کی بہو نے ٹارٹ کا نعم البدل بنایا ہے۔۔ جس پہ ممی نے اپنی باتوں کی ڈیکوریشن بھی کر دی تھی" دارم نے ایک ملامتی نظر ماں پر ڈالی۔ انہیں اندازہ نہیں تھا وہ ایکدم اس بات کا حوالہ دے گا۔

www.novelsclubb.com

"بہو نہیں بیٹی" یاور نے تصحیح کی۔

"یہ آجکل ڈیکوریشن نہیں تڑکے لگا رہی ہیں" یاور کی بات پر صدف نے برا سامنہ بنایا۔

"تو غلط تو نہیں کہا تھا" وہ جتانے لگیں۔

"اگر وہ آپ سے اپنے رشتے اور میری ماں کی حیثیت سے آپ کا لحاظ کر رہی ہے تو ممی اسے مقابلے پر مت لائیں۔وہ میری بیوی ہے اسے جتنا جلدی آپ ایکسیپٹ کر لیں بہتر ہے۔اس کے ساتھ اچھا نہیں کر سکتیں تو برا بھی مت کریں" وہ سنجیدگی سے ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔

"کیا میں تمہاری دشمن ہوں" وہ ان کا بہت تابعدار بیٹا تھا۔لیکن نجانے اس معاملے میں کیوں اتنا ضدی ہو رہا تھا۔

"اگر میری خیر خواہ ہیں۔تو میری خوشی کو قبول کر لیں۔وہ میری سب سے بڑی خوشی ہے" دارم کے لہجے میں ولیہ کے لئے محبت ہی محبت تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ صرف غریب تھی تو میں مان جاتی۔۔ مگر جو اغواشدہ کا ٹیگ لگا ہے۔۔وہ میں "آخر دل کی بات زبان پر آ گئی۔

"اگر آپ کی اپنی بیٹی ہوتی اس کے ساتھ یہ ہوتا۔۔کیا آپ اسے گھر سے باہر نکال دیتیں "آج وہ کھل کر ان سے بات کر رہا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟" وہ تڑپ کر بولیں۔

"صرف یہ سوچ کر ہی آپ دہل گئیں ہیں۔تو سوچیں وہ جن کی بیٹی ہے وہ کس تکلیف سے گزریں ہوں گی۔ لمحہ بھر کو اس کی ماں نہ بنیں۔ مگر یہ سوچ لیں اگر آپ کی بیٹی اس جگہ ہوتی۔"دارم کی بات کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

کوئی بھی جواب دئیے بنا وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئیں۔ولیہ پلیٹ میں ٹارٹ نما چیز جب لے کر آئی صدف وہاں موجود نہیں تھیں۔

یاور اور دارم نے اسکی خوب تعریف کی۔ مگر اسکی سنجید گی میں کوئی فرق نہیں آیا۔

www.novelsclubb.com

کھانے کے بعد دارم اسے لئے واک کے لئے نکل آیا۔

گھر سے باہر نکل کر اپنی ہی کالونی میں وہ واک کر رہے تھے۔

دونوں خاموش تھے۔

"ایک بات کہوں" ولیہ نے ہمت مجتمع کر کے کب سے دماغ میں چلنے والی سوچ اور ارادے کو الفاظ کا جامعہ پہنانا چاہا۔

"کہیں" ولیہ نے ایک نظر ساتھ چلتے دارم کو دیکھا۔ گرے ٹراؤزر پر اسکن کلر کی ٹی شرٹ پہنے رف سے حلیے میں بھی وہ عجیب دلکشی رکھتا تھا۔

رات کے پہر اس وقت خاصی خنکی تھی۔ مگر اس لمحے ان دونوں کو اپنی منتشر

www.novelsclubb.com

سوچوں کے سبب محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

"آ۔۔آپ دوسری شادی کر لیں" اسکی بات پر وہ لمحہ بھر کو رکا۔ اسکی جانب دیکھا۔ اس کی نظروں میں کیا تھا ولیہ سمجھ نہ سکی۔ مگر نظریں چرا گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا۔۔۔پھر آپ کا کیا ہو گا" ولیہ نے حیرت سے لمحہ بھر کو اسکی جانب دیکھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا وہ اتنی آسانی سے اس بات میں دلچسپی ظاہر کرے گا۔اس کے گمان میں تو تھا کہ وہ واویلا کرے گا۔شدید غصہ دکھائے گا۔ مگر وہاں تو سکوت تھا۔

"میرے لئے صرف آپ کا نام ہی بہت ہے۔ میں نے تو اتنے کی بھی چاہ نہیں کی تھی۔آپ نے مجھے کہا تھا اس رشتے کو آگے بڑھانے کی مرضی مجھ پر ہے۔۔ میں اس رشتے کو آگے نہیں بڑھانا چاہتی "اس نے قدم روک کر ولیہ کی جانب رخ کیا۔ وہ بھی رک گئی مگر سر اٹھا کر اسکی جانب نہیں دیکھا۔

"مجھے آج واقعی افسوس ہے کہ میں نے آپ جیسی بزدل سے محبت کی" اسکی بات پر ولیہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو آپ کیا چاہتے ہیں۔۔آپ کی ماں کے مقابلے پر آجاؤں۔۔۔ محبت کی ہے آپ سے۔۔آپ کے ہر رشتے سے۔۔۔۔۔ محبت میں تکلیف نہیں دی جاتی۔۔۔آپ سے ہی سیکھا تھا۔۔"آنسوؤں سے بھری آنکھوں نے دارم کو بے بس کیا۔

"جب فہد سے رشتہ جڑنے پر آپ کو مین نے یہ کہہ کر منع کیا تھا کہ میں اپنی ماں کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی۔۔آپ نے قدم پیچھے کر لئے تھے۔۔کیون۔۔ محبت تھی نا۔۔اور اسی محبت کے واسطے آپ مجھے تکلیف نہیں دے سکتے تھے۔۔۔تو میں بھی تو اب وہی کر رہی ہوں۔۔تو مجھے کیوں ہر قدم پہ بزدلی کے طعنے دے رہے ہیں۔۔آپ کی ماں کے سامنے ڈٹ جاؤں۔۔۔ گنہگار بن جاؤں۔۔اللہ کے ایک اور قہر کو آواز دوں۔۔ نہیں دارم یہ میں نہیں کر سکتی۔ میں اپنی طاقت رشتوں پر دکھانے کے حق میں نہیں۔۔۔اسے رشتون کے ل ئے تو استعمال کر سکتی ہوں۔۔ مگر رشتوں پر استعمال نہیں کر سکتی۔۔ میں آپ سے مجبت کرتی ہوں۔۔۔بہت کرتی ہوں۔۔۔ مگر اپنی محبت کی خاطر آپ کو آپکی ماں کی محبت سے محروم نہیں

کر سکتی۔ان کی بد دعا نہیں لے سکتی" دارم کے بندھے بازوؤں پر سر رکھ کے وہ بے بسی سے رو دی۔۔

اظہار بھی کیا تو کہاں۔۔۔ سر راہ۔۔۔وہ دونوں ہی عجیب تھے۔

دارم نے اظہار کیا تو بھیڑ میں۔۔اور ولیہ نے اظہار کیا تو سر راہ

کچھ محبتیں واقعی عجیب ہوتی ہیں۔ غرض سے پاک۔۔ان دونوں نے ایک دوسرے سے ایسی ہی محبت کی تھی۔ جسم کی چاہ سے مبرا۔۔۔ذات کے حصول کی چاہ لئے۔

دارم نے اپنے گیلے ہوتے بازو کھول کر اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

www.novelsclubb.com

اب اسے کچھ اور سوچنا تھا۔۔۔

"وہ غصے میں ہیں۔۔" اسکی بات پر اسکے کندھے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"وہ ناخوش ہیں۔۔اور ناخوشی غصے کو ہی جنم دیتی ہے" ولیہ نے اسکی تصحیح کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا فرض کرو۔۔دوسری شادی کرلیتا ہوں۔ مگر جانتی ہو اسکی کنڈیشن کیا ہے"

اسکی بات پر سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"دونوں میں توازن۔۔۔پہلی کے حقوق پورے کرکے پھر دوسری کرنا" اسکی

بات پر اس کا خون سمٹ کر چہرے کی جانب آیا۔

"اور اگر میں اس حق سے اپنی مرضی سے دستبردار ہو جاؤں" چہرہ آنسوؤں سے

صاف کرتے پیچھے ہٹی۔

"اگر مجھے اپنے مطابق چلانا چاہ رہی ہو۔ تو کچھ میرے مطابق بھی چلنا پڑے گا" وہ

بھی ضدی لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

ولیہ نے خاموشی سے واپسی کی راہ لی۔

"بزدل" دارم کے مسکراتے لہجے نے اسے چڑایا۔

"ہاں ہوں بزدل۔۔۔" مڑ کر اسے گھورا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھگوڑی بھی" اسکے قریب آتے ایک اور لقب سے نوازا۔

"ہو کئیرز" وہ مزے سے کندھے اچکا کر بولی۔

"اچھا دوسری شادی کے لئے لڑکی بھی پسند کرو" اسے چڑانے کا سلسلہ جاری تھا۔

"حاجرہ بہترین آپشن ہے" ایک لمحے کی بھی دیر لگائے بنا اس نے جواب دیا۔

دارم نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا۔ جو یکدم بڑی ریلیکس لگی تھی۔

"واہ کیا چوائس ہے یہاں بھی اپنا ہی سوچا ہے۔۔۔ خود غرض حسینہ۔۔۔۔ وہ آپ کی اسیر ہے" اسکی بات پر وہ کھلکھلائی۔ جب سے اسکے نکاح میں آئی تھی یہ پہلی بے فکری کی ہنسی تھی۔ کیا یہ محبت کے اظہار کا اعجاز تھا۔ دارم نے اسکے چمکتے چہرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک نئی مثال رقم ہو گی۔۔ شوہر اور اسکی دوسری اہلیہ پہلی بیوی کے اسیر" اس نے خبروں میں چلنے والی ہیڈ لائن کی طرح پڑھا۔ اور پھر ہولے سے ہنسی۔۔

یکدم دارم نے ہاتھ بڑھا کر خود سے لگاتے اسکے ماتھے پر پیار کیا۔

"یوں امتحان نہ لیا کریں میرا۔۔۔ جتنا وقت چاہئیے دے دوں گا۔۔ مگر کسی اور کو ہمارے بیچ لانے کی بات مت کریں" اب کے وہ سنجیدگی سے بولا۔

" قیامت والے دن جب اللہ کہے گا خود غرض کیوں بنی تو آپ کا نام لے دوں گی۔۔ کہ آپ نے بنایا تھا" سر نیچے جھکائے اسکے ساتھ چلنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ مگر لہجہ خفا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔ سب الزام سر آنکھوں پر" دارم کورنش بجالاتے بولا۔

وہ نفی میں سر ہلاتے مسکرائی۔۔

www.novelsclubb.com

"ویسے دوسری شادی میں حرج ہی کیا ہے؟" وہ پھر وہی بات دہرانے لگی۔

"فائدہ بھی کیا ہے؟" دارم نے بھی ترکی بہ ترکی سوال کیا۔

"میں اکیلی آپ کے طعنے سننے والی نہیں ہوں گی" اسکی بات پر وہ کھل کر مسکرایا۔

"اسٹوپڈ" ہنستے ہوئے گھر کے سامنے آتے اس کا ہاتھ تھام کر اندر کی جانب بڑھا۔

"اب تک تو تمہارے کہے کے مطابق اسے ہر بات پر احساس دلا رہا ہوں۔ لیکن اس کا رویہ دن بدن ولیہ کے ساتھ ہتک آمیز ہوتا جا رہا ہے" یاور نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔

"ڈیڈی یہ رشتہ ہی ایسا ہے۔ اگر انسان کی سائیکالوجی کے لحاظ سے بات کروں تو دارم اور آپ نے ایکدم انہیں شاک دے کر ان کے اندر سے احساس والی بات ختم کر دی ہے۔ اب صرف بدلہ ہے۔۔۔ اور انہیں غصہ ہے کہ دارم نے آپ کو اپنی پسندیدگی کا بتا دیا لیکن ممی کو نہیں بتایا۔ حالانکہ وہ ہمیشہ کہتا تھا کوئی بھی پسند آئی سب سے پہلے ممی کو بتاؤں گا۔

خیر وہ تو جو ہونا تھا ہو گیا۔اب ممی کا اصل مسئلہ ولیہ کی کڈنیپنگ ہے۔۔کچھ ولیہ اپنے رویے کی وجہ سے بھی انہیں موقع دے رہی ہے۔اب اس کا حل یہی ہے کہ وہ ممی کے مقابل جائے۔۔میں یہ نہیں کہتا کہ وہ ممی سے بدتمیزی کرے مگر انہیں احساس دلائے کے وہ بے ضرر ہے۔۔اور دارم کو پیچھے لگا کر ان سے متنفر کرنے والی نہیں ہے" صارم نے تفصیل سے انہیں ایک ایک پہلو دکھایا۔

"دیکھیں ڈیڈی۔۔ممی کا اس سے رشتہ ہی ایسا ہے کہ اس میں ذرا سا جھول روایتی رویوں کو جنم دیتا ہے۔میں نے اسی لئے جلدی کی فلائیٹ رکھی ہے کہ میں اور نازش مل کر ممی اور ولیہ کو سمجھائیں۔باقی آپ اور دارم کوشش جاری رکھیں۔اگر آج دارم کی باتوں سے وہ خاموش ہوئیں ہیں۔تو مجھے امید ہے وہ جلد ہی اس سب کے بارے میں ضرور سوچیں گیں۔اور معاملہ بہتری کی جانب آئے گا" صارم اور اس کی اس کی بیوی سائیکاٹرسٹ تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دو سال پہلے اسکی بیوی نے اسلام قبول کر لیا تھا اور اب اس کا نام جینفر سے نازش ہو گیا تھا۔

یاور نے صارم کو ایک ایک بات بتا کر اس سے مدد چاہی تھی۔ صارم نے انہیں کچھ طریقے بتائے تھے جنہیں وہ اب صدف پر آزمارہے تھے۔

"دیکھیں ڈیڈی جیسے میڈیسن میں آپ کے پاس دس ڈاکٹرز کی آپشن ہو تب بھی آپ یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ کس ڈاکٹر کی کس دوائی سے شفا مل جائے۔ اسی طرح سائیکالوجی میں بھی ہم مفروضوں پر ہی بات کرتے ہیں۔ کون سا رویہ ممی کو ولیہ کے لئے بہتر کر دے اور ولیہ کو اس فیز سے نکال دے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" وہ چند پل رکا۔

www.novelsclubb.com

"ولیہ کی بزدلی اس وجہ سے ہے کہ وہ بہت بڑے ٹراما سے گزری ہے۔ یہ چھوٹی بات نہیں ہوتی کہ آپ ریپ وکٹم کا کیس بنتے بنتے بچ جائیں اور اس پر اس نے خود

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کو بچانے کے لئے ہی سہی بحر حال شمس کو بے دریغ مارا یہاں تک کہ وہ مرتے مرتے بچا۔ کوئی بھی نرم دل انسان صرف ایک جانور کو غلطی سے مار دے تو راتوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔ وہ تو ایک جیتا جاگتا انسان تھا۔ بے شک وہ نرمی کے لائق نہیں تھا لیکن ولیہ نے مارا تو ہے نا۔

یہ سب چیزیں مل کر ابھی اس کو اس فیز سے باہر نہیں نکال سکیں تھیں کہ دارم نے نکاح کا معاملہ چھیڑ دیا۔ اسے سنبھلنے کا ابھی موقع نہیں ملا تھا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ کا یہ فوری فیصلہ غلط تھا۔ مگر یہ اتنا غلط نہ لگتا اگر ممی کی جانب سے اسے ویسا ہی رویہ ملتا جیسا آپ کے اور دارم کی جانب سے مل رہا ہے۔ اب وہ اس ٹراما سے ایک اور سائیکو ٹینشن میں چلی گئی ہے اور وہ احساس کمتری ہے" انہیں صارم کی ایک ایک بات ٹھیک لگ رہی تھی۔

"بس آپ کوشش کریں۔۔ولیہ خود ممی کے سامنے آئے اور بہادری سے۔۔ہے تو یہ بھی ایک مفروضہ مگر ایسے میں یہ ہو گا کہ ممی جو اسکی خاموشی اور اسکی بزدلی سے اس پر حاوی ہو رہی ہیں۔وہ ریلائیز کر لیں گی کہ اسے دارم کی زندگی سے نکالنا یا بنا کسی وجہ کے یوں ہر لمحہ اسکی تذلیل کرنا آسان نہیں ہے" صارم نے بات پوری کی۔

"تھینک یو بیٹا" یاور تشکر آمیز لہجے مین بولے اتنی دور ہو کر بھی وہ ان سب کے لئے بے حد پریشان تھا۔

"فار گارڈ سیک ڈیڈی۔۔ میرے گھر کا معاملہ ہے میں آپ سب کی مدد نہ کر سکوں تو میں ڈگری کس کام کی۔" وہ مصنوعی خفگی سے بولا۔

"چلو تم اپنا کام کرو۔۔باقی دیکھتے ہیں" یاور نے فون بند کرتے کہا۔

"دیکھ لو۔۔اب ہو گیا تمہارا شوق پورا۔۔وہ میرا بیٹا ہے۔۔میرا دارم ہے" صدف اسے چیلنج کرتی نگاہوں سے دیکھ کر تمسخر اڑا رہی تھیں۔

سامنے ہی دارم اور اسکی دوسری بیوی کھڑے تھے۔دارم خاموش تھا۔

"تو میں نے انہیں منع تو نہیں کیا تھا۔۔میں خوش ہوں کہ انہوں نے آپ کی بات مان لی ہے" وہ پست لہجے میں بولی۔

"ہاں تو تمہارا ایسا کوئی حق بھی نہین کہ تم منع کرتی پھرو" آنکھوں اور لہجے میں غرور تھا۔

"تمہارا ابھی شوق پورا ہو گیا ہے" اب کے ان کا رخ دارم کی جانب تھا۔

www.novelsclubb.com

"ممی پلیز" وہ اس سے زیادہ کچھ کہہ نہ پایا۔ایک چور نظر ولیہ کے فق ہوتے چہرے پر ڈالی۔

"کافی دن اس نے تمہاری بیوی کی حیثیت سے وقت گزار لیا۔اب اسے پیسے دو۔۔اور اپنی جان چھڑاؤ" صدف کی بات پر ولیہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا۔

"آنٹی آپ نے دارم کی دوسری شادی کے لئے ایسی کوئی شرط نہیں رکھی تھی" آنسوؤں کا گولہ حلق میں اٹکا۔

"ہاں تو میں نے بھی کب کہا تھا کہ وہ تمہیں بھی ساتھ رکھے گا۔۔"انکی چال پر وہ چکرا کر رہ گئی۔

ولیہ نے آس بھری نگاہیں دارم کی جانب اٹھائیں کہ وہ کچھ کہے مگر وہ تو نظریں چرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تو کیا وہ بھی تھک گیا تھا۔۔بس یہیں تک ساتھ نبھا سکتا تھا۔

"اسے طلاق دو اور نکالو یہاں سے "تحکمانہ لہجے میں دارم کی جانب دیکھ کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مت کریں ایسا۔۔۔آپ کو تو کیا کسی کو کچھ نہیں کہوں گی۔۔ مگر یہ ظلم مت کریں۔۔۔پلیز آنٹی۔۔دارم نہیں۔۔۔پلیز "اسے منہ کھولتے دیکھ کر وہ گڑ گڑائی زور زور سے روتی نیچے بیٹھتی گئی۔

"نہیں دارم "۔۔۔وہ چلا رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے میری جان "دارم کی آواز کہیں قریب سے سنائی دی۔یہ تو وہی محبت بھرا لہجہ تھا۔

"کیا ہوا ہے "دارم اسکے کندھے پکڑے جھنجھوڑ رہا تھا۔

ولیہ نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔دارم سامنے تھا۔۔روتی بلکتی ولیہ کو سنبھال رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے طلاق تو نہیں دیں گے نا"وہ ابھی تک کچھ دیر پہلے والے لمحے کے سحر میں تھی۔

دارم کا کندھا تھامے وہ یقین چاہ رہی تھی۔

"دماغ صحیح ہے" لہجے میں غصہ چھلکا۔

اب جب تھوڑا ہوش آیا تو دیکھا کہ وہ اور دارم تو بیڈ پر ہیں۔

"آ۔۔آپ کی دوسری بیوی کہاں گئی؟" کچھ حیران ہو کر دارم سے پوچھا جس نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"دماغ کے اسکریو ڈھیلے ہو رہے ہیں کیا۔۔وہ میری بیوی بننے سے پہلے دار فالی سے کوچ کر گئی تھی" وہ ایسے بولا جیسے کوئی کڑوی گولی کھالی ہو۔

"بے وقوف کیا کیا دیکھتی ہو خواب میں" اسے جھڑکا۔

www.novelsclubb.com

ولیہ اسکے بازوؤں کے گھیرے سے نکلی تو اطمینان بھری سانس لی۔ جو کچھ کچھ دیر پہلے ہوا تھا وہ خواب تھا۔

" کبھی یہ بھی دیکھ لیا کرو کہ میں اور آپ محبت کے سفر پر ہیں۔۔ لیکن نہیں خواب بھی ایسے دیکھنا جو مجھے جلائیں " دارم نے اسے واپس لٹاتے برے برے منہ بناتے کہا۔

" آپ مجھے چھوڑیں گے تو نہیں " وہ ابھی بھی خواب میں ملنے والے شاک کے زیر اثر تھی۔

" نہیں میری جان " اسکا سر اپنے کشادہ سینے پر رکھے اسکے گرد بازوؤں کا گھرا تنگ کیا۔

" ایسا کبھی نہیں ہو سکتا " اس کا اتنا کہنا ہی ولیہ کے اعصاب کو پر سکون کر گیا۔

" میں بہت ڈر گئی تھی " اسکے خوفزدہ لہجے پر دارم نے اسکا ہاتھ دل کی جگہ پر رکھا۔

"اس دل کی ہر دھڑکن ہر لمحہ ہر سانس آپ سے محبت میں مبتلا ہے۔۔ پھر ڈر کیسا"

ولیہ نے وہاں سے ہاتھ ہٹا کر اسکے بازو پر گرفت مضبوط کی ایسے جیسے اسے اب کبھی خود سے دور نہیں ہونے دے گی۔

"سونے کی کوشش کرو۔۔ میں مر بھی گیا تو میری روح آپکے ہی سنگ رہے گی"

اسکی بات پر ولیہ نے اسکے سینے سے سر اٹھا کر دہل کر اسکی جانب دیکھا۔

"دارم کیسی فضول باتیں کرتے ہیں" وہ چلا اٹھی۔

"خود تو جیسے بہت محبت بھری باتیں کرتی ہو" اسے گھورا۔

"آپ کی طرح مرنے مارنے والی باتیں تو نہیں کرتی" کڑی نگاہ اس پر ڈال کر پھر سے سر سینے پر رکھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے جناب نے رشتہ نہیں بڑھانا اور مجھے پکڑا ایسے ہوا ہے جیسے میلے میں گم ہو جاؤں گا" دارم ہلکی پھلکی باتیں کر کے اسے ریلکس کر رہا تھا۔

"ہاں نا۔۔خواب میں تو بدید بنے ہوئے تھے" وہ پھر سے اپنے خدشات مزے سے بتانے لگی۔

دارم کا نا چاہتے ہوئے بھی قہقہہ بلند ہوا۔

"اچھا اب سو جاؤ" اسے ساتھ لگائے وہ تو چند لمحوں میں سو گیا لیکن ولیہ اس خواب کے اثر میں ہی تھی۔جب یقین ہو گیا کہ دارم سو چکا ہے تب آہستہ سے بیڈ سے اٹھی۔

واش روم کی جانب گئی۔وضو کر کے جاء نماز بچھائی۔

اس وقت سے بہترین وقت ہو ہی نہیں سکتا تھا اللہ سے بات کرنے کا۔

www.novelsclubb.com

دو نفل پڑھ کر سجدے میں گر گئی۔

"اے اللہ میری مدد فرما۔۔ میں اس آزمائش میں پورا نہیں اتر سکتی۔مجھے اس آزمائش میں مت ڈال۔آنٹی کا دل نرم کر دے۔یا مجھے ان کی باتیں برداشت

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرنے کا حوصلہ دے دے۔ میں اتنے اچھے شریک حیات کی ناقدری کر کے تیری نعمت کلکی ناشکری نہیں کر سکتی۔ میرے دل میں اور اس اتنے پیارے شخص کے دل میں میرے لئے محبت ڈالی ہے تو ہمارے ارد گرد والوں کو بھی ہماری زندگی کو سہل کرنے کی توفیق دے دے۔ میں دارم کی دوسری شادی نہیں کروا سکتی۔ یہ میرے بس میں نہیں۔ نہ میں اسکی ماں سے اپنے حق کے لئے بدتمیزی کر سکتی ہوں تو اللہ انہی کے دل میں رحم ڈال دے۔ اور تو تو یہ کر سکتا ہے۔ بس تو ہی میرے حالات کو تو ہی بہتر کر سکتا ہے۔۔ جہاں تو نے اتنی مشکلوں سے نکال کر آسانیوں کو مقدر بنایا وہاں صدف آنٹی کے دل میں تھوڑی سی لچک پیدا کر دے۔ تا کہ میں اس شخص کی محبت کا جواب محبت سے دے سکوں۔۔ میں بے سکون رہتی ہوں جب اسکی محبت بھری نظروں کو بے فیض جانے دیتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

یہ شخص میری سرد مہری کے تو لائق نہیں۔۔ یہ تو ہر لمحہ محبت کئے جانے کے لائق ہے۔۔ مگر مجھے لگتا ہے اسکی ماں کو ناراض کر کے جو محبت حاصل کی وہ مجھے راس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں آئے گی۔۔اس سے پہلے کے یہ شخص میری محبت نہ ملنے سے مجھ سے منہ موڑ لے۔۔یا تھک جائے۔اسکی ماں کا دل میرے لئے موم کر دے۔ میری مدد فرما۔۔ میں کل ان کے سامنے جا کر ان سے بات کرنا چاہتی ہوں۔۔مجھے ہمت دینا۔۔کہ جہاں یہ شخص میرے لئے اتنا کچھ کر رہا ہے۔ میں اسکی ماں کا دل اپنے لئے ہموار کر سکوں۔اے اللہ مجھے ہمت دینا" وہ مسلسل اللہ سے دعا گو تھی۔ نجانے کتنی دیر وہ وہیں بیٹھی رہی اسے وقت گزرنے کا اندازہ ہی نہیں تھا۔بس وہ اللہ کو منا کر ہی اٹھنا چاہتی تھی۔

اور پھر ایسے وقت جب اللہ سے اس کا بندہ کچھ مانگتا ہے تو اللہ کبھی اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔۔یہ وقت تو اللہ کا بھی پسندیدہ ہے۔۔اور یقیناً وہ بھی اسکے پسندیدہ بندوں میں سے تھی جو وہ ہر مشکل کے ساتھ اسکے لئے آسانی بھی لکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

صبح جس وقت یاور اور دارم واک اور جاگنگ پر نکلے۔ ولیہ کو وہ وقت صدف سے بات کرنے کے لئے بہترین لگا۔

اسکی عادت تھی نماز پڑھ کر وہ کچھ دیر قرآن پڑھتی تھی۔ چند صفحے پڑھنے کے بعد اس نے پھر سے اللہ سے دعا مانگی۔

دھڑکتے دل سے وہ یاور اور صدف کے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔

اللہ کا نام لے کر دروازے پر دستک دی۔

'کم ان' کی آواز پر وہ کمرے میں داخل ہوئی۔

صدف کے تو وہم و گمان میں نہیں تھا کہ اس وقت وہ انکے کمرے میں آئے گی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں آئی ہو" لہجہ تیکھا تھا۔

"کچھ بات کرنی ہے آپ سے" وہ انکے لہجے کی پرواہ کئے بنا بیڈ کے قریب آئی جہاں وہ بیٹھی کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھیں۔

اسکی بات پر انہوں نے برا سا منہ بنا کر توجہ پھر سے کتاب کی جانب مبذول کی۔

جیسے اسے دیکھنا نہ چاہتی ہوں۔

اس رویے کے باوجود اس نے حوصلہ نہیں ہارنا تھا۔

وہ انکے قریب دو زانو بیٹھ گئ۔

"کیا کر رہی ہو؟" وہ اس سے اتنی بھی بے خبر نہیں تھیں جتنی بن رہیں تھیں۔

"اٹھو یہاں سے" انہیں برا لگا کیوں وہ نہیں جانتی تھیں۔

"پلیز۔۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی۔مجھے یہیں بیٹھ کر کہہ لینے دیں"

انکی بیڈ پر پھیلی ٹانگوں پر دھیرے سے ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمس ہمارے خول چٹخانے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں جب پہلی بار آپ سے ملی تو اندازہ ہوا دارم کی پرورش واقعی ایک عظیم گود نے کی ہے" وہ سامنے موجود سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کی جانب دیکھتے بولنا شروع ہوئی۔ وہ چاہتے ہوئے بھی اسے خاموش رہنے کا نہیں کہہ سکیں۔

"پھر آپ میری انسپریشن بن گئیں۔ آپ کا اپنے ساتھ رویہ دیکھ کر مجھے آپ سے بے حد محبت ہو گئی۔ اور میں نے سوچ لیا۔ زندگی نے جب موقع دیا آپ ہی کی طرح انسانیت کی خدمت کروں گی" اسکی بات پر وہ نظر چرا گئیں۔

"مگر کبھی کبھی ہمارے دوسروں کے بارے میں خیالات غلط ثابت ہوتے ہیں۔ اس کا اندازہ تب ہوا جب آپ کو مجھ سے نفرت ہوئی۔

میں نے کبھی دارم کو لبھانے کی کوشش نہیں کی۔ میں انکے اور اپنے درمیان موجود اس اسٹیٹس کے فرق سے بہت اچھی طرح آگاہ تھی۔

اسی لئے جب انہوں نے مجھ سے اپنے آفس کے اینول ڈنر کی رات اظہار محبت کیا۔ میں نے ان کی رتی بھر حوصلہ افزائی نہیں کی۔اور اسی رات میری ماں نے میرا رشتہ پکا ہونے کی خبر سنائی۔

مجھے وہ موقع بہترین موقع لگا جس کا فائدہ اٹھا کر میں دارم کو کسی بھی انتہائی قدم سے روک سکتی تھی۔اور میں نے کچھ دن بعد انہیں یہ خبر سنا کر ایسا ہی کیا۔ میں اس بات سے انکاری نہیں کہ مجھے ان سے محبت ہے۔

شاید کچھ لوگوں کی محبت اللہ خود بخود دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ ہمیں اس لمحے نہیں پتہ ہوتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ لیکن پھر جلدی یا بدیر اللہ کی حکمت سمجھ آجاتی ہے۔

میں نے کبھی نہیں چاہا تھا۔۔نہ چاہتی ہوں کہ میری وجہ سے دارم آپ کے مد مقابل آئیں۔ماؤں کے رتبے تک دنیا کا کوئی اور رشتہ نہیں پہنچ سکتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہ ایسی بے وقوفانہ خواہش رکھنی چاہئیے۔ وہ آج بھی آپکے بیٹے ہیں وہ کل بھی آپکے ہی بیٹے رہیں گے۔ میں ہر گزان کو آپ سے چھین نہیں سکتی نہ ایسی چاہت ہے۔ میں گنہگار نہیں ہو سکتی۔

اسی لئے آپ کو ماں سمجھ کر آپ سے درخواست کرنے آئی ہوں۔ کہ پلیز آپ اس انسکیورٹی میں نہ رہیں۔ "ولیہ کہتی جا رہی تھی۔ صدف نے اسے ایک بار بھی نہیں ٹوکا۔

"جہاں تک میرے اغوا کا تعلق ہے۔ میں نے ہر ممکن طریقے سے اپنی عزت بچائی ہے۔ اور اگر آپ کو کسی قسم کا شک ہے۔۔۔ "وہ رکی۔۔۔ صدف نے اب کی بار نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ جو صدف کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"آپ میرے ٹیسٹ کروالیں "اس نے ہمت مجتمع کر کے کہا۔

"اگر میں ریپ وکٹم ہوتی تو آپ یقین کریں۔۔ میں مر جاتی مگر دارم سے کبھی شادی کر کے آپ کو اور اس گھر کے کسی فرد کو تکلیف سے دوچار نہ کرتی" اب کی بار اسکی آنکھوں میں آں سو جھلملائے۔۔

صدف کی آنکھوں میں اسے اس لمحے نرمی نظر آئی۔

"میں غریب ہو سکتی ہوں۔۔ بری ہو سکتی ہوں۔۔ مگر میں جھوٹی نہیں ہو سکتی۔۔۔" ان کی ٹانگ سے ہاتھ اٹھا کر اس نے انکے کتاب پر دھرے ہاتھوں پر ہاتھ رکھا۔

"دارم کی دوسری شادی کروانا میرے بس میں نہیں۔۔ میں یہ ظلم اپنے ساتھ نہیں کر سکتی۔ نہ دارم کو اس اذیت سے دوچار کر سکتی ہوں۔ آپ مجھے اسکے لئے معاف کر دیں۔۔ اور دعا کیجیئے گا" آنسو دھکیلتے وہ اس لمحے بڑی تکلیف سے گزر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اللہ مجھے موت دے دے۔تا کہ آپ پھر انکے لئے دوسری بیوی لا سکیں۔۔ خودکشی حرام نہ ہوتی تو میں یہ کب کی کر چکی ہوتی۔آپ تو ماں ہیں نا۔۔اولاد کے لئے دل سے نکلنے والی دعا قبول ہوتی ہے۔۔بس دعا کریں۔۔ میں اتنے سارے بوجھ کندھوں پر رکھ کر تھک گئی ہوں۔۔آپکی نفرت کا بوجھ۔۔دارم کی محبت کا بوجھ۔۔۔دونوں نے مجھے ادھ موا کر دیا ہے۔۔پتہ نہیں کون لوگ ہوتے ہیں جنہیں دکھ ملنے کے بعد ہارٹ اٹیک۔۔ہارٹ فیلئیر ہو جاتے ہیں۔

میں تو ہر لمحہ اذیت سے گزر رہی ہون۔پتہ نہیں میرا دل بند کیوں نہیں ہو جاتا"

آنکھیں جھکا کر چہرے پر بہنے والے آنسوؤں کو صدف سے چھپایا۔

"مجھے معاف کر دیجئیے گا" انکے ہاتھ سے ہاتھ اٹھا کر آنسو صاف کئے۔

صدف کے دل کو کچھ ہوا۔خاموشی سے اٹھ کر جیسے آئی تھی ویسے ہی انکے کمرے سے باہر نکل گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دارم جس لمحے واپس آیا وہ کسی گہری سوچ میں مبتلا تھی۔

"کیا سوچ رہی ہیں" اس نے دارم کے کمرے میں آنے کا نوٹس بھی نہیں لیا۔

سر اٹھا کر اسے خاموش نظروں سے دیکھا۔

"کیا ہوا۔ ابھی تک رات والے خواب کا اثر ہے" اسکے قریب بیڈ پر بیٹھتے وہ شرارتی انداز میں بولا۔

ولیہ ہولے سے مسکرائی۔

"نہیں۔۔۔ میں نے اپنی ہر کوشش کرلی ہے۔۔۔ بس میں اتنا ہی کر سکتی تھی" اسکے کندھے پر سر رکھے وہ کیا کہہ رہی تھی دارم کو کچھ سمجھ نہیں آئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہہ رہی ہیں۔۔ کس بارے میں" وہ الجھا۔

"مجھے کچھ دنوں کے لئے میرے گھر چھوڑ آئیں گے۔ کچھ دنوں کے لئے" اسکی بات پر وہ ٹھٹھکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیوں؟" اسکے سوال پر اسکے کندھے سے سر اٹھا کر ولیہ نے بھنویں سکیڑیں۔

"کیا مطلب کیوں۔۔۔ شادی ہونے کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ میں اماں کے پاس نہیں جا سکتی۔" اس نے اچھنبھے سے پوچھا۔ دارم نے ایک سپاٹ نظر اس پر ڈالی۔

"پہلی بات تو یہ کہ آپ کا اصل گھر اب وہ نہیں یہ ہے۔۔ دوسری بات یہ کہ آپ نے جو پہلی بات کی تھی اس کا مقصد کیا ہے۔" ولیہ نے ایک گہری سانس بھری

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔ کچھ باتوں کا کوئی مقصد نہیں ہوتا بس ہم اپنے دل کی تسلی کے لئے کچھ جذبات کو الفاظ دے دیتے ہیں" آنکھیں جھکائے بولتی وہ دارم کو بہت ڈسٹربڈ لگی۔

"دو دن بعد صارم اور اسکی فیملی آ رہی ہے؟" دارم نے جیسے روکنے کا جواز ڈھونڈا۔

"ہاں اسی لئے بس دو دن کے لئے ہی جا رہی ہوں" اس کی بات پر وہ سر ہلا کر رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اوکے۔۔آپ تیاری کرو۔۔میں آفس جانے سے پہلے آپ کو چھوڑ دوں گا"

درام کی بات پر وہ سر ہلا کر اٹھ گئ

"سب خیریت ہے نا" وہ جو بیگ سمیت آئ تھی سائرہ کو کچھ کھٹکی۔

"کیا ہو گیا ہے اماں۔۔اگر میں چند دن رہنے آؤں گی تو اس کا مطلب ہے کہ کوئ خیریت نہیں پھر ہی آؤں گی" سائرہ کے تشویش بھرے انداز پر وہ جھنجھلائ۔

"نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔" سائرہ گڑبڑا گئیں۔

"اچھا تم آرام کرو" یمنہ اسکے پاس ہی بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے پریشان لگ رہی ہیں" وہ اسکے چہرے پر پھیلا تفکر دیکھ کر بولی۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔اس دن جب میں آئ تھی تو تم نے کوئ بات کرنی تھی" ولیہ کو یکدم یاد آیا۔

"آپا وہ۔۔۔اصل میں نا" ولیہ کے یکدم پوچھنے پر اس کا سانس سکڑا۔

"کیا ہے یمی۔۔۔بولو نا" وہ پہلے ہی پریشان تھی اور اب یہ یمنہ اور پریشان کر رہی تھی۔

"آپا۔۔وہ فہد کے گھر فون کال میں نے اور شہزاد بھائی نے کروائی تھی" یمنہ نے آنکھیں بند کر کے جلدی سے بتا دیا۔

"کیا" یمنہ کی بات پر وہ ایک چیخ نما آواز اسکے حلق سے نکلی۔یمنہ نے تیزی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

"پلیز اماں کو مت بتانا۔۔مجھے معاف کر دو۔۔مجھے اور شہزاد بھائی کو لگا تھا کہ یہ سب کر کے ہماری ان سے جان چھوٹ جائے گی۔اور تمہاری دارم بھائی سے آرام سے شادی ہو جائے گی۔شہزاد بھائی کو بھی دارم بھائی تمہارے لئے بہت اچھے لگتے

تھے۔۔ مگر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ سب اتنا غلط ہو جائے گا۔۔" وہ مجرمانہ انداز میں بولی۔

" تمہیں اندازہ بھی ہے تمہاری اس حرکت کی وجہ سے میں نے دارم سے اس دن کتنی بدتمیزی کی تھی اور اس کے بعد بھی کس قدر الجھن کا شکار رہی۔ اور تو اور جو بدنامی مجھے پورے محلے سے ملی وہ الگ" وہ اسے غصیلی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

" آپا یقین کرو ہمیں اندازہ نہیں تھا۔ پلیز معاف کر دو۔۔ کب سے یہ گلٹ ہے۔۔ مگر میں تمہیں بتا نہیں پا رہی تھی۔ نہ موقع مل رہا تھا" ولیہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

" اور اگر جو دارم کو اب پتہ چل جائے۔۔ تمہارا اور شہزاد کا امیج کتنا خراب ہو گا ان کی نظر میں" ولیہ نے اسے مزید شرمندہ کیا۔

" شہزاد بھائی نے انہیں بتا کر معافی مانگ لی تھی۔ " اس نے ایک اور انکشاف کیا۔

"یا خدایا" ولیہ سر تھام کر بیٹھ گئ۔

اب اسے یاد آیا کہ دارم نے اس بات کو یہ کہہ کر کیوں ٹالا تھا کہ اسے اس فون کال سے اب کوئ غرض نہیں۔

"تم دونوں نے بہت غلط کیا ہے؟" وہ اسے ملامتی نظروں سے دیکھ کر رہ گئ۔

"آپا تمہاری محبت مین کیا تھا۔۔ سچ میں ہمیں اندازہ ہو رہا تھا کہ دارم بھائ تمہیں پسند کرتے ہیں" یمنہ یکدم اسکے گلے لگ کر جیسے اسے کام ڈاؤن کرنے لگی۔

"محبت میں بھی عقل کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئیے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ تم نے غلط نیت سے کیا۔ مگر بہت سے کام جو ہم اپنوں کی بہتری کے لئے کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ بہتری نہیں ہوتی۔۔ نتائج تمہارے سامنے ہیں نا" اب تو جو ہونا تھا ہو چکا تھا۔ وہ اسے اور کیا کہتی لیکن سمجھانا فرض تھا۔

www.novelsclubb.com

"آئندہ پہلے یہ سوچ لینا کہ تمہاری اچھی نیت کا خمیازہ بھی کبھی کبھی اپنے بھگت سکتے ہیں۔۔یمنہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر اچھی چیز ہمارے مقدر میں ہو۔۔اس کا ہونا نہ ہونا صرف اللہ جانتا ہے کہ وہ کیوں ہے اور کیوں نہیں۔۔ہم اس مصلحت کو نہیں جان سکتے۔کیونکہ ہر چیز اور ہر شخص ہمارے لئے نہیں ہوتے۔ہمیں خیر نظر آنے والی چیز میں کبھی کبھی شر چھپا ہوتا ہے۔اور جو شر نظر آتا ہے کبھی کبھی اسی میں خیر ہوتی ہے۔لیکن اس کا بھی اندازہ ہم نہیں کر سکتے۔بس اپنے فیصلے اللہ پر چھوڑ دینے چاہئیں۔

اللہ نے جو بہتریں حل ہمیں اپنی پسندیدہ چیزیں اور لوگ حاصل کرنے کا دیا ہے وہ دعا ہے۔۔بس دعا مانگو اور پھر اسکی قبولیت کی بھی مرضی اللہ پر چھوڑ دو۔

www.novelsclubb.com

جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ کم ہی نقصان اٹھاتے ہیں اور بالفرض اٹھا بھی لیں تو اس نقصان سے ملنے والی تکلیف کے مداوے بھی اللہ نے ساتھ ساتھ رکھے ہوتے ہیں" وہ بردباری سے اسے سمجھا رہی تھی۔

"میں دارم بھائی سے معافی مانگ لوں گی" وہ شرمسار لہجے میں بولی۔

"ضرور۔۔" ولیہ اب اسے مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔اسی لئے بات سمیٹی۔

شام میں وہ بیٹھی مصطفی کو پڑھا رہی تھی جس وقت دروازہ بجا۔

"جاؤ دیکھو" مصطفی کو دروازے کی جانب بھیجا۔

تھوڑی دیر بعد مصطفی کے ہمراہ دارم کو اندر آتے دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

"خیریت"

www.novelsclubb.com

"نہ سلام نہ دعا" دارم نے اسے سرزنش کی۔

"اوہ سوری السلام علیکم۔۔ مگر آپ اس وقت؟" حیرانگی سوا تھی۔وہ تو اسے کہہ کر آئی تھی کہ دو دن رہے گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ کی اماں کا گھر ہے تو میرا اسسرال ہے۔۔ میں جب مرضی آؤں" وہ بے نیازی سے بولا۔

دارم کی آواز سن کر سائرہ بھی باہر آئیں۔

بڑھ کر اسکے سر پر پیار دیا۔

صبح سے ولیہ کی خاموشی دیکھ کر جو گھبراہٹ ہو رہی تھی دارم کا نارمل رویہ دیکھ کر تسلی ہوئی۔

"بیٹھو بیٹا" اسے ہنوز کھڑے دیکھ کر بولیں۔

"نہیں آنٹی وہ میرے فارم ہاؤس پر کچھ فرینڈز آرہے ہیں۔ تو اسی لئے ولیہ کو لینے آیا ہوں۔ ہم ایک دو دن وہیں رہیں گے" دارم کی بات پر وہ بے طرح چونکی۔

"صبح تک تو ایسا کوئی پروگرام نہیں تھا" وہ ٹھٹھکی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو ایکدم بن گیا ہو گا نا۔۔ تو کیوں اتنی تفتیش کر رہی ہے۔۔۔ جا تیار ہو" سائرہ کو اسکا یوں دارم سے سوال جواب کرنا غصہ دلا گیا۔

مسکراہٹ روکتے دارم کو غصے سے دیکھتی وہ پیر پٹخ کر اندر کی جانب گئی۔

"بیٹھو بیٹا پانی تو لو۔۔ یمنہ۔۔۔ بیٹے دارم بھائی آئے ہیں۔۔ پانی لا" یمنہ کو آواز لگائی جو کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی۔

"اور بیٹا امی ابو ٹھیک ہیں" وہ انکے ہمراہ چارپائی پر بیٹھ گیا۔

"جی الحمداللہ بالکل ٹھیک" دارم نے تابعداری سے کہا۔

---

www.novelsclubb.com

دارم نے اپنے ساتھ منہ پھلائے بیٹھی ولیہ کو ایک نظر دیکھا۔

"تم ناراض ہو۔

میرے کتنے پاس ہو۔۔" وہ گنگنایا۔ اسکی گنگناہٹ نے جلتی پر تیلی کا کام کیا۔

"آپ کو کہا بھی تھا کہ میں نے دو دن اماں کے پاس رہنا ہے" وہ خفا سے لہجے میں بولی۔

"ہاں تو یار اب ایکدم پروگرام بن گیا۔۔اگلے ہفتے آجانا۔۔" اسے تسلی دی۔

"کون سے دوستوں کا پروگرام بنا ہے؟" اب وہ مزید تفتیش کرنے لگی۔

"ہیں کچھ؟" دارم کے مختصر جواب پر اس نے بھنویں اچکائیں۔۔

"میں نے تو کوئی خاص کپڑے بھی نہیں رکھے تھے" اب اسے ایک اور فکر ہوئی۔

"کوئی بات نہیں آپ ایسے بھی ملکہ عالیہ ہی لگ رہی ہیں" دارم کی بات پر اس نے کڑی نگاہ ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"سچ میں مذاق نہیں کررہا" اس نے سہمنے کی ایکٹنگ کر کے تیزی سے کہا۔

ولیہ نے خاموشی سے چہرہ موڑ لیا۔

"آپ کو اس کال کی حقیت معلوم ہو گئی تھی؟" کچھ دیر بعد اس نے پوچھا۔

"کون سی کال" اسے سمجھ نہیں آئی وہ کس کال کی بات کر رہی ہے۔

"جویمنہ اور شہزاد نے فہد کو کی تھی" اس نے وضاحت کی

وہ مسکرایا۔

"ہاں۔۔۔جس دن آپ کے ساتھ وہ سانحہ ہوا۔اور جب میں آپ کو ہاسپٹل لے کر گیا۔شہزاد نے اسی دن مجھے ساری بات بتا کر معافی مانگ لی تھی" دارم نے سرسری انداز میں بتایا۔

"آپ کو غصہ نہیں آیا تھا" اسے اسکا پرسکون انداز دیکھ کر حیرت ہوئی۔

"ظاہر ہے اس لمحے تو بہت آیا تھا۔اسی لئے کہ میری پوزیشن آپکے سامنے خراب ہوئی تھی اور پھر آپ نے اتنی باتیں سنائیں تھیں۔۔سب سے بڑھ کر آپکی بے اعتباری" دارم کے منہ سے نکلے ہر لفظ نے اسے شرمسار کیا تھا۔

"آئم سو سوری" وہ اسی شرمندگی کے زیر اثر بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کوئی بات نہیں۔۔ گزری باتوں کو جتنی جلدی بھلا دیا جائے اتنا اچھا ہوتا ہے۔۔ ورنہ وہ دیمک کی طرح ہمیں کھا جاتی ہیں۔۔" وہ کچھ باور کروا رہا تھا۔

"اور اگر دوسرے بھلانے نہ دیں" ولیہ نے اسی گہری سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہم دوسروں کو خود پر اتنا حاوی ہی کیوں آنے دیں کہ ہماری سوچوں حتی کہ ہماری سانسوں کے کل مختار بن جائیں۔۔یہ انکی غلطی نہیں ہماری غلطی ہے۔۔" دارم کی بات پر اس نے نظر جھکا کر ہاتھوں کی انگلیاں مروڑیں۔

"آپ گھر میں بتا کر آئے ہیں کہ ہم فارم ہاؤس جا رہے ہیں؟" کچھ سوچ کر اس نے دارم سے پوچھا۔

"ہاں میں پہلے گھر گیا تھا۔اپنے کپڑے لئے تھے۔۔تو ممی گھر پر ہی تھیں۔۔انہیں بتا آیا تھا" اسکی بات پر ولیہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"ان کا موڈ کیسا تھا؟" وہ اسے صبح کی بات بتانا بھی نہیں چاہتی تھی۔ لیکن بے چین بھی تھی کہ صدف کے بارے میں پتہ چلے۔ نجانے اسکی باتوں کے بات ان کا کیا رد عمل تھا۔

" بالکل ٹھیک تھا۔۔ حالانکہ مجھے لگا تھا کہ وہ کوئی طنز یا آپ کے حوالے سے کوئی چبھتی ہوئی بات کریں گی۔ لیکن انہوں نے بڑے آرام سے کہا اپنا اور ولیہ کا خیال رکھنا۔۔ مجھے خاصی حیرت ہوئی" دارم کی بات پر اس نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔

"کوئی بات ہوئی تھی آپ کی ممی سے ؟" اسکی حیرت دارم سے چھپی نہیں رہی۔

"نہیں۔۔ میں تو ویسے ہی حیران ہوئی ہوں۔۔ جیسے آپ ہوئے ہیں" وہ یکدم بات بدل گئی۔امید کی ایک کرن نظر آرہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ فارم ہاؤس میں موجود تھے۔

وہاں پہنچ کر کیا وہاں گزرے پل ایک فلم کی طرح ولیہ کے ذہن میں گردش کر گئے۔

دارم تو آتے ہی سو گیا۔ جبکہ وہ وہاں موجود ملازموں کے پاس آ گئ۔

سب اسے وہاں دارم کی بیوی کی حیثیت سے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔

"مہمان کب تک آئیں گے؟" کچن میں بیٹھی وہ چائے پی رہی تھی جب اس نے ایک ملازمہ سے پوچھا۔

"کون سے مہمان؟" اس کے سوال پر وہ چونکی۔

"صاحب کے مہمان۔۔ مطلب دارم کے دوستوں نے آنا تھا" اسکی بات پر ان کے چہروں پر ابھی بھی الجھن تھی۔

"نہیں بی بی۔ صاحب نے تو بس کہا تھا کہ میں اور تمہاری بی بی آ رہے ہیں۔ مہمانوں کا تو نہیں بتایا تھا" اسکی بات پر وہ چائے چھوڑ کر تیزی سے کچن سے نکلی۔

کمرے میں داخل ہوئی تو دارم ابھی بھی اوندھے منہ بیڈ پر لیٹا سو رہا تھا۔

غصے سے اس کا کندھا جھنجھوڑا۔

"کیا ہوا ہے" اس افتاد پر اس نے مندی آنکھیں کھول کر ولیہ کے غصے سے لال ہوتے چہرے کو دیکھا۔

"آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ آپکے دوستوں نے آنا ہے" وہ غصے اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات لئے کھڑی تھی۔

وہ سر پر ہاتھ پھیرتے اٹھ بیٹھا۔

"ہاں نا۔۔اگر کہتا ہم چھوٹے سے ہنی مون پر جا رہے ہیں تو آپ نے وہیں اڑیل گھوڑی کی طرح اینٹھ جانا تھا" دارم کی بات پر وہ صدمے سے بے حال ہوئی۔

"میں گھوڑی لگتی ہوں آپ کو؟" پوری بات میں سے اس نے کیا کمال بات نکالی۔

"تشبیہہ دے رہا ہوں۔۔ڈفر" دارم افسوس میں سر ہلا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو تشبیہہ کے لئے آپ کو گھوڑی ہی ملی تھی" آنکھیں دکھائیں۔

"ہاں" دارم اپنی بات پر زور دے کر پھر سے لیٹ گیا۔

"آپ نے چیٹنگ کی ہے میرے ساتھ" پھر سے اسے یاد آیا۔

"ہاں تو۔۔۔" دارم ڈھٹائی سے بولا۔

"بہت برے ہیں آپ" منہ پھلا کر سامنے پڑے صوفے پر جا بیٹھی۔

"ابھی میں اور بھی برا بننے والا ہوں۔۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ" دارم کی گمبھیر آواز پر اس کا دل دھڑکا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ باتون کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ بس جذبات کو الفاظ دے دئیے جاتے ہیں" کہنی تکیے پر دھری کر کے سر کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی رکھے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

اسکی نظروں کے ارتکاز پر وہ گھبرائ۔

"تواب ہم کیا کریں گے یہاں" فورا بات پلٹی۔

"اتنی جلدی کیا ہے میری جان۔۔۔رات ابھی باقی ہے بات ابھی باقی ہے" دارم کی بات پر اسے خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائ دیں۔

"آپ کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے" اس نے گھبراتے ہوئے اپنے خدشات ظاہر کیئے۔

"میری جان میری تو نیت بھی ٹھیک نہیں" دارم کے لہجے کی گمبھیرتا کم نہیں ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے خاموش کروایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رات کے کھانے سے فارغ ہو کر وہ اسے لئے پول کی جانب آگیا۔ سکوت اور لش گرینری۔ دونوں نے اسکے مزاج پر کافی اچھا اثر ڈالا تھا۔

چاند کی روشنی اور ستاروں کی جگمگاہٹ نے اس جگہ کو اور بھی خوبصورت بنادیا تھا۔۔

"میں نے ایک بات سوچی ہے۔۔" اسے لئے وہ وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھا۔

"جب کبھی ہم اپنے ارد گرد کے لوگوں سے ملنے والی تکلیفوں سے تھک جائیں گے تو چند دن یہاں آجایا کریں گے" دارم کی بات پر وہ ہولے سے مسکرائ۔

"اور جب مجھ سے تنگ آ گئے؟" اپنے دائیں جانب بیٹھے دارم کو محبت سے دیکھا۔

" ہمممم۔تب میں آپ کو گھر چھوڑ کر اپنے بچوں کو لے کر یہاں آجاؤں گا" دارم کی بات پر وہ اپنے سوال پر پچھتائ۔ اندازہ نہیں تھا وہ ایسا جواب دے گا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں۔۔۔کچھ غلط کہا" وہ اسکے چہرے پر چھائی سرخی کو دیکھ چکا تھا۔ مگر اسے تنگ کرنے کا ارادہ موقف نہیں کیا۔

"پانی میں چاند کا عکس کتنا اچھا لگ رہا ہے" ولیہ نے اسکی خود پر سے توجہ ہٹائی

"میرا چاند بھی بہت اچھا لگ رہا ہے" محبت پاش لہجے پر اس نے بے اختیار دارم کا چہرہ سامنے کی جانب موڑا۔

"مت دیکھا کریں ایسے" لہجہ التجائیہ تھا۔

"پھر کیسے دیکھوں؟" اسکا ہاتھ تھام کر محبت بھرا لمس چھوڑا۔

"جیسے باقیوں کو دیکھتے ہیں" اس نے نظریں جھکاتے کہا۔

www.novelsclubb.com

"باقیوں میں اور ولیہ میں بہت فرق ہے" نجانے آج وہ محبت کا اظہار اس قدر کھل کر کیوں کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیوں ولیہ بھی تو انسان ہے اور باقی بھی" اسکی جانب دیکھنے سے حتی المقدور احتراز کیا۔

"نہیں باقی انسان ہیں۔۔اور ولیہ میری جان ہے" دل کی دھڑکن تیز ہوئ۔

"آپ یہ سب باتین سنانے مجھے اتنی دور لائے ہیں" وہ چاہ کر بھی اسکی گہری نظروں کو خود پر سے ہٹا نہیں پا رہی تھی۔

"نہیں محبت کرنے یہاں لایا ہوں" دارم نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"افففف" میں جا رہی ہوں" یکدم وہ وہاں سے اٹھی۔

"اچھا بیٹھو۔۔کچھ بتانا ہے آپ کو" اس کا بازو پکڑ کر واپس کھینچا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپکی شاپ پر ریسٹورنٹ بنا رہا ہوں۔۔ریسیپشن کے بعد آپ وہ جوائن کر رہی ہو۔ شہزاد دلاور سب آپ کے ساتھ ہوں گے۔۔۔اور مین اس بارے

میں کوئی آرگیومنٹ نہیں سنوں گا۔۔۔مجھے اپنی ولیہ کے وہ سب خواب پورے کرنے ہیں۔ جنہیں لے کر وہ اس بھیڑ کا حصہ بنی تھی۔۔

ماضی میں کیا ہوا کیا نہیں ہوا۔۔اسے سوچ سوچ کر لکریں کھینچنے کا فائدہ نہیں۔

آپ سکون تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب حال اور مستقبل کی فکر کریں۔ گزرے ہوئے پر ہمارا اختیار نہیں نہ ہی ہم اسے واپس لا کر سب صحیح کر سکتے ہیں۔

ہاں مگر ہمارا اپنے حال اور آنے والے کل پر پورا اختیار ہے۔

تا کہ کل کو ہمارے پاس پچھتاوا نہ رہے" دارم کا ایک ایک لفظ اسکے دل میں اتر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب اندر چلیں۔۔ ٹھنڈک بڑھ رہی ہے" دارم کی جانب دیکھ کر اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"مجھے افسوس ہوا کہ آپ نے یمنہ کو مجھ سے پیسے لینے سے روکا" لیٹے ہوئے دارم نے معمول کی طرح اس کا سر اپنے سینے پر رکھا ہوا تھا۔جب کچھ یاد آنے پر اس نے کہا۔

"خیر آپ کی اسی خودداری کو دیکھتے میں نے آپ کے ریسٹورینٹ کا سوچا ہے۔تاکہ آپ خود کما کر اپنی ذمہ داری نبھاؤ اور یہ احسان والا کیڑا ابھی آپکے دماغ سے نکلے۔" دارم کی بات پر وہ ہولے سے ہنسی۔

"بہت دانت نکل رہے ہیں" اسکے ہنسنے پر اس نے چوٹ کی۔

"ہاں تو۔۔آپ اتنے اچھے سے مجھے جج کرتے ہیں کہ مین خود حیران رہ جاتی ہوں۔اس کا مطلب ہے آپ کو مجھ سے سچی محبت ہے مگر مجھے نہیں ہوئی ابھی" وہ لہجے میں مصنوعی دکھ لا کر بولی۔

"ہاں نا۔۔آپ کو واقعی مجھ سے محبت نہیں۔۔ویسے جو میری دوسری بیوی خواب میں دیکھی تھی کیا وہ پیاری تھی؟" دارم کی بات پر وہ غصے سے لیٹے سے اٹھ بیٹھی۔اور خونخوار نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

"بہت بد صورت تھی" اسکی دل جلانے والی مسکراہٹ دیکھ کر غصے سے بولی۔

" تبھی آپ کا رو رو کر برا حال تھا" دارم نے افسوس سے سر ہلایا۔

"ویسے تو کہہ رہے تھے کہ دوسری شادی نہیں کرنی۔۔اب کل سے بہانے بہانے سے وہ ٹاپک بار بار چھیڑ رہے ہیں" اسکے سینے پر غصے سے ہاتھ مارا۔

"ہاں تو آپ کا جوش دیکھ کر مجھے بھی آخر دلچسپی ہو ہی گئی ہے" دارم کی بات پر اس نے تیکھی نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"حاجرہ کا نمبر دوں۔۔اسے کنوینس کر لو" شرارتی مسکراہٹ مسلسل چہرے کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔

اسکے تنے نقوش دارم کی مسکراہٹ پر اور تن گ ئے۔

مسکراتے ہوئے یکدم اسکی جانب جھکتے اسکے چہرے پر محبت کے پھول کھلائے۔

ولیہ بوکھلائی۔

"اب جو میں کرنے جارہا ہوں۔۔مجھے اس پر ہرگز افسوس نہیں ہے۔۔آپ کے اور ممی کے درمیان موجود سرد مہری توڑنے کے لئے یہ ضروری ہے" اسکا گمبھیر لہجہ ولیہ کے حواس مختل کرگیا۔

"دارم نہیں" اس نے شدید گھبرا کر اسے روکا۔

مگر محبتوں کا سیلاب اسکے لئے روکنا مشکل ہو گیا۔دارم نے رشتے کو بڑھانے کے فیصلے کا اختیار اپنے ذمہ لے لیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

صبح جس لمحے اسکی آنکھ کھلی وہ الجھے بکھرے حلیے میں صوفے پر بیٹھی تھی۔۔ہاتھ ماتھے پر رکھا ہوا تھا۔

دارم کے اٹھتے ہی اس نے غصے سے اسکی جانب دیکھا۔

"کیا ہوا میری جان۔۔ صبح صبح کس گہری سوچ میں مبتلا ہو" اسکا شراتی لہجہ ولیہ کو سلگا گیا۔

"بات مت کریں مجھ سے۔۔انتہائی برے ہیں آپ" وہ پھنکاری۔

"وہ تو میں ہوں" اس نے بڑے مزے سے یہ الزام قبول کیا۔

"خبردار اگر اب آپ میرے پاس آئے۔۔" اسے اپنی جانب آتے دیکھ کر وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ دونوں کا دماغ ٹھیک کرنے کے لئے ضروری تھا۔۔اب کرو میری دوسری شادی کا شوق پورا" کپڑا خود پر سے ہٹاتے وہ واش روم کی جانب بڑھا۔

اور وہ سرہاتھوں پر گرا گئ۔

اسکے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا دارم اسکے وجود پر اتنے آرام سے اپنی چھاپ بٹھا دے گا۔۔

وہ تو صدف کی رضامندی کی منتظر تھی۔جب تک وہ اسکے ساتھ ٹھیک نہ ہوتیں۔وہ ایسا کچھ بھی سوچنا تک نہیں چاہتی تھی۔

"مجھے واپس جانا ہے" جیسے ہی وہ واش روم سے باہر آیا اسے دیکھا بناوہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"ضرور" وہ تو جیسے تیار بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں کبھی آپ کو معاف نہیں کروں گی" نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔جو کل رات سے ہٹ دھرم بنا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں اس سب کی کبھی معافی مانگوں گا بھی نہیں "تولیے سے منہ خشک کرتا وہ باور کروا گیا۔

"زہر لگ رہے ہیں اس وقت "اسکی بات پر وہ پھر سے مسکرایا۔

"رات کو پیار الگ رہا تھا"اسکے چڑانے پر وہ تن فن کرتی واش روم میں جا گھسی۔

سارا غصہ واش روم کے دروازے پر نکالا۔

رات میں جس وقت دارم گھر آیا۔ولیہ کی تیاری اور صدف اور ولیہ کے آپسی خوشگوار تعلقات دیکھ کر غش کھا اٹھا۔

رات کے کھانے پر بھی دونوں یاور اور دارم سے کم اور ایک دوسرے سے زیادہ باتوں میں مصروف تھیں۔وہ خاموشی سے دونوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

یاور سے اشاروں میں پوچھا انہون نے مسکراتے ہوئے فقط وکٹری کا نشان بنایا۔

www.novelsclubb.com

"ریسیپشن کی تیاری کب کرنی ہے۔ کل صارم اور نازش بھی آرہے ہیں۔ تو پھر تیاریاں بھی شروع کرنی ہوں گی" صدف نے یاور کو مخاطب کیا۔

"جیسے آپ کہیں۔۔اس ویک اینڈ پہ وہ آرہے ہیں۔ تو اگلے ویک اینڈ پہ رکھ لیتے ہیں۔۔ میرا خیال ہے ایک ہفتہ کافی ہو گا آپ خواتین کی تیاری کے لئے" یاور بھی نارمل انداز میں بات چیت کر رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اس سب کی کچھ نہ کچھ وجہ جانتے تھے۔ ایک نارمل نہیں تھا تو دارم۔۔ جو بس خاموشی سے ان تینوں کی باتیں سن رہا تھا۔

"دارم کھانا تو صحیح سے کھاؤ بیٹا" اسے کرسی کھسکا کر وہاں سے اٹھتے دیکھ کر صدف یکدم بولیں۔

www.novelsclubb.com

"بس ممی۔۔ آج آفس میں شام میں کچھ بیکری آئیٹمز کھا لین تھیں۔ ابھی دل نہین کر رہا" انداز انتہائی سنجیدہ تھا۔

"کافی بھجواد یجئے گا" صدف کو ہی مخاطب کر کے وہ اوپر کی جانب جانے لگا۔

جب یاور نے اسے آواز دے کر روکا۔

"چلو ذرا تھوڑی سے واک کر لیں" وہ اسکے چہرے کے تاثرات سے واقف ہو چکے تھے کہ وہ الجھ گیا ہے۔ کہاں تو صدف ولیہ کی شکل نہیں دیکھ رہی تھیں۔ اور اسے گھر سے نکلوانے کے چکر میں تھیں۔ تو یہ کایا پلٹ کیسے۔ وہ تو جان چکے تھے اب اسے بھی آگاہ کرنا چاہتے تھے۔

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے لئے وہ باہر لان میں آگئے۔

"اب آپ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ یہ سب کیسے ہوا؟" وہ خفا سا نہیں اس لمحے بے حد پیارا لگا۔

www.novelsclubb.com

یاور نے اسے اس صبح کی ساری بات من و عن سنائی۔

"ولیہ کے اس اقدام کے بعد جب میں کمرے میں آیا صدف بے حد خاموش بیٹھی تھی۔

میں اسکے انداز پر ٹھٹھکا۔ پھر یکدم اس نے مجھے پکار کر معافی مانگی اور رونے لگی۔

'آج اگر یہ لڑکی مجھے یہ سب نہ کہتی تو میری آنکھیں کبھی نہ کھلتیں۔ ہم کبھی کبھی محبتوں میں اتنے اندھے ہو جاتے ہیں کہ اولاد کی خوشی کس سے اور کس میں ہے اسے بھلا کر بس یہ سوچتے ہین کہ ہماری اولاد ہے ہماری ہر بات مانے۔۔ یہ بے لچک انداز ہی بیٹوں کو ماؤں سے اس وقت دور کر دیتا ہے جب وہ انکی محبت کو قبول نہیں کرتیں۔ بیٹیوں کی شادی کر کے تو مائیں کر کے بھی مائیں انکی مائیں رہتی ہیں۔ مگر بیٹوں کی شادی کر کے وہ صرف انکی بیوی کی ساس بن جاتی ہیں۔ اور یوں اپنا بیٹا کھو دیتی ہیں۔

یاور میں دارم کو کھونا نہیں چاہتی'۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس لمحے آگہی کی منزلوں پر تھی" یاور نے اس صبح کی ایک ایک بات اسے بتائی۔

" پھر بجائے اس پر طنز کرنے کے میں نے اسے سمجھانا بہتر سمجھا۔

'تم اگر اپنے رویے کو نہیں بدلو گی تو اسے کھو دو گی۔ اس میں قصور اسکی بیوی کا نہیں تمہارا ہو گا۔ ایسے ہی تو رشتوں کو کچے دھاگے سے تشبیہہ نہیں دی گئی۔ اگر کھینچا تانی کریں تو وہ ٹوٹ جاتے ہیں۔ مجھے یہ ان سیکوریٹی کیوں نہیں کہ ولیہ مجھ سے میرا بیٹا چھین لے گی؟' میرے سوال پر وہ خاموش ہی رہی۔

'اسی لئے کہ میں اس بات سے واقف ہوں کہ وہ یہاں اسے ہم سے چھیننے کے ارادے سے نہیں آئی۔ چھیننا ہوتا تو تمہاری اب تک کی باتوں پر وہ لگائی بجھائی کر کے دارم کو لے کر الگ ہو چکی ہوتی۔ وہ ایسی نہیں ہے۔ شک کی نگاہ سے دیکھو گی تو وہ ویسی ہی لگے گی جیسا تمہارا شک اسے دیکھنا چاہے گا۔

اتنی زندگی گزار کے بھی تمہیں لوگوں کو پرکھنا نہیں آیا۔۔'مین نے ملامت بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

'وہ عام لڑکیوں سے بہت الگ ہے۔رشتون کی اہمیت سے بڑے اچھے سے واقف ہے۔اسے ایک موقع دو۔وہ تمہاری ہر سوچ غلط ثابت کردے گی۔دارم کی محبت تو اسکے ساتھ ہے کیا اس نے اسے غلط استعمال کر کے اس گھر پر کوئی اجارہ داری قائم کی؟'میرے ہر سوال پر وہ لاجواب ہو چکی تھی۔

'ایک عورت ہوتے تمہیں تو فخر کرنا چاہئیے کہ کس ہمت اور حوصلے سے اس نے اتنا بڑا دکھ سہا ہے۔تم دوسری عورتوں کو تو ہمت اور حوصلے کے سبق دیتی ہو اور اپنی بہو کو ہر لمحہ کچوکے لگاتی ہو۔کیا یہی تمہارا علم۔۔تمہارا تجربہ کہتا ہے؟'بس اسکے بعد سارا دن وہ گھر رہ کر شاید اپنے رویے کی بدصورتی کا سوچتی رہی۔اور آج شام مین اس نے ولیہ سے معافی مانگ لی ہے"دارم انکے ساتھ چلتے خاموشی سے انہیں سنتا رہا۔

ولیہ پہ فخر بھی ہوا اور محبت تو کہیں زیادہ ہو گئ۔اسکی ماں سے نہ تو اس نے بد تمیزی کی نہ اپنے حق کے لئے غلط راستہ اختیار کیا۔نہایت ارب احترام سے انہیں وہ سب باور کروا گئ جو یاور اور دارم شاید مہینوں اور لگے رہتے تو نہ کروا سکتے۔

اس کی کس کس ادا پر وہ قربان جائے۔سکون اور اطمینان اسکے رگ و پے مین اتر گیا۔ایسی ہی تو بیوی کی اس نے چاہ کی تھی جو اس سے بھی پہلے اسکے رشتوں کو اہمیت اور پیار دے۔اسکے بن کہے وہ ویسی ہی نکلی۔

واک ختم ________________________________

کر کے جس وقت وہ کمرے میں آیا ولیہ موجود نہیں تھی۔

واش روم جا کر برش کر کے وہ واپس کمرے میں آیا تو ولیہ کافی کے ہمراہ کمرے میں موجود تھی۔

دارم نے ایک نظر اسے دیکھا جو اسکی کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھنے کے بعد وارڈ روب کی جانب بڑھنا چاہ رہی تھی لیکن دارم وہاں ایستادہ تھا۔ سینے پہ ہاتھ باندھے وارڈروب سے ٹیک لگائے وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

ولیہ کا دل تیزی سے دھڑکنا شروع ہوا۔ اسے نظر انداز کر کے ہاتھ سے پیچھے ہونے کا اشارہ دیا۔

"منہ کھولو" دارم کی خواہش پر اس نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔ جیسے اسکی دماغی حالت پر شک ہو۔

"منہ کھولو نا" وہ بضد ہوا۔

"کیوں ؟" وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے سوال کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"شکر۔۔ میں سمجھا زبان کہیں اور رکھ آئیں ہیں۔ جو اشاروں میں باتیں ہو رہی ہیں" چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائے وہ ولیہ کو زچ کرنے کا کام شروع کر چکا تھا۔

"بہت پرانا جوک ہے" بھنویں اچکا کر وہ جیسے بدمزہ ہوئی۔

"جوک پرانا ہے تو کیا ہوا ہم تو نئے ہیں" پاس کھڑی ولیہ کا بازو پکڑ کے کچھ اور قریب کیا۔

جسے اس نے حسب توقع جھٹک کر فاصلہ پھر سے بڑھایا۔

"ممی سے راضی ہو گئیں۔ یمنہ سے راضی ہو گئیں۔ باقیوں سے بھی راضی ہی ہیں۔ ایک مجھ غریب سے ناراضگی کب تک برقرار رکھنی ہے" اسکے انداز پر وہ محبت بھرا شکوہ کر گیا۔

"انہوں نے مجھے چیٹ نہیں کیا" انداز نروٹھا ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو میں نے بھی تو آگاہ کر دیا تھا" مسکراہٹ لبوں میں دبائے وہ اسے پھر سے تنگ کرنے لگا

"ایک سیکنڈ پہلے بتانا کیا بتانا ہوتا ہے؟" اسے گھورتے ہوئی بولی۔

"تو کیا میں ایک پیپر پلین بنا کر آپ کے سامنے رکھتا۔۔ پھر آپ کے سائن لیتا" وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولا۔

"صبر نہیں تھا آپکے اندر۔۔ میں ممی کو راضی کرنے کے بعد اس رشتے کو بڑھانا چاہتی تھی۔۔ لیکن آپ۔۔۔۔" وہ اسی جگہ پر پھنسی ہوئی تھی۔

"تو یار ممی اب راضی ہو گئیں ہیں نا" وہ اسکی منطق سمجھنے سے قاصر تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو اس وقت تو نہ آپ کو پتہ تھا نہ مجھے پتہ تھا" وہ اسے جھٹلانے لگی۔

"ویسے ممی سے بات کرنے کے لئے تھینک یو" دارم کچھ یاد آنے پر بولا۔

"وہ سب میں نے آپکے لئے نہیں اپنے لئے کیا تھا" منہ بنا کر بولی۔

"میں سوری نہیں کروں گا" اسے ہنوز ناراض دیکھ کر وہ یاد دلانے لگا۔

"میں بھی آپکی کچھ نہیں سنوں گی۔ کافی ٹھنڈی ہو جائے گی۔ پئیں اور مجھے کپڑے چینج کرنے دیں" اسکی توجہ بٹا کر اب کی بار اس کے بندھے بازوؤں پر ہاتھ رکھے اسے زبردستی وہاں سے ہٹایا۔

دارم کافی کی جانب بڑھا۔

جتنی دیر میں اس نے کافی ختم کی تب تک وہ کپڑے چینج کر کے باہر آچکی تھی۔

مزے سے دارم کے پاس سے اپنا تکیہ اٹھا کر صوفے پہ رکھا۔

"یار یہ غلط بات ہے۔ ناراض رہ لو۔۔ لیکن پلیز یہ حرکت نہیں کرو" دارم کو اسکا صوفے پہ سونا سخت ناگوار گزرا۔

"یہ آپکی سزا ہے" وہ مزے سے اسے چڑانے لگی۔ اب زچ کرنے کی باری اسکی تھی۔

"کاش ممی ابھی نہ مانتیں" دارم کی دعا پر اس نے گھورا۔

"کیوں کیوں؟" اسکی دعا ذرا پسند نہیں آئی تھی۔

"کم از کم رودھو کے میرے پاس تو رہتی تھیں نا" اسکی بات پر ولیہ نے بے ساختہ مسکراہٹ چھپائی۔

"یہ سب کرنے سے پہلے سوچنا چاہئیے تھا۔آپ کو ہی شوق تھا نہ میرے اندر کی بہادر ولیہ کو جگانے کا۔۔اب وہ جاگ گئی ہے تو ہضم نہیں ہو رہی" وہ ہری جھنڈی دکھا گئی۔

"ہاں تو اب یہ ولیہ ساری بہادری مجھ پر ہی دکھائے گی۔ناٹ فئیر" وہ مصنوعی دکھ چہرے پر سجائے بولا۔اس نے خاموشی کا تو خول توڑا تھا یہی بہت تھا۔ورنہ اسکی شدت پسندی پر وہ شدید پریشان ہو گیا تھا۔

"آپ منائیں اپنے ہنی مون۔۔۔" وہ چڑانے والی ہنسی ہنستی۔صوفے پر لیٹ گئی۔

"برے برے خواب آئیں گے "لائیٹ بند کرتے وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

"نہیں اب نہیں آئیں گے "اطمینان عروج پر تھا۔

"اور اگر مجھے برے خواب آئے تو۔۔ میں نے کتنے پیار سے آپ کو اس رات تسلی دی تھی۔۔یہ بدلہ دیا میرے احسانوں کا "دارم کی دہائیاں۔۔بیڈ پہ لیٹے وہ ہر طرح اسے اپنے پاس آنے کے لئے کنوینس کر رہا تھا۔ مگر وہ بھی ٹس سے مس نہیں ہو رہی تھی۔

"وہ احسان نہیں محبت تھی۔۔اور اس محبت کی ہی وجہ سے میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔ شکر کریں اماں کے گھر نہیں چلی گی خفا ہو کر "ولیہ نے بھی مزے سے اسکی ہر دہائی کا جواب سوچ رکھا تھا۔

"اللہ کرے رات کو بجلی کڑکے۔۔کیا ہئیر وئنز کی طرح تب میرے پاس آئیں گی "دارم کی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"جی نہیں میں کسی فلم کی ہئیروئن نہیں۔۔دارم کی بیوی ہوں۔۔اور دارم کی بیوی کسی بجلی سے ڈرتی نہیں "ایک اور جواب تیار تھا۔

"میں آپکی پسند کا ریسیپشن کا ڈریس نہیں لوں گا" چھوٹے منہ سے ایک بار پھر تڑی لگائی۔

"آپ کی پسند میں میری پسند" وہ مزے سے بولی۔

"تو میری خوشی میں آپکی خوشی کیوں نہیں " تکیے پہ ہاتھ ٹکا کر تھوڑا سا اونچا ہو کر اسے نائیٹ بلب کی روشنی میں دیکھا۔

"تو میری خوشی میں آپکی خوشی کیوں نہیں تھی" وہ بھی ترکی بہ ترکی بولی۔

www.novelsclubb.com

"میری ولیہ اتنی ڈھیٹ کبھی نہیں تھی" برا سا منہ بنا کر واپس سر تکیے پر رکھا۔

"آپ کا اثر ہے۔۔اب سو جائیں۔ خود تو کافی پی کر نیند بھگالی ہے۔ مجھے سونے دیں" منہ دوسری جانب کر کے اسے خاموش رہنے کا کہا۔

صارم اور نازش کے آتے ہی گھر میں جیسے چہکاریں گونج اٹھی تھیں۔انکے پیارے سے بچے بہت جلد ولیہ کے ساتھ بھی فرینک ہوگئے تھے۔جیسے ہی دارم کو موقع ملا اس نے صارم کو گھیر لیا۔

"تیری وجہ سے وہ مجھے اپنے پاس بھی پھٹکنے نہیں دے رہی" صارم کو ساری بات بتاتے اسکے کندھے پر غصے سے دھموکا جڑا۔

دارم کی حالت دیکھ کر وہ مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔

"کوئی نہیں بیٹے یہ بیویاں جب تک ناک سے لکیریں نہ نکلوالیں انہیں سکون نہیں ملتا" دارم اسے مزید ڈرانے لگا۔

"تو نے ہی اپنے الٹے مشورے دئیے تھے۔۔اب بتا کیسے صحیح کروں" صارم سے مشورہ مانگا گیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بیٹے۔۔اب سب سیٹ ہو گیا ہے تو الزام مجھ پر۔۔۔" صارم اسے آنکھیں دکھانے لگا۔

"سوری بیٹا اس معاملے میں اپنا ہی دماغ استعمال کریں۔۔تم جیسے ڈفر کے ساتھ اتنی ہی نیکی بہت تھی" صارم نے ہاتھ اٹھا کر گویا اسکی مدد کرنے سے صاف انکار کیا۔

"یو آر سو مین" دارم اسکے انداز پر مصنوعی حیرت سے بولا۔

"آخر بھائی کس کا ہوں" اسکے آنکھیں پھیرنے پر وہ برا سا منہ بنائے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

دوپہر کا کھانا کھا کر نازش۔صارم اور بچے تھکن اتارنے کے لئے اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔

صدف اور یاور ریسیپشن کے لئے مارکی کی بکنگ کے لئے نکل چکے تھے۔اب رہ گے وہ دونوں تو ولیہ بھی خاموشی سے اٹھ کر کچن میں جا چکی تھی رات کے مینیو کی تیاری کے لئے۔

وہ کچھ دیر اکیلا بیٹھ کر ٹی وی دیکھتا رہا پھر اکتا کر کچھ سوچتا کچن میں پہنچا۔

جہاں سے محبت شروع کی تھی تو تجدید محبت بھی وہیں سے شروع کرنے میں کیا حرج تھا۔

کچن میں آتے ہی کام کرنے والیوں کو آہستہ سے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔

ولیہ اتنی بری طرح اپنے کام مین منہمک تھی کہ دارم کی آمد سے انجان ہی رہی۔

www.novelsclubb.com

دارم نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا۔جو ایپرن باندھے دوپٹہ ٹیبل پر رکھے۔گھنے بالوں کا اونچا سا جوڑا بنائے کٹنگ کرنے میں مگن تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دارم کی توجہ گردن پر موجود تل نے اپنی جانب مبذول کی۔ پہلی بار اس تل نے ہی اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔ تب بھی کچن کا ایسا ہی منظر تھا۔ تب وہ اسے دیکھنے اور چھونے کا حق نہیں رکھتا تھا۔ مگر اب ہر طرح کا استحقاق رکھتا تھا۔ خاموشی سے اس تل پر مہر محبت ثبت کی۔ ولیہ جی جان سے ہل گئی۔

اسکے گرد بازوؤں کا حصار باندھ کر اسکی پشت سینے سے لگا کر اسے بھینچا۔

"کب تک ناراض رہیں گی۔۔ میں اتنی لمبی ناراضگی نہیں سہہ سکتا" لہجے میں ہزاروں فرمائشیں تھیں۔

"آئندہ مجھے اس طرح تنگ کریں گے۔؟" شرطیں عائد کرنی شروع کیں۔ عہد لئے۔

www.novelsclubb.com

"کبھی نہیں۔۔" آہستہ سے سر اسکے کندھے پر رکھا۔

"ریسیپشن کا ڈریس میری مرضی کا ہو گا؟" ایک اور شرط

"سب آپ کی مرضی کا ہو گا۔۔" بڑے آرام سے مان گیا۔

"صوفے پہ نہیں سوگی" کچھ شرطیں اسکی بھی تھیں۔

"اگر آپ تنگ کریں گے۔ تو اب صوفے کی بجائے دوسرے کمرے میں چلی جاؤں گی" دارم نے یکدم کندھے سے سر اٹھا کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا آنکھوں میں شرارت سمائی تھی۔

"میں کتنے آرام سے سب مان گیا ہوں۔۔اور خود مزید دھمکیاں دے رہی ہیں" شکوہ تیار تھا

وہ مزے سے اسکی شکایت نظر انداز کر کے اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کی اتنی ساری محبت کہاں رکھوں۔۔۔ چھوٹا سا دل ہے میرا" دارم اسکے انداز پر نہال ہو گیا۔

"نہیں آپ کا دل چھوٹا نہیں بہت بڑا ہے۔۔ میری تھوڑی سی محبت آرام سے آجائے گی" محبت سے بھرپور لہجے میں کہتے اسے سمیٹ لیا۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے مجھے اب اپنا نام و نشان مل گیا ہے۔۔ جسے ڈھونڈنے کے لئے تپتی دھوپ سے اور نجانے کتنے طوفانوں سے گزری ہوں" سر اٹھا کر اسکے نرم خو چہرے کی جانب دیکھا۔

دارم نے مسکرا کر اسکا مطمئن چہرہ دیکھا۔ محبت سے اسکے ماتھے پر پیار کر کے اسے یوں بھینچا جیسے خود میں چھپا لینا چاہتا ہو۔

ریسیپشن پہ ولیہ دیدہ

زیب لائیٹ پرپل اور گرے میکسی میں ہر دیکھنے والی آنکھ کو مبہوت کر رہی تھی۔ دارم بھی اسٹیل گرے تھری پیس سوٹ پہنے اسکی میکسی کے ہم رنگ ٹائی لگائے بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔

سب چہروں پر اطمینان تھا۔

"میرے بچے کتنے خوش لگ رہے ہیں۔۔اللہ نظر بد سے بچائے" اسٹیج سے دور کھڑے صدف نے محبت سے ولیہ، دارم، صارم اور نازش کو دیکھ کر کہا۔چاروں اسٹیج پر بیٹھے قہقہے بکھرا رہے تھے۔

"آمین" یاور نے بھی دل سے انکی دعا پر آمین کہا۔

کبھی کبھی بڑوں کو اپنے بچوں کی خوشیوں کے لئے خود کو بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔گھروں کا سکون اور اطمینان۔صرف چھوٹوں کی قربانیوں کے مرہون منت نہیں آتا۔ بڑوں کو بھی اپنا کردار نبھانا پڑتا ہے۔ہر رشتے کو اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ تھوڑا زیادہ حساب تو سب کا ہونا ہے۔تو اس حساب کو ہم سہل کیوں نہ بنائیں اور رشتوں کو جوڑے رکھنے کے لئے اگر اپنی انا۔۔اپنی خواہشوں کی چھوٹی چھوٹی قربانیاں دے دیں تو کیا حرج ہے۔رشتے بھی بچ جائیں گے اور محبتیں بھی

قائم رہیں گی۔ مگر یہ توفیق بھی صرف انہی کو ملتی ہے جو اپنا محاسبہ کرتے ہیں۔ جیسے صدف نے کیا۔ اسی لئے اللہ نے اسکی خوشیاں اسے واپس لوٹا دیں۔

تین ماہ بعد

"ہم کہاں جا رہے ہیں" اسکے ریسٹورنٹ سے آج چھٹی کروا کر اب وہ اسے لئے کہیں جا رہا تھا۔۔ کہاں؟ ولیہ کو کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔

"میں آج آپ کو اپنی فیورٹ جگہ پر اچھی سی کافی پلانے لے جا رہا ہوں" براؤن لیدر کی جیکٹ جس کے نیچے بلو شرٹ اور بلو ہی جینز تھی۔ وہ اس لمحے اسے سب سے خوبصورت انسان لگا۔ ان تین مہینوں میں اس نے ولیہ کو اتنی بے پناہ محبت دی تھی کہ وہ ہواؤں میں کیسے نہ اڑتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر آنے والی لٹوں کو محبت سے پیچھے کیا۔ کھدر کا اسٹائلش بلیک ڈریس پہنے شال کو مفلر کی طرح گلے میں ڈالے براؤن لیدر کی ہی جیکٹ میں سوچتی ہوئی وہ دارم کو اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگی۔ یا پھر محبت کی نظر ہر محبوب کو حسین بنا دیتی ہے۔

"اب تک تو تقریبا آپ کی ہر فیورٹ جگہ پر ہم جا چکے ہیں تو یہ کون سی دریافت کی ہے" اسکے سوال پر وہ مبہم سا مسکرایا۔

کچھ دیر بعد گاڑی جس ریسٹورنٹ کے آگے رکی ولیہ کا اسے دیکھ کر منہ کھلا۔

حیرت سے اسے دیکھا۔

"آئیں مادام" آنکھوں میں شوخی تھی۔

اندر آکر ایک ٹیبل دارم نے سنبھالی۔ کرسی کھسکا کر پہلے اسے بٹھایا پھر خود اسکے سامنے بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہ ریسٹورنٹ بہت پسند ہے" آنکھوں میں محبت کا جہاں بسائے وہ ولیہ کو بتا رہا تھا۔

"ہمم یہ تو مجھے پہلی بار پتہ چلا ہے۔" ایک ہاتھ موڑ کر کہنی ٹیبل پر ٹکائے۔ ہاتھ کی مٹھی بنا کر ٹھوڑی کے نیچے ٹکائے وہ مصنوعی حیرت سے بولی۔

"اور ایک اور بات بتاؤں" اب کے اس کا لہجہ رازدارنہ تھا۔

"مجھے یہاں کی اونر سے شدید محبت ہو گئی ہے" اسکی بات سن کر ولیہ نے بمشکل مسکراہٹ چھپائی۔

"اچھا تو شادی کے تین ماہ بعد ہی آنکھیں پھیرنے لگے ہیں۔" مصنوعی غصے سے دارم پر آنکھیں نکالیں۔

"بس کیا کریں۔۔ دل کا کیا ہے کسی پر بھی کسی بھی وقت آسکتا ہے" اس نے بے چارگی ظاہر کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دیکھو آپ کو کیا کہے گی ایک طرف خاموشی سے اس کی محبت پڑی رہے گی" اسکی بات پر وہ جو کب سے ہنسی روک رہی تھی کھلکھلائی۔

"مجھے اس دل پر صرف میں ہی میں نظر آنی چاہیئے ہوں" ہاتھ نیچے کر کے دھونس بھرے انداز میں بولی۔

دارم نے مسکرا کر اسکا انداز دیکھا۔

"آپ ہی آپ ہو ہر جگہ میری جان" وہ اسی کے ریسٹورینٹ میں بیٹھا اسی سے اظہارِ محبت کر رہا تھا۔ تھی نا عجیب محبت۔ اور وہ دونوں ایسی ہی عجیب و غریب محبت ایک دوسرے سے کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

ختم شد